اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

دعوتِ اسلامی کے خلاف

پروپیگنڈے کا جائزہ

مؤلف :

مولانا ابوطیّب **محمد یونس ظہور** قادری رضوی

نوٹ: کتاب کے تمام مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

ادارہ : تحفظِ عقائدِ اہلسنّت

نام کتاب	:	دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ
مؤلف	:	محمد یونس ظہور قادری
سلسلۂ اشاعت	:	ششم (٦)
تاریخ اشاعت	:	شوال المکرّم ۱۴۳۴ھ، اگست ۲۰۱۳ء
طبع	:	اوّل
صفحات	:	208
تعداد	:	1000
قیمت	:	
ناشر	:	تحفظِ عقائدِ اہلسنّت

فہرست

madani
ISLAMIMEHFIL community

عَرضِ ناشر

الحمدللہ علی احسانہ پاسبان اہلسنت و جماعت کے اشاعتی ادارے ''تحفظ عقائد اہلسنّت'' کی جانب سے کئی کتب شائع ہوئیں اور مقبول عامہ ہوئیں کیونکہ ہمارا مقصد عوام اہلسنّت کو ایسا تحریری مواد پیش کرنا ہے جو انہیں باطل سے ٹکرانے میں معاون ثابت ہو۔

زیرِ نظر کتاب ''دعوت اسلامی کے خلاف پر پیگنڈے کا جائزہ'' مؤلفہ حضرت مولانا محمد یونس قادری حفظہ اللہ کی اشاعت کا سبب کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں کا علمائے اہلسنّت کے فروعی اختلافات کو غلط رنگ دے کر عوام اہلسنّت کو فتنے میں مبتلا کرنے کی سازش کا رد کرنا ہے۔

یہ کتاب ''ابلیس کا رقص'' نامی کتاب میں ''دعوتِ اسلامی'' کیخلاف کی جانے والی خرافات کا رد ہے جیسے ہی ابلیس کا رقص مارکیٹ میں آئی ویسے ہی ابلیس کی مشہور رقاصہ دیوبندیہ بھی مارکیٹ میں آگئی اور اپنے ماند پڑے کاروبار کو چمکانے کے لئے وطنِ عزیز پاکستان میں اس مشہور رقص کو دکھانے لگی یعنی پاکستان میں ''ابلیس کا رقص'' کو دیوبندیوں نے عکسی چھپوایا اس وجہ سے کتاب کا جواب شائع کرنے کا شوق زائد ہوگیا۔

ہمارا ارادہ حضرات اہلسنّت کو گیارہ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ کو گیارہویں شریف کی مبارک رات کے موقع پر اس کتاب کا تحفہ دینے کا تھا مگر کچھ وجوہات کی بناء پر اشاعت میں تاخیر ہوئی لیکن

؎ دیر آئے درست آئے

اس کتاب میں ترامیم اور اضافے:

حضرت مؤلف نے اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں کچھ اضافے فرمائے اور کئی

جگہ حواشی بھی لگائے مگر بعض اغلاط جو شرعاً قابل گرفت تھی مثلاً Qtv کا دفاع و طاہر القادری کی حمایت وغیرھما کی درستگی نہ کر پائے جب حضرت مؤلف کو ہمارے دوست مولانا علی معاویہ رضوی حفظہ اللہ نے Qtv کے قبائح اور طاہر القادری کے غلط نظریات کی طرف توجہ دلائی تو حضرت مؤلف نے مولانا علی معاویہ رضوی کو اس کتاب میں ترمیم کی اجازت عطا فرمائی اور تحریری طور پر اپنا رجوع بھی ارسال فرمایا۔

اس ایڈیشن میں بعض جگہ فقیر نے بھی حواشی لگائے ہیں اور ان حواشی کے آخر میں ''حشمتی'' لکھ دیا ہے اور کتاب کے آخر میں حوالہ جات کے عکس بھی دیئے ہیں تا کہ ہر شخص سچ اور جھوٹ کا فیصلہ بآسانی کر سکے۔

ایک سنی ادارے کا اس کتاب کی اشاعت کرنا:

چند دنوں پہلے ایک سنی ادارے نے ''دعوتِ اسلامی کیخلاف پر پیگنڈے کا جائزہ'' کے پہلے ایڈیشن کا عکس شائع کیا مگر اس میں وہ اضافے نہ تھے جو اس ایڈیشن میں ہیں اور حضرت مؤلف کی اجازت سے جو ترامیم کی گئی ہیں وہ اس سے بھی محروم ہے، ہاں! اگر وہ سنی ادارہ اس کتاب کو زیرِ نظر ایڈیشن کے معیار پر شائع کرتا تو ہم اسے ہرگز شائع نہ کرتے۔

نوٹ: فقیر غفرلہ القدیر حضرت مولانا شیخ عدنان احمد خان چشتی (رکن شوریٰ پاسبانِ اہلسنّت وجماعت) وحضرت مولانا علی معاویہ رضوی (رکن دفاعِ صحابہ واہلِ بیت) کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں اپنے قیمتی مشورے ہمیں عنایت فرمائے۔

مؤسس ادارہ تحفظِ عقائد اہلسنّت
ابومعاویہ حشمتی

Ref. : ....   ۷۸۶/۹۲   Date : ....

جعلسازی کا پردہ فاش

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ایک پمفلٹ بنام ''تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری کی اپنے مریدوں کو ضروری ہدایات'' کمپوز شدہ ایک صاحب کے معرفت دستیاب ہوا، دیکھتے ہی یقین ہو گیا کہ یہ تحریر مرشدی واستاذی قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی والنورانی کی نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس میں کئی طریقے سے جعلسازی کی گئی ہے، ایک تو مرکزی دار الافتاء ۸۲/سوداگران بریلی شریف کے لیٹر پیڈ کو اسکین کر کے استعمال کیا گیا، دوسرے حضرت کے دستخط کی جگہ حضرت کے نام کی مہر ثبت کی گئی، جو جعلسازی کا گھنونہ طریقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کسی فیصلے یا فتاویٰ جو حضور کی جانب سے جاری ہوتے ہیں، یا اس پر حضرت کی تصدیق ہوتی ہے، ضعف بصر کے باوجود حضور بذات خود اس پر دستخط فرماتے ہیں۔ اب رہی پمفلٹ میں تحریر کردہ باتیں، تو وہ بھی حضرت کی نہیں ہیں۔ البتہ ٹی وی اور ویڈیو کے بابت آج بھی حضرت کا وہی موقف ہے، جو حضرت کی تحریر کردہ رسالہ ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن'' میں مذکور ومسطور ہے، یعنی ناجائز وحرام ہے، اور دعوتِ اسلامی وسنّی دعوتِ اسلامی کے تعلق سے جو باتیں تحریر ہیں وہ بھی حضرت کی نہیں ہیں، ہاں ان دونوں دعوتوں کے طریقۂ کار سے حضرت ناخوش وبیزار ضرور ہیں، اور پمفلیٹ میں شائع شدہ یہ جملے کہ ''جو میرے ان احکام کی تعمیل کرے گا وہی میرا مرید ہے، اور جو ان سے روگردانی کرے گا، وہ میری مریدی سے خارج ہے'' حضرت کی جانب منسوب کر کے حضرت کے مریدوں کو ورغلانے کی کوشش کی گئی ہے، یہ جملے بھی حضرت کے نہیں ہیں، لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایسے جملے استعمال کئے گئے، اور جو تاریخ پمفلٹ جاری ہونے کی مذکور ہے، ان تاریخوں میں یعنی ۱۳ شعبان المکرم ۱۴۳۱ھ کو حضور تاج الشریعہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہونے کے لئے بقصد عمرہ ہندوستان سے باہر تشریف فرما تھے۔ وہاں سے یا کہیں سے بھی اس قسم کی کوئی تحریر وای میل یا فرمان حضرت کی جانب سے جاری نہیں ہوئے۔

اور ماضی قریب میں ایک کتاب بنام ''ابلیس کا رقص'' شائع کی گئی، جس کے ٹائٹل پیج پر حضرت کا نام درج ہے، وہ بھی حضور تاج الشریعہ کی تصنیف نہیں ہے، جھوٹ کا سہارا لے کر حضرت کے نام سے یہاں بھی لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا گیا ہے، جبکہ جھوٹے لوگوں کے بابت قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے: لعنة الله على الكاذبين۔

مولیٰ تعالیٰ ایسے جعلساز وکذاب اور دھوکہ باز سے تمام اہلسنّت والجماعت کو محفوظ ومامون اور اسلام وسنت پر قائم ودائم رکھے اور انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور مرشدی حضور تاج الشریعہ کا سایۂ کرم ہم سب اہل سنت والجماعت پر دراز فرمائے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ عمر خضر عطا فرمائے۔ (آمین)

خیر اندیش وطالب دعا
محمد کوثر علی رضوی
محمد کوثر علی رضوی
یکے از خدام حضور تاج الشریعہ
وخادم مرکزی دار الافتاء ۸۲/سوداگران بریلی شریف
۸/شوال المکرم ۱۴۳۱ھ موبائل: 09411472901

Under Management : IMAM AHMAD RAZA TRUST زیر اہتمام: امام احمد رضا ٹرسٹ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

E-mail: asjadraza@markazeahlesunnat.com :ای میل
www.markazeahlesunnat.com www.hazrat.org :ویب سائٹ
فون: Ph.: 91 0581 2458543 3091453
فیکس: Fax : 91 0581 2472166 2450548

تقریظِ جلیل جدید

جلالۃ العلم بقیۃ السلف حضرت علامہ مولانا مُفتی عبدالحلیم رضوی ناگپور

(خلیفۂ مجاز قطبِ مدینہ ضیاءالدین مدنی) وسر پرست دعوتِ اسلامی کُل ہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی سے میری پہلی مُلاقات 1990ء میں حرم شریف چاہِ زم زم پر ہوئی۔ مُسلم ٹور کارپوریشن ممبئی سے گیا تھا۔ قصر التوفیق میں میرا قیام تھا۔ ۱۱،۱۲ کی درمیانی شب میں کسی نے خبر دی مولانا محمد الیاس قادری عمرہ کے طواف میں مصروف ہیں۔ روح افزا خبر سُنتے ہی اُفتاں وخیزاں حرم شریف پہنچا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا چاہِ زم زم پر پانی پینے گئے ہیں۔ چند لمحے انتظار کے بعد اپنے قافلے کے ساتھ اوپر تشریف لائے۔ کسی نے اِن کی طرف اشارہ کر دیا میں آگے بڑھا سلام ودُعا کے بعد بلا تاخیر عرض کیا: ''میں عبدالحلیم ناگپور'' (غائبانہ تعارف پہلے سے تھا) امیرِ دعوتِ اسلامی نے کمال شفقت ومحبت کے ساتھ معانقہ کیا۔ مصافحہ ومعانقہ وایک دوسرے کی مزاج پُرسی کے بعد تین چار منٹ کی گفتگو کے درمیان اُنہوں نے کہا: ''تبلیغی جماعت کا لاکھوں کا اجتماع ہوتا ہے وہ ایک بار بھی اشرف علی تھانوی کا نام لیتے ہیں؟'' میں نے کہا ''نہیں'' کہنے لگے: ''کیا بات ہے جو لوگ تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں وہ اشرف علی کے ہو جاتے ہیں؟'' ''میں بھی چاہتا ہوں لوگ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں، جو دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو گیا وہ اعلیٰ حضرت کا ہو گیا، جو اعلیٰ حضرت کا ہو گیا دُنیا کی کوئی طاقت اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔'' پھر فرمایا: اعلیٰ حضرت کو اسٹیج پر آپ بھی بتاتے ہیں اور دعوتِ اسلامی بھی بتاتی ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت کو بتاتے ہیں۔ دعوت اسلامی اعلیٰ حضرت کو پلاتی ہے'' اس طرح کے چند جملے ارشاد فرما کر سعی کے لئے تشریف لے گئے اور میں اپنی قیام گاہ پر

آ گیا۔ یہ اِن سے میری پہلی مُلاقات تھی۔

دوسرے دِن خبر بھیجی عبدالحلیم سے کہئے وہ رات ۹ بجے بابِ غوثِ اعظم پر مُلاقات کرے۔(بابِ غوث اعظم دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں بابِ ملک کو کہتے ہیں۔ بابِ فہد بابِ احمد رضا کے نام سے موسوم ہے) وقتِ مقررہ پر حاضر ہوا۔ چند لمحے بعد حضرت بھی تشریف لے آئے سلام ودعا کے بعد میرا ہاتھ پکڑا اور محلّہ شامیہ کی طرف چل پڑے۔

پاکستانی ہاؤس کی بارہویں منزل پر تقریباً دو تین سو اسلامی بھائی اپنی پلکیں بچھائے انتظار میں تھے۔ وہاں مختصر سی مجلس ہوئی اور لوٹ آئے۔ اس کے بعد کئی دِنوں تک امیر دعوتِ اسلامی میری قیام گاہ پر تشریف لاتے رہے۔ کبھی مُفتی غلام محمد خان صاحب ساتھ ہوتے کبھی میں تنہا ہوتا۔ کافی رات تک مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال ہوتا۔ اس طویل عرصے میں مجھے انھیں پڑھنے کا خوب موقع ملا۔ میں نے محسوس کیا کہ اِن کے سینے میں ایک دِل ہے جو قوم وملت کے درد سے بھرا ہوا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ ساری دُنیا رضویت کے سانچے میں ڈھل جائے۔

۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۹۰ء تبلیغی جماعت کا عالمی اجتماع ناگپور میں ہونے والا تھا۔ ناصرِ مسلک اعلیٰ حضرت حاجی علی محمد رضوی اور اِن کے برادر عزیز حاجی غلام یاسین موجودہ نگراں بغدادی کابینہ، غریب خانہ پر آئے اور کہنے لگے ''تبلیغی جماعت کے عالمی اجتماع کے رد میں ہم لوگ فلاں۔۔ مقرر کی تقریر کروانا چاہتے ہیں آپ سے مشورہ لینے آئے ہیں''۔ میں نے عرض کیا: تبلیغی جماعت کے عالمی اجتماع کا جواب کسی مقرر کی تقریر نہیں ہوسکتی۔ اگر اس کا کوئی جواب ہے تو دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہے۔ مؤخر الذکر نے کہا: لاحول و لا قوۃ الا باللہ۔ سُنی کا بھی اجتماع ہوتا ہے۔ اجتماع تو وہابیوں کا ہوتا ہے۔۔ میں نے کہا: اچھا میں آپ کو بتاتا ہوں سُنیوں کا کیسا اجتماع ہوتا ہے۔ میں ممبئی گیا نگرانِ دعوت اسلامی سے ملاقات کرکے ناگپور کے لئے ۸، ۵، ۱۹۹۰ کی تاریخ لی۔ تاریخ متعینہ پر ۹۲ افراد کا قافلہ ممبئی سے ناگپور آیا اس اجتماع کا کافی

پرچار ہوا اس اجتماع میں ناگپور ومضافات کے علاوہ کالج و یونیورسٹی کے طلباء بھی شریک ہوئے مقامی وعلاقائی علماء ومشائخ نے بھی شرکت فرما کر کامیابی کو دوبالا کر دیا۔ نتیجۃً تبلیغی جماعت کا اجتماع ناکام ہوگیا۔ عوام میں بیداری آئی ہفتہ وار اجتماع شروع ہوگیا۔ نیکی کی دعوت اور صدائے مدینہ بھی ہر محلے میں لگنے لگی۔ مسجدیں آباد ہوگئیں ہر دِن نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ بہت سارے شرابی، جواری اور کرائم پیشہ لوگوں نے توبہ کی، چہرے پر داڑھی سر پر عمامے کی مدنی بہاریں نظر آنے لگیں۔ جن ہونٹوں پر مغلظات تھے دعوت اسلامی کی برکتوں سے ان ہونٹوں پر مدینہ مدینہ اور ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کا ترانہ آ گیا۔

باطل جماعتوں کو کب یہ گوارہ تھا کہ سُنیت میں بہاریں آئیں 'عشق ومحبت عشق ومحبت' اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کا نعرہ بلند ہو ان کے اجتماع کی ناکامی اور سُنیوں کی بیداری ان کے لئے سوہانِ روح بن گئی۔ دعوت اسلامی کی بڑھتی مقبولیت سے ان کا سُکھ چین چلا گیا انہیں فکر لاحق ہوئی کہ اس کی کاٹ کس طرح کی جائے اور اس کی عوامی مقبولیت پر کیسے روک لگائی جائے۔

یہ کوئی ہوائی فائرنگ نہیں بلکہ چونکا دینے والے ایک خط کا مضمون پیش کر رہا ہوں خدا کرے یہ خط میرے ریکارڈ میں محفوظ ہو۔

غالباً ۱۹۹۲ء یا ۹۳ء میں ہندی میں ٹائپ شُدہ گمنام خط بذریعہ ڈاک میرے نام آیا خط سے ایسا لگتا ہے کوئی اپنا ہی آدمی ہے جو اِن میں رہ کر ان کا بن کر ان کا راز لے کر مُجھے بھیج رہا ہے۔ خط بڑا طویل ہے اس کا ایک اقتباس تحریر کر رہا ہوں:

''جب سے دعوت اسلامی ناگپور آئی ہے ان کی نیند حرام ہوگئی ہے۔ ہر ہفتہ ان کی میٹنگ ہورہی ہے ہر مہینے ملک کا دماغ جمع ہو رہا ہے کہ دعوتِ اسلامی کی کاٹ کیسے کی جائے مگر ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا اب انھوں نے ایک مخصوص رقم اس لئے محفوظ کر دی ہے کہ اپنے ہی جذباتی لوگوں کے ذریعے جذباتی مقررین کو بلا کر رد وہابیہ کرایا جائے اور عوام کو یہ ذہن دیا جائے کہ

ضرورت اس تقریر کی ہے کیا دعوت اسلامی دعوت اسلامی لگا رکھا ہے۔

اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد میں حیرت و استعجاب کے سمندر میں غوطہ کھانے لگا۔ یا اللہ! یہ اپنے خلاف تقریر سُننا گوارہ کر رہے ہیں لیکن دعوت اسلامی گوارہ نہیں؟ معاً ضمیر نے یہ فیصلہ کیا اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ دعوت اسلامی ان کے لئے موت کا پیغام ہے۔ اپنی تحریک بچانے کے لئے وہ کچھ بھی کرسکتے ہیں **فیہِ عبر ۃلا و لی الابصار**۔

اُسکے کے دوسرے رُخ کا جائزہ لیجئے ہمارے کچھ علماء غلط فہمی کا شکار ہوکر اور کچھ حسد کی آگ میں جل بھن کر دعوت اسلامی کی مخالفت پر اُتر آئے۔ ان کے نزدیک سُنیت و مسلک اعلیٰ حضرت کی سب سے بڑی خدمت دعوت اسلامی کی مخالفت ہے۔ الزام تراشیوں پر اُتر آئے تو کسی نے مولانا الیاس قادری کو پادری کہا کسی نے صلح کُل کہا مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹا ہوا بلکہ کافر و وہابی سے بدتر کہا۔ جس کی زبان پر جو آرہا ہے بلاخوف وخطر برسرِ عام جلسہ عام میں بولتا جارہا ہے۔ ان کے سینوں میں نہ خوفِ الٰہی نہ قیامت کے دِن کی باز پُرس کا احساس۔

دعوت اسلامی ان کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں منہمک ہے۔ حضور حافظِ مِلت کا سبق خوب یاد رکھا ہے ''ہر مخالفت کا جواب کام ہے'' جو کام دوسرے نہ کرسکے وہ دعوت اسلامی نے کر دکھایا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ دعوت اسلامی اور امیرِ دعوت اسلامی کی حوصلہ افزائی کی جاتی اور ان کی خدمات کو سراہا جاتا۔ اگر طریقۂ کار سے اختلاف تھا تو گھر بیٹھ کر افہام و تفہیم کے ذریعے حل کرلیا جاتا مگر

؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بہر حال اگر ان کے نزدیک دعوت اسلامی کی تردید ہی خدمتِ دین وسُنیت ہے تو ضرور کریں مگر لوگوں کو کافر وجہنمی ہونے سے بچائیں۔ کیونکہ ایسی تقریروں سے لوگ متاثر ہوکر دعوت اسلامی والوں کو کافروں و وہابیوں سے بدتر کہنے لگے ہیں۔ اس لئے اپنے علماء سے ادباً

گزارش ہے کہ اپنی تقریر کے اختتام پر اتنا ضرور اعلان کردیں کہ دعوت اسلامی والے سُنی مسلمان ہیں یا نہیں ان سے شادی بیاہ اسلامی راہ و رسم جائز ہے کہ نہیں۔ تاکہ لوگ مزید کفر وفسق سے بچیں۔

ہماری زندگی کا بڑا کمزور پہلو ایک یہ بھی ہے کہ جن اختلافی مسائل کو علماء کے درمیان حل کرنا چاہئے اُنھیں عوام کے سامنے جذباتی انداز میں اسٹیج پر بیان کیا جانے لگا۔ نوبت بایں جا رسید کہ دعوت اسلامی کی تذلیل تفسیق بلکہ تکفیر تک ہونے لگی اور قوم خانوں میں تقسیم ہوکر شربی اختلاف کا شکار ہوگئی۔ ابھی کچھ ماہ قبل ایک بڑی نسبت رکھنے والے شہزادے سے فون پر دعوت اسلامی کے بارے میں کچھ باتیں ہوئیں ان سے عرض کیا: آپ کو دعوت اسلامی سے جو بھی اختلاف اور اس پر اعتراض ہے ان سب کو کاغذ پر نوٹ کریں اور اس پر جو بھی شرعی حکم لگتا ہے لگا دیں۔ اگر توبہ واجب ہوگئی تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں یہاں سے وہاں تک توبہ کرانے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ یقین جانیں شہزادے صاحب جواب دیتے ہیں آپ تو خود مُفتی ہیں۔ **اِنّا للہ و اِنّا الیہِ راجعون**۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے امیر
قتل کرتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار تک نہیں

دعوت اسلامی نے برصغیر ہندو پاک سمیت دُنیا بھر میں مساجد و مدارس کے جال بچھا دیئے۔ اس کے چھیالیس (۴۶) شعبوں میں ایک شعبہ ''**المدینۃ العلمیہ**'' بھی ہے۔ اس شعبے نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جن کو دیکھنے کے بعد ہر انصاف پسند یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ مسلک اعلیٰ حضرت کا جو کام یہاں ہورہا ہے وہ کہیں دور دور تک دیکھنے کو نہیں ملتا۔ مثلاً ''بہارِ شریعت'' جدید طباعت واشاعت کے ساتھ تخریج، تسہیل اور فقہہ کی مصطلحات کو آسان و سہل زبان میں پیش کرنا و دیگر خوبیوں کے ساتھ منظر عام پر لانا ہے جسے علم دوست طبقہ نے کافی

سراہا۔شہزادہ صدرالشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ دامت برکاتہٗ نے اس کام سے متأثر ہوکر تحریری ہدیہِ تبریک پیش کیا ہے۔

''تمہیدِ ایمان'' پرحاشیہ''ایمان کی پہچان'' اور''حسام الحرمین'' کوخوبصورت انداز میں امیرِ دعوت اسلامی کی ہدایت کے ساتھ شائع کیا ہے۔۔۔ یونہی حضور حافظِ مِلّت کی کتاب ''المصباح الجدید'' بنام''حق و باطل کا فرق'' شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی صاحب کی تصنیف''تحقیقات'' اورعلمائے اہلِ سُنت کی دوسری تصانیف کی اشاعت کے ساتھ ساتھ درسی کتب کی جدید طباعت واشاعت وپیش کش کا مثالی کارنامہ انجام دیا۔فقہہ حنفی کی انسائیکلو پیڈیا، فتاویٰ رضویہ اور کنزالایمان انٹرنیٹ پر ڈال کر مفتیانِ گرامی کے لئے بڑی آسانیاں فراہم کی ہیں۔

تمہیدِ ایمان کے ابتدائی صفحہ پرعوام اہلِ سنت کو دی گئی امیرِ دعوت اسلامی کی ہدایت ایک نظر ڈالیں کس طرح فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے محبت واُلفت اوران کی کتابوں کے مطالعہ کے ساتھ عمل پر زوردیا ہے۔

ملاحظہ کریں:۔

''تمام اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں سے میری مدنی التجا ہے کہ پہلی فرصت میں اس کتاب کا مطالعہ فرمالیں اوراس میں دی ہوئی ہدایات پرسختی سے عمل کریں۔اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی جملہ تحریریں عین قرآن وسُنت کے مطابق ہیں۔اگر شیطان کے وسوسوں میں پھنس کر میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کسی بھی تحریر پرتنقید یا تنقید کرنے والے کی محبت اختیار کی بلکہ اس سے محبت بھی کی تو خبردار کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھوبیٹھیں۔''

میں ہوسُنی ،رہوں سُنی ،مروں سُنی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تربت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''المدینة العلمیه'' میں ستر(۷۰) مفتیانِ کرام اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تصانیف اور علمائے اہلِ سُنت کی کتابوں کی شب وروزتخریج،تسہیل،تحقیق،تحشیہ اورترجمہ کرنے میں مصروف ومشغول ہیں۔مولائے کریم''المدینة العلمیه'' سمیت تمام شعبوں کو دِن پچیسویں رات چھبیسویں اوج وترقی عطا فرمائے۔

زیرِ نظر کتاب'' دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ'' حضرت مولانا محمد یونس قادری عطاری کی تالیف ہے۔موصوف محترم نے سعید حسن انجینیئر کی ہفوات وخرافات کا جائزہ لیا ہے۔بے چارے انجینیئر نے قسم کھائی ہے کہ وہ کسی کی نہیں مانیں گے۔ان کے لئے ابلیس کا رقص ہی کافی ورنہ اس سے قبل حضرت مولانا خوشنود عالم استاذ دارالعلوم غریب نواز الہ آباد نے انجینیئر صاحب کے اعتراضات کے جوابات بڑے اچھے انداز میں دیئے ہیں۔مولائے قدیر مولانا یونس ومولانا خوشنود عالم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔انجینیئر صاحب کوحق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔سارا فیصلہ دُنیا میں ہی نہیں ہوجائے گا کچھ میدانِ قیامت کے لئے اُٹھا رکھئے۔داورِ محشر کے سامنے فیصلہ ہوجائے گا۔کون حق پر ہے کون ناحق پر۔

میں کچھ مصروفیت اور کچھ ضعف کی وجہ سے پوری کتاب مطالعہ نہیں کرسکا۔البتہ کہیں کہیں سے دیکھا۔مؤلف کتاب نے بڑی عرق ریزی ودیانت داری کے ساتھ جواب دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔میں مولانا کی اس خدمت کو قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں اور قلب کی گہرائیوں سے ان کے لئے دُعاگوہوں۔

عبدالحلیم غفرلہٗ

ناگپور

۲۳نومبر ۲۰۱۲ء

تقریظِ احسن

مبلغِ اسلام یادگارِ اسلاف محبّ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری** خلیفہ مجاز حضرت علامہ مفتی شاہ برہان الحق جبلپوری (خلیفہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ)

مہتمم دارالعلوم چریاکوٹ ضلع مئو (یو۔پی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

دعوت وتبلیغ کی اہمیت وضرورت کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا احساس کسی سنی مسلمان کو نہ ہو قرآن پاک اور حدیث شریف میں جگہ جگہ اس پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ماضی میں علمائے اہلسنت اور اکابر ومشائخ ملت اپنے اپنے طور پر مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت میں کوشاں تھے۔لیکن جب سے باطل فرقوں نے منظّم انداز سے اپنے باطل عقائد ونظریات کو پھیلانا شروع کیا اور انداز ایسا رکھا کہ عام سنی مسلمان بھانپ نہ سکے کہ یہ کون ہیں۔یعنی روزہ نماز اور اسلامی حکومت کے قیام کا چرکا دے کر ناخواندہ مسلمانوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھانستے گئے۔ پہلے تو یہ اپنے گروپ میں لیتے ہیں پھر اِن کے عقیدے کا خون کرتے ہیں۔کوئی بہت ہوشیار اور پختہ رہا تو بچ گیا ورنہ جو آیا ان کے جال میں پھنس گیا۔وہابیت یوں ہی فروغ پاتی گئی اور سنیت تباہ ہوتی رہی۔ہم لوگوں نے جب آنکھیں کھولیں تو یہی ماحول رہا اور اپنے اکابر اور بیدار مغز علماء ومفکرین کو فکرمند دیکھا ہر ایک کا ایک ہی سوال تھا کہ اس طوفان پر بند کیسے باندھا جائے اور بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بدعقیدگی سے کیسے بچایا جائے۔لیکن یہ فکر اور بات اپنی حد میں رہی۔اس کے پیشِ نظر کوئی عملی اقدام نہ ہوسکا۔سنیت سسکتی رہی۔آبادی کی آبادی وہابیت کی زد میں جاتی رہی۔اسی درد کو لے کر ہمارے اکابر یکے بعد دیگرے اٹھتے رہے

اور پھر میدان بالکل صاف ہوگیا ہماری باکرامت ہستیاں جن کے سوزِ نفس اور جن کے عمل وکردار سے ہمارا جماعتی نظام قائم تھا۔ان کے نہ ہونے کی وجہ سے بدعقیدگی نے اور زیادہ ہی پاؤں پھیلانے شروع کردیئے۔ نتیجے کے طور پر ایک روز قائدِ اہل سنت دردمند ملت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ چند علمائے کرام کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھے اور ایمان وعقیدے کے تحفظ نیز سنی مسلمانوں میں عملی کردار کی ''اسپرٹ'' پیدا کرنے کے لئے تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کی بنیاد ڈال دی۔اور اس کو آگے بڑھانے اور اس کی باگ ڈور سنبھالنے کیلئے پیکرِ سنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری کو اس کا امیر منتخب کردیا۔اس وقت اس مجلس میں کون علمائے کرام شامل تھے حضرت علامہ نے ان کے اسمائے گرامی بتائے تھے مگر مجھے یاد نہیں رہے۔غالبًا قائدِ ملت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمۃ کا نام بھی لیا تھا۔اس کی کچھ اصطلاحیں بھی علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ نے ہی مقرر کردی تھیں جن میں اب بہت اضافہ ہوچکا ہے۔اس کے لئے مکاشفۃ القلوب کو درسی کتاب بھی قرار دیا تھا۔اور خود ''دینی نصاب'' کے نام سے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تھا جس میں فضائلِ اعمال اور عقائدِ اسلام کا دل نشین بیان قلمبند کرنا چاہا تھا۔حضرت علامہ علیہ الرحمۃ نے اس کا خاکہ تیار کرلیا تھا اور مجھے دکھایا بھی تھا۔لیکن ان کی سیماب صفت زندگی اور گوناگوں دینی مصروفیات نے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اس خاکے میں رنگ بھرسکیں زندگی کے اخیر حصے میں انہوں نے اپنا زیادہ تر وقت ''جامعہ نظام الدین اولیاء دہلی'' کے قیام اور اس کے لئے زمین کی فراہمی میں گزار دیا۔ بالآخر انہوں نے ایک مختصر خطہ زمین پر جامعہ نظام الدین اولیاء کی چار منزلہ عمارت کھڑی کردی۔اس جامعہ کا مقصد بھی اعلیٰ پیمانہ پر مسلکِ اہلسنت کا فروغ تھا۔اور **الحمد للّٰہ** بہت حد تک اس جامعہ سے یہ کام ہو بھی رہا ہے۔ یہ جامعہ نظام الدین ہی کا فیضان ہے کہ آج عالمی سطح پر بہت سے علما اہلسنت مذہبِ حق کی ترویج واشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔''ورلڈ اسلامک مشن لندن'' بھی حضرت علامہ کی اسی فکر کا نتیجہ ہے جس کی باگ ڈور اس وقت مفکرِ اسلام

حضرت علامہ قمر الزماں اعظمی کے دستہائے مبارکہ میں ہے۔ یہ حضرات استاذ العلماء حضور حافظِ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے نورِ نظر تھے۔ اور آپ ہی کی آغوشِ تربیت کے پروردہ و فیض یافتہ بھی اور یہ حقیقت ہے کہ حضور حافظِ ملت کے تلامذہ میں دعوت و تبلیغ اور تعمیر کا نمایاں جذبہ پایا جاتا ہے۔ اسی درد و سوز کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی جیسی تحریک وجود میں آئی۔ علامہ کی عمر نے زیادہ وقت نہیں پایا جس کی وجہ سے یہ دینی نصاب ترتیب نہ دے سکے اور نہ ہی اس تحریک کے فروغ میں زیادہ حصہ لے سکے۔ لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ امیر دعوتِ اسلامی مبلغ دین وسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ العالی نے اسے ایسا فروغ دیا کہ حضرت علامہ ارشد القادری نے بھی نہ سوچا ہوگا کہ اس تحریک کو ایسا فروغ ملے گا۔

شروع میں کچھ لوگوں نے حضرت علامہ کو اس تحریک سے متنفر کرنے کی کوششیں کیں اور بے بنیاد باتوں سے ان کے ذہن کو خراب کرنا چاہا لیکن جلد ہی انہوں نے بھانپ لیا کہ یہ سب باتیں غلط فہمیوں پر مبنی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ دعوتِ اسلامی ایک صحیح رُخ پر کام کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ موصوف علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ مولانا الیاس قادری نے پوری دنیا میں انقلاب برپا کردیا ہے۔

الحمد للہ ! دعوتِ اسلامی دنیا کے اکثر ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ہزاروں مدارس اس کی طرف سے قائم ہو چکے ہیں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہے۔ سینکڑوں دعوتی مراکز بھی قائم ہو چکے ہیں بے شمار مساجد میں فیضانِ سنت کا درس جاری ہے مولانا الیاس عطار قادری کے ذریعے سلسلۂ رضویہ کو بھی خوب فروغ مل رہا ہے۔ ہر طرف سروں پر عماموں اور چہروں پر مسنون داڑھی کی بہاریں بھی دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ سنتیں سیکھنے سکھانے کا بھی ماحول بنتا جا رہا ہے اور جو بھی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ ہوتا ہے وہ مدنی آقا ﷺ کا دیوانہ اور سرکار اعلیٰحضرت

قدس سرہٗ کا شیدا بنتا جا رہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں اعلیٰحضرت کی نعتوں اور سلاموں کی دھوم مچ رہی ہے۔ پوری فیضانِ سنت اور مولانا الیاس قادری کی تمام تصانیف میں قرآنی آیات کے ترجمے کنزالایمان ہی سے حوالہ کے ساتھ لئے جاتے ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے کئی تصانیفِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی اشاعت بھی عمل میں آ چکی ہے۔ جن میں یہ کتابیں خاص توجہ کی طالب ہیں۔

۱۔ کنزالایمان ۲۔ تمہیدالایمان

۳۔ حسام الحرمین ۴۔ ارشاداتِ اعلیٰحضرت

۵۔ جدالممتار

حاشیہ شامی عربی کی چار جلدیں بھی نہائیت ہی خوبصورت انداز سے شائع ہو چکی ہیں۔ اور حضور صدرالشریعہ بدرالطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب جسے فقہِ حنفی و مسلکِ اہلسنت کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔ وہ بھی تخریج وتحشیہ کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے حصہ اول میں عقائدِ وہابیہ کے بیان میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ جن عبارات کو حضرت صدرالشریعۃ نے نوٹ فرمایا تھا انہیں اصل کتابوں سے فوٹو کرا کے شامل کر دیا ہے۔ تاکہ قاری کو مزید اطمینان ہو جائے۔ یہ اہم کام اب تک کسی اور ایڈیشن میں نہیں ہوا تھا۔ مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل کر دی گئی ہے۔ یوں ہی فقہی اصطلاحات کی تشریحات اور مراجع کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اور یہ شاندار کتاب عصرِ حاضر کے لحاظ سے بھی باوقار انداز میں شائع کی گئی ہے۔ استاذالعلما حضور حافظِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی مشہورِ زمانہ تصنیف ''المصباح الجدید'' بھی تشریح وتفہیم کے ساتھ شائع کر دی ہے۔ ان سارے کارناموں کے باوجود کسی کا یہ کہنا یا یہ لکھنا کہ مولانا الیاس عطار قادری کا عقیدہ مشکوک ہے کس قدر غلط اور بے بنیاد ہے۔ یہ وہی کہے گا یا لکھے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی خوفِ خدا نہ ہوگا یا پھر ایسا شخص بدعقیدہ لوگوں کی سازشوں کا

شکار ہے کہ ان ہی کی ترجمانی کررہا ہے اور اہلسنت کو نقصان پہنچا رہا ہے اور مرکزِ اہلسنت بریلی شریف کو دعوتِ اسلامی سے اور دعوتِ اسلامی کو مرکزِ اہلسنت سے دور کرنے کی سازش کررہا ہے تاکہ بدعقیدہ لوگوں کے لئے تبلیغ کرنے کا راستہ ہر طرح سے ہموار ہوجائے اور سنی مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ یہ کام اپنی غفلت اور ناعاقبت اندیشی سے کل ہوا ہے اور آج بھی ہورہا ہے۔ آگے بڑھ کر کام کرنے کی باتیں کم ہی لوگ سوچتے ہیں محض اپنی بات، اپنی سوچ اور غلط فہمیوں سے پیدا اپنی فکر کو توڑ مروڑ کر پیش کرکے ملت کو نقصان پہنچانے یا خاموش رہنے والے بہت ہیں۔ رہا معاملہ ٹی وی کا تو صاف لفظوں میں کہہ رہا ہوں کہ میں بھی اسے علی الاطلاق جائز نہیں کہتا۔ جو دینی پروگرام چلارہے ہیں یا دیکھ رہے ہیں انہیں کافر بھی نہیں کہتا جو کہ بعض حضرات کا ناقص خیال ہے۔ اور خالص تصویروں کی نمائش وہ بھی بزرگوں اور محترم شخصیات کی اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں سمجھتا بلکہ سخت الفاظ میں اس کی تردید کرتا ہوں یوں ہی جن لوگوں نے غلطی یا جہالت سے مساجد میں ٹی وی کے پروگرام چلائے، چاہے وہ مذہبی ہوں یا غیر مذہبی اس کو ہرگز درست نہیں سمجھتا اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کرتا ہوں اور جن لوگوں نے ایسی حرکت کی اچھا نہیں کیا۔

ہمیں چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کی ضرورت سمجھیں اس کی مخالفت کرکے اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی نہ چلائیں اور اس میں جو لاکھوں اور کروڑوں افراد شامل ہیں ان سے غلطیاں ہوسکتی ہیں انفرادی غلطیوں کو تحریک پر نہ تھوپیں بلکہ مقامی ذمہ داروں سے مل کر اصلاح کی اچھی کوششیں کریں مسلک اور جماعت کا اسی میں فائدہ ہے۔ اب آخر میں مولانا الیاس قادری امیر تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک نہائت ہی جامع بیان نقل کررہا ہوں اگر انصاف و دیانت کی رمق کسی میں باقی ہے تو وہ ضرور اپنی مخالفانہ رائے پر نظرِ ثانی کرنے کی کوشش کرے گا ورنہ ہٹ دھرمی اور ضد کا کسی کے پاس کوئی علاج نہیں اور اگر مخالفت کا سبب حسد ہے تو یہ اور بڑی مصیبت ہے جو خود حاسد کے لئے جان لیوا ہے۔

امیر دعوتِ اسلامی کا وضاحتی بیان

الصلٰوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلك و اصحٰبك یا حبیب اللہ

الصلٰوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلك و اصحٰبك یا نور اللہ

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہٗ

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران سبزی منڈی۔ ا۔ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، امامِ عشق و محبت، پیرِ طریقت، ولیٔ نعمت، عالمِ شریعت، حامیٔ سنت، قامع بدعت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا دنیائے اسلام پر عظیم احسان ہے کہ انہوں نے الحاد و بے دینی کے اُمڈتے ہوئے سیلاب میں غرق ہونے سے ملتِ اسلامیہ کو بچایا اور کفر و ارتداد کے ایمان سوز فتنوں کی آندھی کے سامنے سینہ سپر ہو کر آہنی و مستحکم قلعہ کی طرح امتِ مسلمہ کے ایمان و عمل کا تحفظ کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے ہر فتنے کا سدِ باب فرمایا۔ الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی عالمگیری تحریک دعوتِ اسلامی مجددِ اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے عظیم مشن کے ترجمان کی حیثیت سے ملتِ اسلامیہ کے ایمان کے تحفظ و اصلاح اعمال کے لئے سرگرمِ عمل ہے۔ میں دعوتِ اسلامی کے جملہ نگران، قافلہ نگران، قافلہ ذمہ داران، مبلغین، معلمین اور تمام اسلامی بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ:

۱۔ ہر اسلامی بھائی مجددِ اعظم امامِ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے مسلک جو کہ عین قرآن و سنت کے مطابق ہے کی نشر و اشاعت کو اپنا نصب العین بنائے اور اسی کو اپنے اصلاحی کام کا مقصدِ اصلی بنائے۔

۲۔ مسلکِ اہلسنت جو قطعاً قرآن و سنت کے مطابق ہی ہے اور مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی صحیح پہچان و علامت بھی ہے اور مسلکِ حق میرے آقا اعلیٰحضرت کی قرآن و سنت کی عکاس

تصانیف جلیلہ سے واضح ہے اور کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' اور ''الصوارم الھندیہ''[1] میں اس کی عکاسی موجود ہے ان تمام کتابوں کی تصدیق کرنا ان پر تصلب کے ساتھ عمل کرنا دعوتِ اسلامی کے ہر مبلغ پر لازمی وضروری ہے۔

۳۔مجددِ اعظم امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے مسلمانانِ عالم پر کئے ہوئے احسانات کا شکریہ ادا کرنے سے ہم قاصر ہیں لیکن کم از کم اتنا تو ممکن ہے کہ ہر اجتماع واجلاس میں حضور سیدی اعلیٰ حضرت کی تعریف وتوصیف اور ان کی دینی خدماتِ عظیمہ کا تذکرہ کرکے ان کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کیا جاسکے۔ بہرحال جہاں جہاں موقع میسر آئے ان سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کیجئے۔

۴۔دعوتِ اسلامی کے ہر مبلغ کا مجددِ اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا بیان کردہ مسلک اہلسنت جو کہ عین قرآن وسنت کے مطابق ہے پر سختی سے کاربند ہونا ضروری ضروری اور اشد ضروری ہے۔ اگر معاذ اللہ کسی نے ان کے مسلک سے سرِ مو بھی انحراف کیا تو وہ خود بخود دعوتِ اسلامی سے لاتعلق وخارج تصور کیا جائے گا۔

۵۔تمام دعوتِ اسلامی والوں کے لئے مسلکِ اعلیٰحضرت جو کہ عین قرآن وسنت کے مطابق ہی ہے کی پاسداری اور علماء ومشائخ اہلسنت کا احترام لازمی ہے۔

۶۔دعوتِ اسلامی کا ہر مبلغ اپنے کردار سے مجددِ اعظم امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی قرآن و سنت کی عکاسی تعلیمات کا ترجمان بننے میں مخلصانہ سعیٔ بلیغ کرکے دعوتِ اسلامی کو صحیح معنی میں مسلکِ اعلیٰحضرت جو کہ عین قرآن وسنت کے مطابق ہی ہے۔ کا ترجمان ثابت کرے۔

[1] الصوارم الہندیہ امامِ اہلسنّت کی تصنیف نہیں بلکہ خلیفۂ امامِ اہلسنّت امام المناظرین مفتی ابوالفتح حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ چونکہ اس کتاب کا تعلق اسی موضوع سے ہے جس کا تعلق حسام الحرمین شریف سے ہے اس لیے اس کا بھی ذکر فرمایا۔ حشمتی

طالبِ غم مدینہ وبقیع ومغفرت، سگِ مدینہ

محمد الیاس عطّار قادری نزیل کان پور (یوپی) الہند

۸شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

زیرِ نظر کتاب جو سعید حسن خان انجینیئر کی ہفوات کے رد میں ہے مولانا محمد یونس قادری کی تالیف ہے جس میں انہوں نے انجینیئر کی کتاب کا جواب لکھا ہے۔ جواب تو تفصیل طلب تھا مگر موصوف نے اپنی بساط بھر لکھنے کی کوشش کی ہے اور ایک بڑے فتنہ کا سدِ باب کر دیا ہے۔ یہ مختصر جواب ہی انصاف پسند افراد کے لئے کافی ہے۔ خاص طور سے حضرت علامہ قاضی عبدالرحیم بستوی دامت برکاتہم العالیہ[1] کے فتویٰ کو نہ مان کر ان کے سابقہ فتویٰ کو جس سے خود قاضی صاحب نے غلط اور فرضی سوال پر مبنی ہونے کی وجہ سے رجوع کر لیا تھا شائع کر کے اپنی بدباطنی کا ثبوت دیا ہے۔ بھلا ایسا سر پھرا آدمی ''دعوتِ اسلامی جیسی تحریک'' کا رد اور اصلاح کا حق، اہلِ نظر اور اصحابِ فکر خود غور کریں۔ راقم الحروف نے اس کتاب کو سرسری طور سے دیکھا بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ ملا۔ امید ہے کہ یہ کتاب غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

محمد عبدالمبین نعمانی قادری رضوی

۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

..........................☆☆☆..........................

[1] یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت حیات تھے، اب وصال فرما چکے ہیں۔ حشمتی

تقریظِ حسن

فاضلِ جلیل، عالمِ نبیل، خطیبِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا **مفتی عرفان احمد اشرفی نوری**

(خلیفہ حضور یحیٰ میاں مارہرہ شریف) وناظمِ اعلیٰ دارالعلوم بلالیہ برکاتیہ گھاٹی پور کانپورنگر (یوپی)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ تو اپنا اپنا ہے حوصلہ یہ اپنی اپنی اڑان ہے
کوئی اڑ کے رہ گیا بام تک کوئی کہکشاں سے گزر گیا
مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

کرۂ ارض پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کی بھیڑ نظر آتی ہے جن کی زندگی لوگوں کے لئے عبرت بن جاتی ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جن کی زندگی لوگوں کے لئے مشعلِ راہ ہوتی ہے اور وہ زمانے کے لئے ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ جن پر چل کر لوگ اپنی بہتر زندگی کی تعمیر کیا کرتے ہیں۔ وہ موت سے نہیں ڈرتے بلکہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندگی بسر کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں وہ سوتوں کو جگاتے ہیں اور جاگتوں کو گرماتے ہیں تو وہ جن کی زندگی لوگوں کے لئے مشعلِ راہ ہوتی ہے وہ صحابہ کرام سے لے کر اولیاء کرام تک عظیم جماعت ہے۔ ان میں مجدد الف ثانی، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان، حضور سید اشرفی میاں، حضور صدر الافاضل آقائے نعمت نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں ان ہی میں محدث اعظم ہند اور مفتی اعظم ہیں۔ اور موجودہ زمانے میں ایک وہ بھی ہیں جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا حضور الیاس عطار قادری رضوی ہے جن کی زندگی متقیوں کیلئے ہدایت، دین کے اندھوں کے لئے عصا، ظلمت کدہ عالم کے لئے آفتاب، مبلغوں کے لئے

رفیق، مجاہدۂ نفس کے لئے تلوار، شانِ مناظرہ کا یہ عالم کہ عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے، رافضیوں کو سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی، قادیانیوں کے جبڑے چیر دیئے، غیر مقلدوں کے پرخچے اڑا دیئے، اور وہابیوں دیوبندیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

آفاق میں پھیلے گی کیوں کر نہ مہک تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

دعوتِ اسلامی نے پوری دنیا میں دھوم مچا دی ہے۔ حضور پرنور سید الانبیاء، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کا پیغام دے کر سوتوں کو جگا دیا اور جاگتوں کو گرما دیا۔ اور عشقِ امام احمد رضا میں ڈوب کر دعوتِ اسلامی کی ہر مجلس کو ذکرِ امامِ احمد رضا سے پُر کر دیا۔ وقت کے چند تخریب کاروں نے بلا دلیل فضول الزام تراشیاں شروع کر دیں ہیں ایسے لوگوں کی کتابیں پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام دشمن عناصر ہیں اور ان کے اوپر کسی ایجنسی کا ہاتھ ہے۔ اشرف علی تھانوی اور اسمٰعیل دہلوی کی طرح یہ بھی کسی ایجنسی کے ایجنٹ ہیں۔

راقم نے خود ۲۰۰۰ء میں حج کے موقعہ پر مدینہ شریف میں روضہ اقدس اور جنت بقیع کے درمیان صحن میں حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور ''الکوثر'' ہوٹل میں دعوتِ اسلامی کے ایک اجتماع میں شرکت کی اور پایا کہ حضرت زبردست خلیق انسان ہیں اور سنتوں کے پیکر اور عامل ہیں۔ آج اہل سنت و جماعت میں انتشار پھیلانے کے لئے جو ''ابلیس کا رقص'' کتابچہ لکھا گیا ہے یہ بیہودگی کی انتھک کوشش ہے۔ اس میں سب بیہودہ باتیں ہیں محبت کی باتیں نہیں ہیں۔ اسلام محبت سے پھیلا ہے۔ ہم غوث وخواجہ کے ماننے والے ہیں جنھوں نے محبت سے لوگوں کو جوڑا ہے۔ ہم ہندوستان میں ان کے پیغام سے ایمان لائے ہیں، انجینئر سعید حسن خان کے کہنے سے ایمان نہیں لائے جو کفر کی مشین چلا کر علماء کی اہم شخصیتوں کو اسلام سے الگ کرتے جائیں۔ میں تو بس یہی دعا کروں گا کہ مولا تعالیٰ ایسے

فسادیوں کو ہدایت فرمائے۔اس دور کے ابھرتے ہوئے جواں سال عالم حضرت مولانا محمد یونس قادری عطاری ہیں جنہوں نے ''دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ'' کتاب لکھ کر ''ابلیس کا رقص'' کتابچے کا صحیح جواب دے کر قارئین کو سعید حسن خان کے کفر وضلالت سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے فتنے سے بچانے کی سعئ بلیغ کی ہے۔

اٹھو وقت لکھے گا کہانی ایک نئے مضمون کی
اس کی سرخی کو ضرورت ہے تمہارے خون کی

دعا ہے کہ مولا تبارک وتعالیٰ مولانا محمد یونس صاحب کی اس کتاب کے ذریعے لوگوں میں عقلِ سلیم عطا فرمائے اور علماء حقہ اور مؤمنین کے حق میں صحیح گمان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین **بجاہِ سیدا لمرسلین** ﷺ

عرفان احمد اشرفی نوری
ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم بلالیہ برکاتیہ
قصبہ گھاٹی پور، کانپور
۳۔اگست ۲۰۱۰ء
مطابق ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

..............☆☆☆.............

تقریظِ جلیل

قائدِ اہلسنت، شیرِ مسلکِ اعلیٰحضرت، حضرت علامہ مولانا **الحاج دل محمد صاحب**

نقشبندی رضوی صدر انجمن علماء اہلسنت صوبہ جموں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

امابعد کتاب ''ابلیس کا رقص'' از قلم سعید حسن خان انجینیئر کے کچھ اوراق دیکھنے کو ملے۔ اس کے رد میں تقاریظ علماء وصوفیاء بھی دیکھنے کو ملیں۔ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک جاہل نابکار کی کچھ عبارتوں پر بطور ردا تنی محنت ''چہ معنی دارد''۔ یہ کوئی کسی مسلمہ ادارہ کا فاضل نہیں، کوئی انجینیئر ہے۔ جو اپنے کسی فن کا فنکار ہے۔ سب کو یہ رائے قائم کرنی چاہیئے کہ ایسے فضول آدمی کی تحریر پر کوئی رغبت نہ رکھی جائے۔

''ابلیس کا رقص'' کتاب کا نام رکھ کر وہ علماء حق کی طرف نسبت کرنا چاہتا ہے جبکہ (ابلیس کا رقص) کا کردار وہ خود اپنا رہا ہے۔ (العیاذ باللّٰہ) ایسے بد باطن اور بدعقیدہ لوگوں سے اجتناب واجب ہے۔ دعوتِ اسلامی خالصتاً ایک مسلمہ سنی تحریک ہے جو بحمد اللہ تعالیٰ اپنے کردار اور پابندی عقیدہ وشریعت کی بناء پر عرب وعجم میں شہرت ہی نہیں بلکہ مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ سعید حسن خان کی مخالفت برائے دعوتِ اسلامی محض عداوتِ اسلامی ہے۔ تبلیغی جماعت کے سوا یہاں جموں وکشمیر میں کچھ عرصہ پہلے دوسری کوئی با قائدہ تحریک نہ تھی لیکن بحمداللہ چند سالوں سے روضۂ اطہر کی نسبت سے سبز عماموں والے نوجوان اور بوڑھے تبلیغی جماعت کے ابلیسی کردار سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے اپنے مخصوص لباس وکردار میں شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ، پہاڑوں کی چوٹیوں اور برگ زاروں میں اپنے سنی کردار وعمل کا ڈنکا بجا رہے ہیں اور مسلکِ اعلیٰحضرت کا سکہ بٹھا رہے ہیں۔ کتنے لوگ ان کی محافل میں بیٹھ کر اور سنتوں کا فیض سن کر تبلیغی جماعت سے کنارہ

کش ہو گئے ہیں اور اپنے لباس اور داڑھیاں سنت کے مطابق کر لئے ہیں۔ امید ہے ان شاء اللہ العزیز کچھ عرصہ کے بعد تبلیغی جماعت کا نام ہی رہ جائے گا کام نہیں۔ عملی طور پر یہ (دعوتِ اسلامی) جماعت مسلکِ اعلیٰحضرت کی عکاس ہے۔

راقم نے بطور صدر انجمن علماء اہلسنت گجرات تک کے دعوتِ اسلامی کے زعماء کو دعوت دی ہے کہ جموں وکشمیر میں بھی آپ موجودہ محنت سے زیادہ بڑھ چڑھ کر میدانِ عمل میں اتریں اور اہلِ سنت کے ترجمان کے طور پر یہاں اپنے مراکز قائم کریں۔ مولانا محمد یونس صاحب نے جو محنت کی ہے میں اسکی داد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کتاب کو قبولیت بخشے اور انجینئر سعید حسن خان کی یاوہ گوئیوں کے مقابلے میں اس کو فیض بخش بنائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالانوار فقیر دل محمد فتحپوری

صدر انجمن علماء اہلسنت صوبہ جموں

۲۹ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

............☆☆☆............

تقریظِ جمیل

خطیبِ ملت حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین صاحب قادری مصباحی فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔ مہتمم جامعۃ القادریہ بکوری و مفتی دار الافتاء راجوری۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

دعوت وتبلیغ اس امت مرحومہ کی امتیازی شان ہے اپنی اصلاح اور بھلائی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح و بھلائی وخیر خواہی میں ہر ممکن جد وجہد کرنا اسی امت کا حق ہے اور یہی اس کی علت خیریت اور وجہ امتیاز ہے۔

قال سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ یا ایھا الناس من سرہٗ ان یکون من تلکم الامۃ فلیؤد شرط اللّٰہ منھا ۔ وقال مجاھد مفسراً کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس ۔علٰی ھٰذالشرط ان تأمرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللّٰہ ۔ اور تفسیر خازن شریف میں ہے: انما فضلت ھٰذہ الامۃ الاسلامیہ باالامر باالمعروف والنھی عن المنکر علٰی سآئر الامم و اذا کان کذالک کان المؤثر فی الخیریۃ ھو الامر باالمعروف والنھی عنالمنکر۔ یہ کام تبلیغِ دین جتنا باعظمت ہے اتنا ہی دشوار بھی ہے خصوصاً دورِ حاضر میں قوم انگریز کی غلامی میں غرق ہے اور اسلامی اخلاق وکردار سے دور ہے اس دور میں دین پر قائم رہنا اور قوم کو راہِ راست پر رکھنا کتنا دشوار ہے اس سے بے خبر کوئی نہیں۔

مگر **الحمد للّٰہ** ہر دور کی طرح اس پر آشوب دور میں بھی علماء حق کا نورانی وحقانی طبقہ تبلیغِ دینِ متین کے اس فرضِ منصبی کی بجا آوری میں ہمہ تن کوشاں ہے اور مسلکِ حقہ اہلسنت و جماعت کی تبلیغ و تشہیر میں قلمِ وسخن مصروفِ کار ہے۔ انہی میں ایک شخصیت عالمِ باعمل، عاشقِ رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبلغِ اسلام حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلۂ العالی کی ہے جنھوں نے اپنے سوزِ جگر وعملِ پیہم سے مسلکِ حق اہلسنت جس کی پہچان آج صرف اور صرف مسلکِ اعلیٰحضرت ہے کی بہترین مبلغ روحانی و عملی تحریک دعوتِ اسلامی کو قائدِ اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کی امنگوں کے مطابق پوری دنیا میں پہنچایا اور مراکز قائم کر کے ان سے سنت لباس میں ملبوس اور اسلامی کردار سے مزین مبلغین کے قافلے نکال کر خدمتِ دینِ متین کا کام کیا اور سنی تحریکِ تبلیغ جو عملاً میدان میں آکر اعدائے دین کا مقابلہ کر سکے اس کا خلاء پر کیا۔ جبکہ نجدی دھرم کی پرچاری جماعت لوٹا پارٹی نے کلمہ نماز کے مقدس ناموں پر قریہ قریہ، نگر نگر سادہ لوح عوامِ اہلِ اسلام کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے اور افراتفری پیدا کی۔ اس کا سد باب کچھ حد تک ہوا۔ **الحمد للّٰہ** دعوتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے لاکھوں افراد دنیا بھر میں بداعمالی سے تائب ہو کر سنت لباس میں ملبوس ہوئے اور عقائدِ اہلسنت پر کاربند ہوئے۔ **الحمد للّٰہ** یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور نجدی جماعت کے کرمچاریوں کا مکروفریب بھی عوام پر ظاہر ہوا اور حب رسول مقبول وحب سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دلوں میں جاگزین ہوئی۔ جس کی وجہ سے نجدیت در پردہ دعوتِ اسلامی سے برسرِ پیکار ہے اور انجینئر سعید حسن خان کا بدنامِ زمانہ کتابچہ ''ابلیس کا رقص'' اسی کی ایک کڑی نظر آتا ہے۔ جس میں اس نے اہلسنت کے مقتدر علماء کرام کی شان میں دریدہ ذہنی کی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور امیر و قائد دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی شان میں گستاخانہ اور بے ادبانہ الفاظ تحریر کیئے ہیں اور من گھڑت واقعات اور الزام تراش کر ان کی جانب منسوب کر کے علمائے کرام کی خدمت میں پیش کیئے اور انہیں دھوکہ دے کر

اپنی کتاب پر تقاریظ لکھوا کر اپنے مکروفریب کو اجاگر کیا اور علماء حق کی دل آزاری کر کے دین و دنیا کا خسران لیا ہے۔ انجینئر موصوف کے ہفوات اس قابل نہیں تھے کہ ان کے جواب میں دماغ سوزی کی جائے بلکہ یہ نامعتبر کتابچہ جو کذب وفریب پر مبنی ہے ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل تھا مگر تاہم عزیزم محترم حضرت مولانا محمد یونس صاحب قادری عطاری نے انجینئر نامسعود کے کتابچہ ''ابلیس کا رقص'' جو کہ واقعی انجینئر ابلیس کا رقص ہونے کی وجہ سے اسم بہ مسمّٰی ہے کے جواب میں زیرِ نظر کتاب '' دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ'' تحریر فرمائی جس میں عزیز موصوف نے انجینئر مکار کے مکر کو ان علماء کرام پر ظاہر کیا جن کی تقاریظ دھوکہ دے کر اس نے حاصل کی تھیں ان علماء کرام کے علاوہ دیگر علماء عظام و مراکز اہلسنت سے بھی موصوف نے رابطہ کیا اور انجینئر سعید حسن خان کے خلاف فتویٰ حاصل کیا اور دعوتِ اسلامی اور قائدِ دعوتِ اسلامی کے حق میں علمائے کرام کی رائے حسن کو حاصل فرما کر یک جا کیا اور قوم کو یہ مزاج دیا کہ اس قسم کی غیر معتبر و بے بنیاد تحریروں پر دھیان دے کر بدگمانی اور غلط فہمی کو راہ نہ دیا جائے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان کو مزید خدمت دینِ متین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف

العبد

غلام محی الدین مصباحی

۳۰ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

.............☆☆☆.............

عرضِ مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اس کتاب میں جو کچھ معروضات ہیں وہ اپنوں کے لئے ہیں کیونکہ مخالفین کو ہدایت ہونا بہت مشکل ہے اس لئے کہ ایک جید عالمِ دین، عالمِ ربانی جو کہ رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوتا ہے اس کی مخالفت گویا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہوتی ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کا مخالف ہو اس کو ہدایت ہونا بہت مشکل ہے اور جو صرف عالم دین ہی نہیں بلکہ ایک ولی اللہ اور عارف باللہ ہوں جن کی ولایت اور کرامات سورج کی طرح روشن اور عیاں ہو جن کا فیضان ایک عالم میں چھایا ہو ایسے مشاہیرِ زمانہ، کشتۂ عشقِ مدینہ کا مخالف تو وہی ہو سکتا ہے جس کی روحانی آنکھیں بند ہوں۔ چمگادڑ کو اگر سورج کی روشنی نظر نہ آئے تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے۔ سورج کی روشنی سے تو ایک عالم منور ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی مخالفت کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے لڑائی مول لے تو سمجھ لیں کہ اسکا ٹھکانہ کیا ہو گا یعنی سعید حسن خان قصائی ٹولہ عارف باللہ عالمِ ربانی امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے خلاف اور ان کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے خلاف ''ابلیس کا رقص'' اور ''دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں'' بے بنیاد ڈھکو کھلی کتابیں چھاپ کر ایک عالمِ ربانی اور اللہ عزوجل کے ولی سے عداوت کر کے اللہ تعالیٰ سے جنگ کر رہا ہے ایسے آدمی کو ہدایت ہونا بہت دور کی بات ہے (ہاں جسے اللہ چاہے) ایسے آدمی کو کچھ کہنا بھی بے سود ہوتا ہے جیسے پتھر پر پانی کچھ اثر نہیں کرتا اور ایسے شخص سے گلہ شکوہ کرنا گویا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے بلکہ میرا شکوہ تو حضرت مفتی سید کفیل ہاشمی صاحب سے ہے جنہوں نے انجینیئر موصوف کی کتاب ''ابلیس کا رقص'' پر ایک طویل تقریظ لکھ کر ہمارے دلوں کو مجروح کیا

ہے۔ کیا جس کتاب میں علماء کرام و مفتیانِ عظام کے خلاف زہر اگلا گیا ہو۔ قادریوں کو پادری لکھا ہوا ور مفتیانِ عظام کو کالی بھیڑیں لکھا ہوا یسے مصنف اور اس کی کتاب کو کیا تعریفی کلمات سے نوازا جا سکتا ہے؟ اور جن کے دم قدم سے سنیت کی ہر طرف سے بہار آ جائے اور جن کی تحریک دعوتِ اسلامی سے مسلکِ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا بول بالا ہوا نہی کو وہابیت کی طرف دھکیلنا اور ان کو مشکوک کہنا یہ کون سا انصاف ہے؟

واللہ! میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے مرشدِ کریم شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے پاس حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا ہے آپ کی اکثر کتابیں اور رسائل بھی پڑھے ہیں۔ آپ کی زیادہ تر کتابوں کے حوالے اعلیٰحضرت مجددِ دین و ملت امامِ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے ماخوذ ہیں اور آپ جب بھی اعلیٰحضرت امامِ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان کا نامِ نامی اسمِ گرامی لیتے ہیں تو ایسے القابات سے زبان کو تر فرماتے ہیں کہ شاید ہی کسی کو یہ انعام نصیب ہو۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا آئیڈیل (IDEAL) اعلیٰحضرت، عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان کو بنایا ہے اور جب آپ دامت برکاتہم العالیہ بریلی شریف ۱۹۹۸ء میں تشریف لائے تھے تو اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے دربار میں ننگے پاؤں حاضری کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ اپنے بیان و تحریرات میں قرآنِ عظیم کی آیاتِ مقدسہ کا ترجمہ کنزالایمان سے ہی پیش کرتے ہیں۔ حسام الحرمین اور تمہید الایمان جو مکتبۃ المدینہ نے کئی سالوں سے شائع کی ہیں ان میں آپ کی تصدیق موجود ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کو بلا چوں و چرا مان لیا جائے۔ (اس لئے کہ اعلیٰحضرت کی تمام تصانیف عینِ قرآن و سنت کے مطابق ہیں) اور وہ ذات جو امامِ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے عشق میں فنا ہو۔ جس کی کوئی مجلس امامِ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان کی یاد سے خالی نہ ہو۔ اس ہستی یعنی امیر اہلسنت کو انجینیئر موصوف کا اپنی کتاب ''ابلیس کا

رقص"، میں اور کتاب کی پشت پر واضح طور پر اعلیٰحضرت کا دشمن لکھنا کتنا ظلمِ عظیم ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

انتساب

اعلیٰحضرت، عظیم البرکت، پروانۂ شمع رسالت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، مجددِ اعظم

شاہ امامِ احمد رضا خان محدثِ بریلوی رضی اللہ عنہ

کے نام جن کے نام سے بدعقیدگی پر لرزہ طاری ہوتا ہے اور جن کا نام دعوتِ اسلامی والوں کے لئے حرزِ جاں ہے۔

ابوطیب

محمد یونس ظہور قادری رضوی

نذرانۂ عقیدت

شیخ العرب والعجم، قطبِ مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی، حضرت مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خان نوری، صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ حضرت مفتی امجد علی اعظمی، برہان ملت حضرت مفتی عبد الباقی برہان الحق جبلپوری، مفتی اعظم پاکستان حضرت وقار الدین رضوی، شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری رضوی اشرفی مدنی، مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمٰن قادری۔ حضرت مولانا محدث احسان علی رضوی بہاری، فیض العارفین حضرت

مولانا غلام آسی پیا حسینی ابوالعالی جہانگیری رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے دربار ہائے گہر بار میں پیش ہے جن کے فیضانِ کرم کے چشمے رواں دواں ہیں۔

خاکپائے سلف وصالحین

ابوطیب

محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری

نذرانۂ خلوص

تاج الشریعۃ فقیہہ اعظم ہند حضرت مفتی اختر رضا خان ازہری مدظلہٗ العالی، جناب رئیس التحریر مفسرِ قرآن حضرت علامہ ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہٗ العالی، شہزادۂ صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ شیخ الحدیث حضرت علامہ بہاء المصطفےٰ قادری مدظلہٗ العالی، رئیس التحریر یادگارِ اسلاف حضرت علامہ عبد المبین نعمانی قادری مدظلہٗ العالی، خواجۂ علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی مدظلہٗ العالی، حضرت علامہ مُفتی عبد الحلیم رضوی مدظلہٗ العالی، شفیقِ ملت حضرت علامہ مُفتی شفیق احمد شریفی صاحب مدظلہٗ العالی، حافظ احادیثِ کثیرہ حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین قادری مدظلہٗ العالی کے حضور جن کی محبت سرمایۂ آخرت سمجھتا ہوں۔

خاکپائے علماءِ اہلسنت

ابوطیب

محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری

عرس رضوی کی یادیں اور
سعید حسن خان کی کتاب (ابلیس کا رقص) کی کچھ باتیں

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

چل میرا خامہ بِسۡمِ اللّٰہِ

مارہرہ شریف کی حاضری کے بعد بریلی شریف میں عرسِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مجددِ اعظم کے عرس کی کیا بہار تھی ہر جگہ سے لوگ اڈتے ہوئے سیلاب کی طرح حاضر تھے۔ مزار شریف پر جاتے، گلاب کے پھول نچھاور کرتے اور فیضانِ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے اپنی جھولیاں بھر بھر کے واپس جاتے تھے۔ سگِ دربار بھی اپنے مرشدِ کریم سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دربارِ پُرانوار پر پھول نچھاور کرنے اور قل شریف کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد انٹر کالج کے وسیع میدان میں پہنچا جہاں جلسہ و اجتماع کے لئے شاندار شامیانہ اور اسٹیج سجایا گیا تھا۔ اسی میدان کے کنارے پر سنی مکتبِ فکر کے دہلی اور دیگر کتب خانوں کی دوکانیں سجائی گئی تھیں۔ بازار کے تمام گلی کوچوں میں مائک لگائے گئے تھے اس لئے کہ جو بیٹھ کر نہ سن سکتا ہو وہ چلتا پھرتا بھی سن سکے۔

پھر شہزادۂ صدر الشریعۃ حضرت علامہ مولانا بہاء المصطفیٰ دامت برکاتہم القدسیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، حضرت سلف صالحین کی یادگار اور حسنِ اخلاق کے پیکر نظر آئے۔ حضرت مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی دامت برکاتہم العالیہ [1] سے بھی ملاقات ہوئی، مسجد شریف کے حجرہ میں چارپائی پر تشریف فرما تھے، بزرگ ہستی ہیں کچھ علالت اور کمزوری کی علامات

[1] صد افسوس موصوف ۴ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۵ اگست ۲۰۱۰ء کو داغِ مفارقت دے کر رُخصت ہوگئے۔ اِنّا للّٰہ و انا الیہ راجِعون

ظاہر تھیں۔ میں ادباً چارپائی کے پاس فرش پر بیٹھ گیا۔ گفت وشنید ہوئی اور کچھ دیر زیارت سے مشرف ہوتا رہا پھر اجازت لے کر واپس لوٹ آیا۔

مجھے چونکہ دینی کتابوں سے بہت پیار ہے اس لئے دوبارہ پھر جہاں کتابیں لگی ہوئی تھیں حاضر ہوا۔ رضا اکیڈمی ممبئ والوں کی جہاں کتابیں لگی ہوئی تھیں وہاں مجھے ایک قابل ترین ہستی رئیس التحریر، یادگارِ اسلاف حضرتِ علامہ مولانا مفتی عبدالمبین نعمانی قادری دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا۔ چہرہ پر عبادت و ریاضت کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت حسن و اخلاق اور عاجزی و انکساری کے پیکر نظر آئے۔ حضرت موصوف وہاں سے اٹھے اور مجلس برکاتِ رضا مبارک پور کے کتب خانے میں آ کر کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور دوسری کرسی پر مجھے بھی بیٹھنے کا حکم فرمایا میں نے اگرچہ ادباً برابر بیٹھنے سے انکاری کا اظہار کیا لیکن حکم تھا اس لئے تعمیلِ حکم کے لئے بیٹھ گیا اور کچھ دیر آپ کی شیریں کلامی سے مستفیض ہوتا رہا پھر اجازت لے کر دوسرے کتب خانوں میں چلا گیا اور ایک کتب خانے پر اچانک میری نظر ایک ابلیسی کتاب پر پڑی جس کا نام بڑے حروف میں لکھا ہوا تھا ''ابلیس کا رقص'' میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور کچھ دیر تک سکتہ کا عالم طاری رہا اس لئے کہ اس کتاب میں دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی شیخ طریقت امیرِ اہلسنت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ پر بے بنیاد اور کھوکھلے الزام لگا کر کفر کی حد تک لے جانے کی ناکام کوشش کی گئی اور مشہورِ زمانہ تصنیفِ لطیف جس پر بے شمار علماء و اکابرین اہلسنت نے تقریظیں لکھی ہیں اور جو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت کا شرف پا چکی ہے یعنی ''فیضانِ سنت'' میں سے کچھ جملوں اور عبارتوں کو آگے پیچھے کر کے فیضانِ سنت کے مصنف پر کفر کا الزام لگانے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ مجھے حیرت ہے ''ابلیس کا رقص'' کے مصنف انجینئر سعید حسن پر جو قصائی ٹولہ سے کھڑا ہوا ہے اور انجمن تحفظِ ایمان قائم کر کے دن دھاڑے علماءِ اہلِ سنت کے

اعزاز پر ڈاکہ ڈالنے لگا ہے۔

علماء پر تنقید اور نکتہ چینی کر کے ایک دوسرے پر رنجش اور ناراضگی کی راہیں ہموار کر رہا ہے۔ انجینیئر سعید حسن خان قصائی ایک طرف تو اپنے آپ کو عاشقِ اعلیٰحضرت کہلاتا ہے لیکن اپنی کتاب میں کسی دیو بندی، وہابی، نجدی، چکڑالوی، مرزائی، جماعتِ اسلامی، تبلیغی جماعت، مودودی جماعت میں سے کسی کا رد نہیں کر رہا ہے۔ اگر رد کرنا تھا تو ان باطل تحریکوں کا رد کرنا چاہئے تھا۔ یہ کیسا سنی اور عاشقِ اعلیٰحضرت ہے جو اپنی ہی تحریکوں کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی مسلک اعلیٰحضرت کی ترجمان ہے۔ پھر اس ہی کے پیچھے پڑنا یہ کون سا دین کا کام اور سنیت ہے اگر T.V. چینل کے خلاف اس کا جہادِ اکبر ہے تو جو بد مذہبوں کے چینل چل رہے ہیں ان کو کیوں نہیں بند کراتا۔ ان کے خلاف جہادِ اکبر کیوں نہیں؟

مدنی چینل میں تو خالص سنی علماء و مبلغین ہی دینِ متین کی خدمات انجام دے رہے ہیں تو پھر اس ہی چینل کے خلاف کیوں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجینیئر موصوف کے پیچھے یہودی، عیسائی، مرزائی یا وہابیوں نجدیوں کا ہاتھ ہے جو اس کو کثیر رقم دے کر سنی علماء کرام اور سنی تحریکوں کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرا رہے ہیں یا پھر انجینیئر موصوف کا دماغی توازن بگڑ چکا ہے جس کی وجہ سے جو منہ میں آتا ہے وہی اگلتا ہے یا وہ گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے یا بھوک کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ادھر ادھر ہاتھ مار رہا ہے کہ کہیں سے کچھ ہاتھ آ جائے یا والدین کی بددعا کا اثر ہے یا کسی بزرگ کی بددعا اس کو بیٹھنے نہیں دے رہی نتیجتاً ایک جید عالمِ دین، عالمِ ربانی، ولی، عارف باللہ جن کے فیضان سے ایک دنیا مستفیض ہے ان کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت برباد کر رہا ہے۔ ایک طرف تو مدنی چینل کے ناجائز ہونے کا قائل ہے تو دوسری طرف رضا ٹی وی چینل کھولنے کے جواز کا کیسے قائل ہو گیا؟[1] اور اس کی آرزو اور تمنا لئے ہوئے اپنی کتاب ''ابلیس

[1] اس حوالے کا عکس صفحہ نمبر ۲۰۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ حشمتی

کا رقص'' میں رقص کر رہا ہے اور اس کے لئے مالی امداد کی درخواستیں بھی کر رہا ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ ''جس سے خدا دین لیتا ہے تو اس سے عقل بھی چھین لیتا ہے''۔ ہو سکتا ہے انجینیئر موصوف یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ مجھے علماء کرام کی حمایت حاصل ہے تو سن لو کہ یہ دعویٰ بھی باطل ہو گیا کیونکہ عرسِ رضوی کے موقع پر جامعۃ الرضا کے وسیع میدان میں ہزاروں کے مجمع میں بے شمار علماءِ کرام بھی اسٹیج پر موجود تھے جامعہ ازہر مصر کے اساتذہ کی موجودگی میں حضور تاج الشریعۃ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ایماء پر محدثِ کبیر شہزادۂ صدر الشریعۃ حضرت علامہ ضیاء المصطفٰے اعظمی دامت برکاتہم العالیہ نے جو خطاب فرمایا وہ انجینیئر موصوف کے لئے تازیانہ تھا۔

حضرت علامہ نے خطاب میں فرمایا کہ:

''مجھے تاج الشریعۃ ازہری میاں نے اشارہ فرمایا ہے کہ آج کل کچھ کتابیں شائع ہو رہی ہیں جن میں ہمیں ملوث کر کے کسی پر جھوٹے الزام لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم ایسی کتابیں اور ان کے مصنف (انجینیئر) سے بیزار اور بری ہیں''

کسی تحریک کو بغیر تحقیق کے گمراہ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی تحقیق کرنا تو علماء کرام کا فرضِ منصبی ہے کسی جاہل انجینیئر کی کیا جسارت ہے کہ وہ کسی پر کفریات کے الزام لگائے۔ علامہ موصوف نے فرمایا کہ: ''ہم عنقریب علماءِ کرام کی ایک انجمن قائم کرنے والے ہیں اور ایسے آدمی کو گرفت میں لیں گے'' اگرچہ حضرت علامہ کا خطاب محتاط لہجے میں تھا لیکن اشارہ اور تازیانہ انجینیئر موصوف کی طرف تھا۔ عرسِ رضوی کے موقعہ پر جامعہ مظہر الاسلام، منظر الاسلام اور جامعہ نوریہ میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ جامعہ نوریہ کی بہترین عمارت دیکھ کر اور جامعۃ الرضا کی پر بہار عمارتیں دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ رضا اکیڈمی صالح نگر رام پور روڈ کی تین منزلہ عمارت اور اس میں وسیع لائبریری دیکھ کر دل میں مسرت حاصل ہوئی۔ حضرت علامہ مولانا حنیف خان

رضوی صاحب نے ہمارے ساتھ بہت اچھے انداز میں گفتگو فرمائی اور ناشتہ کے ساتھ ہماری مہمان نوازی فرمائی۔حضرت دینِ متین اور نشر واشاعت کا بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ساتھ ہی حضرت مولانا صغیر اختر مصباحی صاحب سے ملاقات اور تعارف ہوا۔حضرت مولانا شہاب الدین رضوی صاحب سے بھی ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملا۔

قل شریف کے موقعہ پر حضرت قبلہ امین میاں برکاتی سجادہ نشین مارہرہ شریف کا بیان بہت ہی پر اثر تھا۔اور سجادہ نشین سبحان رضا خان سبحانی میاں کی زیارت سے بھی مستفیض ہوئے۔

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ط

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مخلوقات کو پیدا فرما کر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور افضل صلوٰۃ واکمل درود وسلام اس ذاتِ والا صفات پر جو مخلوقات میں سب سے برگزیدہ، اعلیٰ اور سب سے بالا ہے۔اللہ تعالیٰ نے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت میں لے کر تمام شریروں کے شر سے بچالیا۔تمام ابوجہلی اور ابولہبی فتنے خاکستر ہوگئے۔الحمدللہ عزوجل دینِ متین کی دعوت وتبلیغ نشر واشاعت کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور جاری رہے گا۔اللہ تعالیٰ رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے خلفاءِ راشدین، اہلبیتِ اطہار، تابعین وتبع تابعین، ائمہ مجتہدین، شہداءِ کرام اور اولیاءِ کاملین پر جو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین اور وارث تھے۔

اَمَّا بَعۡدُ!

واضح رہے کہ شہر بریلی شریف جو سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مولد ومسکن ہے، وہاں سے ایک شریر قسم کا آدمی جس کا نام انجینئر سعید حسن خان ہے اور وہ قصائی ٹولہ[1] سے تعلق رکھتا ہے۔اس نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ''ابلیس کا رقص'' رکھا ہے۔اس نے اس کتاب میں اپنی جہالت کا اقرار واعتراف بھی کیا ہے۔

[1] مجھے مولوی عبداللہ بریلی والے جن کی عمر ستر سال کے لگ بھگ ہے نے بتایا کہ انجینیر اور اس کے خاندان کے لوگ مراثی ہیں جو پہلے ڈھول بجایا کرتے تھے۔مجھے علی انجم رضوی جو بریلی کے ہیں نے بتایا کہ انجینیر کا اہلحدیث والوں سے تعلق ہے جن سے آٹھ ہزار روپیہ تنخواہ لیتا ہے۔جھگڑالو ہے اسلئے گھر والوں نے گھر سے نکالا ہوا ہے۔

لیکن ساتھ ہی بڑے بڑے علماءِ کرام کے دربار میں گستاخیاں کی ہیں یہاں تک کہ مفتیانِ کرام کو کالی بھیڑیں اور غدار لکھا ہے دعوتِ اسلامی جو خالص اہلسنت و جماعت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے اس کو گمراہ لکھا ہے اور امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی پر بے بنیاد اور کھوکھلے الزام لگا کر کفریات کی طرف منسوب کیا ہے۔اس کی ناکامی کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ اگر وہ مدنی چینل پر اسلامی پروگرام دیکھنے کو ناجائز وحرام جانتا ہے تو پھر رضا ٹی وی چینل کے قیام کے جواز کا قائل اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۰ پر کیسے ہوگیا؟ یہ سب بغض وعناد اور حسد کے کرشمے ہیں، دینِ متین کی خدمت کے جذبہ کی بو تک نہیں اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہونے والے قادریوں کو پادری لکھنے سے نہیں شرماتا تو پھر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مارِ شدید سے کب تک خیر منائے گا۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار ‏ ‏ ‏ اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
وہ کیا دبے جس پہ ہو حمایت کا پنجہ تیرا ‏ ‏ ‏ شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
(حدائقِ بخشش)

انجینئر نے اپنی کتاب میں بسم اللہ تک نہیں لکھا

''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۳ پر انجینئر موصوف نے دو بزرگ ہستیوں کی طرف اپنی کتاب کو منسوب کیا ہے اول شیخ شاہی روشن ضمیر خواجہ سید حسن رسن تاب رحمۃ اللہ علیہ، دوم سید بدرالدین ابوبکر موئے تاب رحمۃ اللہ علیہ۔اس نے ان دونوں ہستیوں کو بدایونی لکھا ہے اور فخر کے ساتھ فخرِ انتساب لکھا ہے۔

ہم ان دونوں بزرگ ہستیوں کا احترام کرتے ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
انجینئر موصوف کی طرح بدتمیز نہیں ہیں کہ جو بزرگانِ دین کی توہین کرتے پھریں مجھے حیرت ہے

ایسی عقل پر کہ جس کتاب کے شروع میں حمد وصلوٰۃ اور بسم اللہ تک تحریر نہ ہو۔اور جو کتاب جھوٹے الزاموں اور بہتانوں سے بھری ہو اس کو اپنے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے فخر ہو رہا ہے۔

صفحہ نمبر ۱۲ پر انجینئر موصوف کو شاعری کا شوق ہوا اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے دربار میں استغاثہ پیش کیا شعر ملاحظہ فرمائیں:

اِدھر دشمن اُدھر خوف، فریبِ دوستاں بھی ہے ‏ ‏ ‏ بظاہر ذکر تیرا اور دلوں میں بغض شیطانی

یعنی انجینئر موصوف کا اس شعر سے یہی معنی ہوسکتا ہے کہ مجھے دشمنوں کا ڈر ہے اور دوستوں کے فریب کا بھی خطرہ ہے کہ ظاہراً تو تیرا ذکر کرتے ہیں لیکن دل میں شیطانی بغض رکھتے ہیں۔

انجینئر موصوف کو دشمنوں کا بھی ڈر ہے اور دوستوں کے فریب کا بھی خوف ہے اور اس نے دوستوں کے فریب کو شیطانی بغض کہا ہے۔اور دوسرا شعر یہ ہے:

سروں پر سبز پگڑی اور لبوں پر ذکرِ سنت
مگر منشور دیوبندی طریقہ کار نجد انی

انجینئر موصوف نے یہ اشارہ دعوتِ اسلامی کے مبلغین کی طرف کرکے اپنے حسد کی آگ بجانے کی کوشش کی ہے یعنی دعوتِ اسلامی والوں نے سروں پر تو سبز پگڑی باندھی ہے لبوں پر سنت کا ذکر ہے لیکن وہابیوں اور نجدیوں کا طریقہ اپنائے ہوئے ہیں۔

انجینئر صاحب! کیا تم نے کسی دیوبندی، وہابی کے سر پر سبز پگڑی دیکھی ہے یا انہیں سنتِ رسول ﷺ کا ذکر کثرت سے کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
و علیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ

کی صدائیں لگاتے ہوئے ان کو کبھی سنا ہے؟ نہیں دیکھا اور نہیں سنا تو شریکِ اجتماع ہوکر ہی دیکھ

لو اور سن لو۔جھوٹے الزام سے کیا ہوتا ہے۔تمہیں ماننا ہی پڑے گا کہ دعوتِ اسلامی کا منشور اور طریقہ اہلسنت و جماعت کا طریقہ ہے جو مسلکِ اعلیٰحضرت ہے عین وہی دعوتِ اسلامی کا طریقہ ہے۔دعوتِ اسلامی مسلکِ اعلیٰحضرت ،مجددِ اعظم ،شیخ الاسلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ترجمان ہے۔دعوتِ اسلامی مسلکِ اعلیٰحضرت کی پہچان ہے۔اگر آپ نے دعوتِ اسلامی کو سمجھنا اور پرکھنا ہے تو دعوتِ اسلامی میں شامل ہو کر دیکھئے۔انجینئر صاحب اگر آپ شک و شبہ،حسد و بغض سے کنارا ہو کر دعوتِ اسلامی کو سمجھیں گے تو آپ اس کو بہت پیاری تحریک پائیں گے اور آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے:

"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"

☆☆☆☆☆

دعوتِ اسلامی کا مختصر تعارف

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا قیام ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء میں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت واقفِ رموزِ حقیقت امیر دعوتِ اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک ہاتھوں عمل میں آیا۔اس نازک اور پر فتن دور میں آپ نے ایک ایک فرد کے پاس جا کر اس کے پیغام کو عام کیا۔آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ مختصر عرصہ میں رفتہ رفتہ پیغام دنیا کے ۶۶ ممالک[1] میں پہنچ چکا ہے اور لاکھوں عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہیں مختلف ممالک میں دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں اغیار مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں یہ آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔جس کی بدولت وہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ سر پر سبز عمامے کا تاج اور چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی بھی سجا لیتے ہیں۔

[1] ۱۴۳۴ھ تک دعوتِ اسلامی ۱۷۲ ممالک میں پہنچ چکی ہے۔

(تعارف امیرِ اہلسنت ص:۷۶)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات

دعوتِ اسلامی کے ۴۵ سے بھی زائد شعبہ جات ہیں یہاں پر کچھ شعبوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱:-مدرسۃ المدینہ (بالغان)

دعوتِ اسلامی کے تحت مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مساجد میں عشاء کی نماز کی بعد ہزاروں جگہ قرآن شریف صحیح مخارج کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ اس میں بڑی عمر والوں کو ہی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ہر ملک میں جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کا کام چل رہا ہے یہ تعلیم دی جا رہی ہے۔

۲:-مدرسۃ المدینہ

اس میں چھوٹے بچے اور بچیوں کو حفظ اور ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔صرف پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تحت یہ مدارس سینکڑوں جگہ قائم کیئے گئے ہیں جن میں تادمِ تحریر کم و بیش (۴۲۰۰۰) بیالیس ہزار طلباء وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

(تعارف امیرِ اہلسنت ص:۷۸ ناشر مکتبۃ المدینہ)

۳:-جامعۃ المدینہ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے تحت علماء کی تیاری کے لئے کثیر اسلامی یونیورسٹیاں بنام جامعۃ المدینہ قائم کی ہیں قیام اور طعام کی سہولتوں کے ساتھ درس نظامی یعنی عالم کا کورس کرایا جاتا ہے اور لڑکیوں کے لئے بھی جامعات قائم کی ہیں جن کو جامعۃ المدینہ للبنات کہتے ہیں۔بعض جامعات میں شفاء خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلبہ اور مدنی عملہ کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ (تعارف امیرِ اہلسنت ص:۷۹)

۴:- دارالافتاء

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے ذریعے متعدد دارالافتاء قائم کئے ہیں۔ جہاں مفتیانِ کرام تحریری اور زبانی شرعی احکام صادر فرماتے ہوئے ٹیلیفون اور انٹرنیٹ کے ذریعے مسلمانانِ عالم کی شرعی رہنمائی فرماتے ہیں۔ تقریباً چھ سال کے عرصے میں (۵۰۰۰۰) پچاس ہزار فتاویٰ کا اجراہو چکا ہے۔ دارالافتاء کا انتظام واہتمام کرنے کے لئے مجلسِ افتاء قائم کی گئی ہے۔ دیگر علماء سے مربوط رہنے کے لئے مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ بنائی گئی ہے۔

۵:- مجلسِ خدام المساجد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے ذریعے مساجد کی تعمیر کے لئے مجلسِ خدام المساجد قائم فرمائی ہے۔ متعدد مساجد کی تعمیرات کا ہروقت سلسلہ جاری رہتا ہے کئی شہروں میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی تعمیرات کا بھی کام جاری ہے۔

۶:- مجلس برائے شعبۂ تعلیم

دعوتِ اسلامی کے ذریعے یہ تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

۷:- مکتبۃ المدینہ

یہ دعوتِ اسلامی کی نشرواشاعت کا واحد ادارہ ہے جو مختلف ممالک کے تقریباً ہر شہر میں قائم کیا گیا ہے جس میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علماء کرام کی کتابوں کو شائع کیا جاتا ہے۔

۸:- مجلس المدینۃ العلمیہ

یہ مجلس دعوتِ اسلامی کے مشاہیر مفتیانِ کرام اور علماء کرام کے مضبوط اور مستند عملہ پر مشتمل ہے۔

۹:- مجلس تفتیشِ کتب

یہ بھی علماء کرام کا مدنی عملہ ہے جو کتب ورسائل کی نشرواشاعت میں ہمہ تن مصروف ہے۔

۱۰:- مجلس فیضانِ قرآن

برائے جیل خانہ جات

جیل خانوں میں مدنی کام کی برکت سے کئی جرائم پیشہ اورڈاکو تائب ہوئے ہیں اور مبلغوں کی انفرادی کوششوں کے باعث کفار قیدی بھی مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

اس طرح امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تقریباً ۴۵ شعبوں کو قائم فرما کر سارا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے سپرد کر کے ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ ضرورتاً اصلاح کے مدنی پھولوں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ (تعارف امیرِ اہلسنت)

دعوتِ اسلامی کا عالمی مدنی مرکز

فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی جو کہ تقریباً دس ہزار (۱۰,۰۰۰) گز اراضی پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں قائم عالی شان مسجد جس میں ہزاروں لوگ سما جاتے ہیں۔ اس مسجد میں رمضان المبارک کے پورے مہینے میں امیرِ اہلسنت برکاتہم العالیہ کے ساتھ سینکڑوں لوگ اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ عالمی مدنی مرکز کی عالیشان عمارت کئی منزلوں پر مشتمل ہے۔ جس میں جامعۃ المدینہ کا قیام، عالم کورس، مفتی کورس، حفظ وناظرہ میں سینکڑوں طلباء مفت تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں۔ عالمی مرکز میں دعوتِ اسلامی کے تمام شعبے پائے جاتے ہیں۔

انجینئر سعید حسن خان سے پانچ سوالات

سوال نمبر ۱: انجینئر صاحب جس دعوتِ اسلامی کے امیر، تمہید الایمان، حسام الحرمین، بہارِ شریعت، ترجمہ کنزالایمان، تفسیر خزائن العرفان اور دیگر علماء اہلسنت کی کتابوں کو پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو کیا ایسی تحریک دیوبندی، وہابی ہوسکتی ہے؟ اگر شک کی بیماری ہے تو رہنمائے جدول کے صفحہ نمبر ۱۰۳ پر دیکھ لیں۔

سوال نمبر ۲: جس تحریک یعنی دعوتِ اسلامی کا دستور العمل اور طور طریقہ، کارکردگی قرآن و حدیث اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طریقے پر گامزن ہو کیا وہ تحریک گمراہ ہوسکتی ہے؟ اور اس کے طور طریقے کو گمراہ کہنا کیا تمہیں خود گمراہی کی طرف لے جا رہا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: انجینئر صاحب بتائیں کہ حسد، بغض، فتنہ اندوزی، غیبت، اور علماء کرام کی توہین بڑے گناہ اور شیطانی فعل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ٤: مسلمانوں کو کافر کہنا تو تمہارا جہادِ اکبر ہے لیکن کیا آج تک کسی کافر کو بھی مسلمان بنایا ہے؟

سول نمبر ۵: انجینئر صاحب مدنی چینل جو خالص علماء کرام اور مبلغین پر مشتمل ہے اسے ناجائز کہہ رہے ہو تو تم نے اپنا رضائی ٹی وی چینل کیسے جائز کر دیا؟

انجینئر نے ایک لڑکی کا جھوٹا واقعہ بیان کیا

انجینئر سعید حسن خان قصائی کو جھوٹ بولنے سے لطف آتا ہے۔ موصوف نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۲۸ پر[1] ایک لڑکی کا واقعہ الٹ پلٹ کر کے بیان کرتے ہوئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کیا ہے لیکن کسی کتاب یا کسی رسالہ کا حوالہ پیش نہیں کیا۔

[1] اس صفحہ کا عکس صفحہ ۲۰۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔ حشمتی

اصل واقعہ کو توڑ مروڑ کر جھوٹ بیان کر کے اپنے حسد کی آگ بجھائی۔ وہ لکھتا ہے:

''ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا۔ ہمارے گھر ٹی وی نہیں تھا۔ ابو دعوتِ اسلامی سے متأثر تھے۔ دیدارِ عطار کی سی۔ ڈی آنے کے بعد ابو ٹی وی خرید لائے۔ اب ہم دیدارِ عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری سہیلی نے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ اس میں سیکس اپیل کے مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی وہ چینل On کر دیا جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر جنسی خواہش بیدار ہوگئی اور میں آپے سے باہر ہوگئی۔ بیتاب ہو کر گھر سے باہر نکلی۔ ایک نوجوان اپنی کار میں اکیلا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے لفٹ مانگی اس نے مجھے بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس سے منہ کالا کرلیا۔ میری دوشیزگی زائل ہوئی۔ یہ دل سوز واقعہ لکھنے کے بعد اس نے لکھا بتایئے عطار صاحب مجرم کون؟ میں یا ٹی وی لانے والے میرے ابو یا آپ خود''

واقعہ کی اصل صورت جو شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی نے اپنے ایک رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ نمبر ۲۴ اور یہی واقعہ دوسرے رسالہ ''کرسچن مسلمان ہوگیا'' کے صفحہ نمبر ۴ پر بھی درج فرمایا ہے۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

''فخریہ فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں کی خدمت میں عبرت کے لئے ایک حیا سوز واقعہ عرض کرتا ہوں۔ مجھے مکہ مکرمہ میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اس طرح تھا۔

ہمارے گھر میں ٹی وی پہلے ہی سے موجود تھا ہمارے ابو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آگئے تو ڈش انٹینا بھی اٹھا لائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سہیلی نے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ گی تو سیکس اپیل (Sex Appeal) مناظر کے مزے

لوٹنے کوملیں گے۔ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا۔جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہوگئی۔بے تاب ہوکر فوراً گھر سے باہر نکلی اتفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی۔جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔کار میں کوئی اور نہ تھا میں نے اس سے لفٹ مانگی۔اس نے مجھے بٹھا لیا.... یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا میری بکارت (یعنی کنوار پن) زائل ہوگئی۔میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا میں برباد ہوگئی۔ مولانا صاحب! بتائیے مجرم کون؟ میں خود یا میرے ابو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے ٹی وی لا کر بسایا پھر ڈش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آہ! اس طرح تو T.V.,Internet اور V.C.R پر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کے سبب روزانہ نہ جانے کتنی عزتیں پامال ہوتی ہوں گی۔نہ جانے کتنے لڑکے اور لڑکیاں دنیا میں ہی برباد ہو جاتے ہوں گے''۔

انجینئر موصوف نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف الٹا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ کے کسی رسالہ کا حوالہ نہیں دیا اور اس میں تقریباً چھ جھوٹ بول کر چھ لعنتوں کے مستحق ہوئے ہیں۔

انجینئر کے چھ جھوٹ

جھوٹ نمبر۱: ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں تھا

جھوٹ نمبر۲: ابو دعوتِ اسلامی سے متأثر تھے

جھوٹ نمبر۳: دیدار عطار کی سی ڈی آنے کے بعد

جھوٹ نمبر۴: دیدار عطار کے بعد

جھوٹ نمبر۵: بتائیے عطار صاحب مجرم کون؟

جھوٹ نمبر۶: آپ خود

اصل واقعہ میں یہ چھ باتیں نہیں ہیں۔انجینئر موصوف نے یہ چھ باتیں جھوٹی گھڑ کے اپنے اوپر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کا اطلاق کیا ہے۔جبکہ یہ واقعہ اور رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' اس وقت کا ہے جبکہ نہ ہی مدنی چینل چلا تھا اور نہ ہی آپ کی کوئی سی ڈی وغیرہ جاری ہوئی تھی۔

ٹی وی پر چہرہ دیکھنے کے بارے میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا مؤقف

رسالہ ''ٹی وی اور مووی کا شرعی حکم'' کے صفحہ نمبر۲۲ پر امیرِ اہلِ سُنت و بانی دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنا تأثر یوں مرتب کرتے ہیں:

''ٹی وی کے پردۂ اسکرین پر صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر نیکی کی دعوت پیش کرنا متعدد علماء اہلسنت کے نزدیک اگرچہ شرعاً درست ہے تاہم اس کو دیکھنے کیلئے ٹی وی گھر میں ہرگز مت لائیے۔کیوں کہ ٹی وی پر اکثر پروگرام غیر شرعی ہوتے ہیں۔میں جس طرح ٹی وی کا پہلے مخالف تھا الحمدللہ عزوجل اب بھی اسی طرح مخالف ہوں۔ٹی وی نے مسلمانوں کو عملی طور پر تباہ کرنے میں انتہائی گھناؤنا کردار سر انجام دیا ہے۔اس کی ہلاکت خیزیوں کی جھلکیاں میرے بیان کے تحریری رسالے ٹی وی کی تباہ کاریاں میں دیکھی جا سکتی ہیں''

آج کل T.V. معاشرہ کا گویا جُزْوِ لَا یَنْفَکْ (یعنی کبھی جدا نہ ہونے والا حصہ) بن چکا ہے۔مسلمان T.V. پر ناچ گانے اور فلم بینی کے گناہ میں مشغول ہیں ہر طرف بدعقیدگی اور بد اعمالیوں کا سیلاب ہے۔اس لئے اگر T.V. کے ذریعے ان کے گھروں کے اندر داخل ہو کر

اعلائے کلمۃ الحق کا موقعہ ملتا ہو تو شریعت کے اندر رہ کر نیکی کی دعوت دینا بے حد مفید ہے۔ جیسا کہ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے ایک معتکف نے مجھے (امیر اہلسنت برکاتہم العالیہ کو) کچھ اس طرح لکھ کر دیا کہ ہمارے گھر کا ماحول اس قدر دین سے دور تھا کہ ماہِ رمضان المبارک میں بھی نمازوں کا ذہن نہ تھا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے گھر میں اکیلا میں ہی عملاً مذہبی ذہن تھا۔ رمضان المبارک میں جب آپ کا (امیر اہلسنت برکاتہم العالیہ) بیان آیا تو میں نے T.V. آن کر کے قصداً اس کی آواز بڑھا دی۔ گھر والے متوجہ ہو کر اکٹھے ہو گئے جب دعا ہوئی تو سب پر ایک دم رقت طاری ہوگئی اور سب نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی۔ دعا ختم ہونے کے بعد میرے بڑے بھائی نے پرجوش لہجے میں کہا آج کے بعد فلموں، ڈراموں اور گانے باجے کے لئے کوئی بھی T.V. آن نہیں کرے گا۔ ان شاءاللہ عزوجل۔

جہاں تک ٹی وی گھر میں بسانے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ صرف مذہبی پروگرام دیکھنے سننے کی نیت سے بھی گھر میں ٹی وی بسانے کے حق میں، میں نہیں ہوں کیوں کہ ٹی وی کے منفی اثرات (Side effects) بہت زیادہ ہیں مثلاً آپ کو اگر تلاوت ہی سننی ہوگی تو ٹی وی کھولتے ہی مراد بر آنا ضروری نہیں۔ اس کے لئے شائد کئی چینل سے گزرنا پڑے گا اور یوں نہ چاہتے ہوئے بھی میوزک سننے اور طرح طرح کے بیہودہ مناظر دیکھنے سے واسطہ پڑ سکتا ہے نیز مذہبی پروگرام میں بھی بے پردہ عورتوں پر مشتمل اشتہارات چلائے جاتے ہیں۔ بالفرض آپ نے مذہبی پروگرام دیکھنے کے لئے ٹی وی لیا اور فلموں ڈراموں اور بدعقیدہ لوگوں کی تقریر سے بچ بھی گئے تب بھی گھر میں دیگر افراد کے مبتلا ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ (ٹی وی اور مووی ص:۲۲)

فوٹو بنانا اور بنوانا حرام ہے

فوٹو بنانا اور بنوانا تو حرام ہی ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں بہر حال ٹی وی، ویڈیو کے مسئلے میں

علماء کی آراء میں اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض نے اسے تصویر پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز قرار دیا ہے (جیسے تاج الشریعۃ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری میاں دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علماء ومفتیانِ کرام) اور بعض علماء نے (جیسے شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد مدنی میاں دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر مفتیانِ کرام) اس کے تصویر ہونے کی نفی کی اور اسے آئینے میں نظر آنے والے عکس کی مثل قرار دیا ہے اور اسے جائز کہا ہے۔ کہ جیسے آئینے میں نظر آنے والا عکس تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں تو یہاں بھی یہی حکم ہے۔ بہر حال اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ٹی وی اسکرین پر آنے والا عکس تصویر ہی ہے تو از روئے قیاس اس پر حکم حرمت ہی ہوگا۔ اگر اس کے برعکس تصویر ثابت نہ ہو تو جائز امور کی مووی فلم جائز ہوگی۔ (رسالہ ٹی وی ومووی ص:۲۳)

یعنی کچھ علماء کرام اور مفتیانِ عظام نے ٹی وی اسکرین میں آنے والی شکل وصورت کو تصویر ہی مانا ہے اور کچھ علماء کرام ومفتیانِ عظام نے ٹی وی اسکرین پر آنے والی شکل وصورت کو عکس مانتے ہوئے جائز امور جیسے تقریر و بیان، نعت خوانی، تلاوتِ قرآن وغیرہ کے لئے جائز کہا ہے۔

تو یہ علماء کرام ومفتیانِ عظام کی اپنی تحقیق ہے پھر کسی جاہل انجینئر کو جسے ناظرہ قرآن شریف بھی صحیح نہ آتا ہو اسے ان بلند پایہ علماء محققین ومفتیانِ شرع متین کی تحقیقات کو رد کرنے یا ان کے بارے میں لب کشائی کرنے کا کیا حق ہے اور اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں جلیل القدر علماء کرام کے خلاف برے الفاظ لکھنے سے شرم کیوں نہ آئی۔

انجینئر موصوف نے اپنی بدنامِ زمانہ کتاب ''ابلیس کا رقص'' صفحہ نمبر ۲۰ پر حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرحیم بستوی کو ظالم لکھا ہے صفحہ نمبر ۴۱ پر حضرت مولانا خوشتر نورانی صاحب کو مودودی کا عاشق لکھا ہے۔ صفحہ نمبر ۴۲ پر حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی کو کالی بھیڑ لکھا ہے۔ صفحہ نمبر ۸۲ پر امیر اہلسنت شیخ طریقت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری کو پادری لکھا ہے۔ صفحہ نمبر ۳۰ پر مفتی اکمل عطا قادری کے خلاف لب کشائی کی ہے۔ صفحہ نمبر ۴۸ پر تمام مفتیانِ کرام کو کالی

بھیڑیں اور غدار کہا ہے۔ صفحہ نمبر ۸۶ پر حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین کے خلاف اور حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب کے خلاف دریدہ دہنی کی ہے۔ صفحہ نمبر ۸۰ پر حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی کے خلاف بغض وعناد کی آگ کو اُگلا ہے۔ اتنا کچھ لکھ کر پھر بھی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا انجینئر موصوف کی بیوقوفی اور نادانی ہے اور جاہل ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

انجینئر کے علماء کرام اور مفتیانِ عظام کے خلاف اشعار

انجینئر سعید حسن خان نے اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر دو اشعار لکھے ہیں ملاحظہ ہوں:

جاہل نہ بک سکا کبھی مفلسی بکی — عالم بکے شعور بکا آگہی بکی
بازارِ مصلحت میں شرافت کے بھاؤ پر — شیخ حرم کا دین بکا بندگی بکی

اس کا مطلب یہ ہے کہ جاہل کبھی نہ بکا نہ اس کی غریبی و مفلسی بکی ہے بلکہ مفتیانِ عظام وعلماء کرام ہی بک چکے ہیں اور ان کا شعور ہی بک چکا ہے۔ یعنی دنیا کے بدلے میں علماء کرام اور بزرگانِ دین نے شریعت، عبادت اور دین کو بیچ دیا ہے۔ علماء کرام اور مشائخِ عظام کے بارے میں قرآنِ پاک اور احادیثِ طیبہ میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔ لیکن انجینئر موصوف نے قرآن شریف اور احادیث مبارکہ کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور علماءِ کرام ومشائخِ عظام کے بارے میں زبان لٹکائے ہوئے ہیں۔

انجینئر سعید حسن خان کو اب تک تجدیدِ ایمان کی توفیق نہیں ہوئی

جبکہ انجینئر موصوف نے جعلی خط بنا کر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کیا تھا اس جعلی خط کا امیرِ اہلسنت نے حلفاً انکار کرتے ہوئے اپنا ایک مکتوب قاضی عبدالرحیم بستوی مدظلہٗ العالی مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کو روانہ کیا۔ جس کے جواب میں

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی طرف سے انجینئر سعید حسن کو تجدیدِ ایمان اور اگر بیوی رکھتے ہوں تو تجدیدِ نکاح کا حکم صادر ہوا تھا لیکن انجینئر موصوف نے فتویٰ کو ٹھکرا دیا اور اب تک اُسے تجدیدِ ایمان نصیب نہیں ہوا۔ اور اگر بیوی رکھتے ہوں تو تجدیدِ نکاح کے بغیر ہی حرام کاری میں ملوث ہیں بلکہ غضب ہو گیا کہ ہٹ دھرمی کی بھی کوئی حد نہیں دوبارہ وہی جعلی خط اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ ۱۴۱ پر درج کر دیا۔

جعلی خط کے بارے میں مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہٗ کی جانب سے حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرحیم بستوی قادری رضوی اطال اللہ عمرہ[1] کی خدمتِ بابرکت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ انجمن تحفظِ ایمان (بریلی شریف) سے جاری کردہ ایک رسالہ ''دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟'' میں مجھے متہم کرتے ہوئے ایک استفتاء اور اس کا فتویٰ اور میری جانب منسوب ایک جعلی مکتوب کی Zerox چھاپی گئی ہے۔ جس میں معاذ اللہ مجھے علماء اہلسنت کا گستاخ ظاہر کیا گیا ہے۔ واللہ، باللہ، تاللہ وہ مکتوب جعلی ہے۔ خدا کی قسم میں نے کبھی نہ ہی کہا ہے کہ علماء مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ۔ علماء نے دین کا کام کیا ہے نہ کرنے دینگے۔ اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ اور نہ خانقاہوں سے متعلق ہونے والے لوگ دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ استفتاء میں فرضی شخص کے حوالے سے پیش کردہ کلمات پر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے جاری ہونے والا فتویٰ حق ہے۔ مگر اس فتویٰ کی Zerox پر نیچے ایک عبارت لکھ کر حکمِ شرعی کو میرے نام کی جانب منعطف کر دیا گیا ہے۔ الحمدللہ میں مسلمان ہوں۔ حضور قاضی ہیں آپ سے فریاد ہے کہ مستفتی اور رسالے چھاپنے والے کو طلب فرما کر ثبوتِ شرعی طلب فرمائیں۔ اگر وہ

[1] یہ اس وقت کی تحریر ہے جب قبلہ مفتی صاحب حیات تھے

حضور کو مطمئن کر دیتے ہیں تو میرے بارے میں جو حکم شرعی ہو ارشاد فرما دیجئے۔ بصورتِ دیگر ان پر حکمِ شرعی لاگو ہو اس کی مجھے بھی تحریر عنایت فرما دیجئے کیونکہ مذکورہ رسالہ کی اشاعت سے میری سخت تذلیل اور مجھ سمیت دعوتِ اسلامی کا کام کرنے والے ہزار ہا مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ لہٰذا ان کو حکم دیا جائے کہ تحریر چھاپ کر ہی ہمارے غمگین دلوں پر مرہم رکھیں اور آئندہ جب کبھی میری کسی بات پر انہیں اعتراض وارد ہو تو مہربانی کر کے دعوتِ اسلامی (بریلی شریف) کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں کے ذریعے فون پر مجھ سے جواب طلبی کریں اور میرا یا دعوتِ اسلامی کا رد کرنا ان پر شرعاً واجب نہ ہو اس وقت تک کوئی بات نہ چھاپیں۔ یہ سب ایک ٹوٹے ہوئے دل کی التجائیں ہیں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے بے سہارا نہیں چھوڑیں گے۔

یوں تو سب انہی کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے
(حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ میں صحیح العقیدہ سنی قادری رضوی ہوں۔ حضور سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں۔ ان کے شہزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ مجاز ہوں۔ حضور سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میرے آئیڈیل ہیں۔ حسام الحرمین اور تمہید الایمان شریف پر میری تصدیق موجود ہے۔ جو برسوں سے مکتبۃ المدینہ پر ہدیۃً ملتی ہے۔

جن دیابنہ کی میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تکفیر کی ہے ان کو کافر سمجھتا ہوں۔ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ پر یقین ہے۔ نبیرۂ اعلیٰحضرت، جانشین حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علامہ اختر رضا خان المعروف ازہری میاں مدظلہٗ العالی نے دو تین سال قبل دبئی میں مجھ سے ارشاد فرمایا میں نے قمر میاں سے کہا ہے کہ الیاس قادری سنی ہے میں رات کے اندھیرے میں بھی اس کو سنی کہوں گا۔

الحمد للہ ! جب میں سنی ہوں اور دعوتِ اسلامی مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت کر رہی ہے تو مجھے اور ہر دعوتِ اسلامی والے کو شفقت کی بھیک اپنے اکابرین سے ملنی چاہیئے۔ آہ!

ٹھکرائے کوئی، دھتکارے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی
سلطانِ مدینہ لیجئے خبر ہوں آپ کے خدمت گاروں میں

میری مدنی التجا ہے کہ اگر کسی سنی کو دعوتِ اسلامی سے کوئی جزوی اختلاف ہے اس کو افہام و تفہیم کے ذریعے دور کرنے کی سعی کی جائے۔ جب تک شرعاً واجب نہ ہو جائے اس وقت تک نہ بیان کیا جائے نہ خلاف تحریر دی جائے۔

حضور اگر مناسب خیال فرمائیں تو الفاظ محبت بھرے تحریر فرما دیجئے اور زہے نصیب! آپ کا احسانِ عظیم ہوگا کہ حضرت قبلہ ازہری میاں مدظلہٗ العالی سے جو کہ مجھ پاپی اور گنہگار کو سنی تسلیم کرتے ہیں مجھ مظلوم و بے کس سنی کی دلجوئی کی خاطر میرے لئے اور مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت کرنے والی تحریک دعوتِ اسلامی کے لئے دعائیہ کلمات لکھوا دیجئے۔ حضرت کی معمولی جنبشِ قلم مجھ سمیت لاکھوں دعوتِ اسلامی والوں کے لئے ازدیادِ حب اور مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت کے لئے نئی امنگ اور جدید حوصلے کا باعث ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

آہ!

سنت کھٹکے سب کی آنکھوں میں — پھول ہو کر ہوگئے خار ہم
دشمنوں کی نظر میں بھی پھول تم — دوستوں کی نظر میں بھی خار ہم
ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم — ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

دربارِ اعلیٰحضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند، دربارِ خاندانِ رضویہ کے اہلِ قبور رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کی خدمات میں مجھ بے کس کا سلامِ شوق عرض کیجئے گا۔ دعائے مغفرت کا بھکاری ہوں، حضور قبلہ ازہری میاں اور تمام علماء اہلسنت اور احبابِ اہلِ سنت کی خدمات میں سلام عرض ہے۔ آپ بھی مجھ گنہگار کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہیں احسانِ عظیم ہوگا۔

سگِ مدینہ

محمد الیاس عطّار قادری

محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

نزیل الامارات العربیۃ المتحدہ

☆☆☆

حضرت قاضی عبدالرحیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا جواب

الجواب: (۵۶۲۰) کل بتاریخ ۷ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ بروز دوشنبہ مبارکہ انجینیئر سعید حسن خان صاحب دارالافتاء میں حاضر ہوئے ان سے مرکزی دارلافتاء میں جو سوال نمبر ۵۸۸ آیا تھا۔ جس کا جواب نمبر ۶۲۴۰۸ محررہ مولانا مفتی مظفر حسین صاحب نے دیا ہے۔ جسے انجینیئر موصوف نے اپنے کتابچہ ''دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟ ناشر انجمن تحفظ الایمان'' میں شائع کیا ہے محمد میاں صاحب مندرجہ بالاتحریر کیوں کہ محمد الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی کی تحریر بقلمِ خود ہے اس لئے شرعی حکم ان پر عائد ہوتا ہے۔ انجینیئر موصوف سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ تحریر محمد الیاس قادری کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس تین خطوط آئے تھے ایک گجرات سے دوسرا کانپور سے تیسرا بریلی سے۔ گجرات کا خط گمنام تھا کانپور سے بھیجنے والے کا نام تھا مگر میں نے وہ پھاڑ کر پھینک دیا۔ تیسرا بریلی والا واسطہ در واسطہ ملا تھا۔ میں نے اس

کی بنا پر مولانا محمد الیاس قادری کی جانب عبارت کو منسوب کیا۔ یہ بیان دارالافتاء میں مفتیانِ کرام کے سامنے دیا اور کوئی ثبوتِ شرعی پیش نہ کر سکے۔ اور مجادلانہ طریقہ اختیار کیا میں نے کہا آپ تحریر کا شرعی ثبوت پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں علماء سے مشورہ کر کے پندرہ دن کے بعد جواب دوں گا۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ انجینیئر موصوف کے پاس کوئی شرعی ثبوت نہیں۔ مولانا مفتی مظفر حسین صاحب نے فرمایا بلا ثبوتِ شرعی کسی مسلمان کی جانب کسی گناہِ کبیرہ کی نسبت کرنا ناجائز ہے۔ شرح فقہ اکبر میں احیاء العلوم سے ہے ''لَا یَجُوْزُ نِسْبَۃُ مُسْلِمٍ اِلٰی کَبِیْرَۃٍ مِنْ غَیْرِ تَحْقِیْقٍ'' ۔ گمنام خط حجت شرعی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں حکم یہ ہے کہ انجینیئر موصوف نے اس جعلی تحریر کی نسبت کر کے خطا کی۔ ان پر توبہ رجوع لازم ہے اور مولانا الیاس قادری صاحب کو جو ایذا پہنچائی، ان کی بدنامی ہوئی۔ بحکمِ حدیث مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ ۔ اور حدیث میں وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ انجینیئر موصوف نے دیدہ دانستہ مذکورہ کتابچہ کو شائع کر کے ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان کے بارے میں معاذ اللہ گمراہ اور کھلا حکم کفر ہونے کا تأثر دینا خود اپنے کو کفر کی طرف لے جانا ہے۔ لہٰذا اس سے توبہ تجدیدِ ایمان بھی کرنا چاہیئے اور اگر بیوی رکھتے ہوں تو تجدیدِ نکاح بھی کریں۔ اور مولانا الیاس قادری صاحب سے معذرت خواہ ہوں اور چونکہ انہوں نے اس فتویٰ کو کتابچہ میں چھاپا تو بحکم تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ تَوْبَۃُ الْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ تحریر چھاپ کر اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔ اور اس کتابچہ سے وہ فتویٰ نکال دیں اور اس تشہیر سے بواسطہ اور بلا واسطہ احتراز کرنا لازم ہے۔ **واللہ اعلم۔**

نوٹ: اس فتویٰ میں ان مفتیانِ کرام نے تصدیق کی ہے:

(۱) حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

(۲) حضرت مولانا مفتی مظفر حسین قادری رضوی۔

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد یونس رضا اویسی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

(۵) نواسۂ صدرالشریعۃ مفتی محمد اختر رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی

(۶) جانشین شارح بخاری حضرت مولانا حمید الحق قادری برکاتی

(۷) مفتی نعیم اختر صاحب سنی دارالعلوم ممبئی

(۸) مولانا سراج القادری برکاتی

(۹) حضرت مولانا مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی مرکزی تربیت الافتاء دارالعلوم امجدیہ

(۱۰) مفتی اختر حسین صاحب دارلعلوم علیمیہ جمد شاہی ممبئی

(۱۱) حضرت مفتی اشرف رضا قاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر

(۱۲) حضرت مولانا مفتی شفیق احمد شریفی الہ آباد

(۱۳) حضرت مفتی خوشنود عالم دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

انجینئر کا فتویٰ کو نہ ماننا اور دوبارہ بریلی شریف سے فتویٰ کا صادر ہونا

جب انجینئر سعید حسن خان نے اس فتویٰ کو نہ مانا اور اس پر عمل نہ کیا تو پھر مرکزی دارالافتاء میں یہ سوال پیش ہوا کہ ایسے آدمی کے ساتھ کیا کیا جائے؟ استفتاء اور جوابِ استفتاء پیش ہے ملاحظہ فرمائیں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء شرع دین اس مسئلہ میں کہ زید جس پر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے ۷ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ بروز دوشنبہ ایک سوال کے جواب نمبر ۶۵۲۰ میں کفر کا حکم لگایا گیا تھا اور زید کو علی الاعلان تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیا تھا۔ لیکن زید نے اب تک تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح نہیں کیا اگر زید سے حکم کی تعمیل کے لئے کہا جاتا ہے تو زید اس فتویٰ کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اس صورتِ حال میں زید سے وعظ و تقریر کرانا اور سننا زید کا چھپوایا ہوا کتابچہ پڑھنا زید کو اپنے ہاں شادی و دیگر تقریبات میں بلانا یا زید سے کسی طرح کا تعلق رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ حکمِ شرع سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: صورتِ مسئولہ میں زید پر لازم ہے کہ وہ فتویٰ مانے اور اس پر عمل کرے اور وہ توبہ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرے۔ اگر زید اس فتویٰ پر عمل نہیں کرتا تو زید سے تعلقات قائم کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اس سے باقی امور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر رستم علی قادری نوری

۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگراں

بریلی شریف۔

جعلی مکتوب کے بعد مبارکپور اعظم گڑھ میں دعوتِ اسلامی کا شاندار اجتماع

اس جعلی مکتوب کے بعد مبارکپور اعظم گڑھ میں دعوتِ اسلامی کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس کی رپورٹ مبلغِ اسلام یادگارِ اسلاف حضرتِ علامہ عبدالمبین نعمانی (خلیفہ مجاز حضرت برہان الحق جبلپوری) نے ماہنامہ کنزالایمان میں شائع کی جو ماہِ جون ۲۰۰۴ء کے شمارہ کے صفحہ نمبر ۶۰ پر اس طرح مرقوم ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء بروز یکشنبہ (اتوار) مبارکپور بمقام علی نگر چوراہا حسبِ اعلان دعوتِ اسلامی کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ بعد نماز ظہر ہی سے بیانات کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا جو نماز اور کھانے کے وقفہ کے ساتھ رات کے دو بجے تک چلتا رہا۔جس میں بریلی شریف، ممبئی، ناگپور، کانپور، گوپی گنج، بھدوی، بنارس، فیض آباد، امبیڈکر نگر، بلیا، غازی پور، اور دیگر دور دراز سے سامعین و مبلغین نے شرکت کی۔سرپرستِ تحریک دعوتِ اسلامی ہند حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب رضوی ناگپوری بھی تشریف لائے۔اور اپنے بیان سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔آپ نے دعوتِ اسلامی کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی اور کھلے لفظوں میں فرمایا کہ دعوتِ اسلامی ہر شک وشبہ سے پاک ہے۔اس کا اور امیرِ دعوتِ اسلامی کا وہی مسلک ہے جو سرکار اعلیٰحضرت و مفتی اعظم ہند و حافظِ ملت علیہم الرحمۃ کا تھا۔آپ حضرات پورے اطمینان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کی تحریک کے ساتھ وابستہ رہیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور اپنے معاشرے کی اصلاح کی کوشش کریں۔عزیزِ ملت حضرت مولانا شاہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے اپنے بیان میں دعوتِ اسلامی کی بھرپور تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر تحریک کی کچھ نہ کچھ مخالفت ہوتی

ہے۔آپ حضرات کا مقصد نیک ہے۔آپ اپنے کام میں لگے رہیں۔آپ کا کام ہی بہترین جواب ہے۔

صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب کا بیان

صدرالعلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے بھی اپنا قیمتی وقت دے کر دعوتِ اسلامی کے مبلغین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔آپ نے اپنے بیان میں آیتِ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا جو لوگ ایمان کے ساتھ مکمل عمل صالح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مقبولیت عطا فرماتا ہے۔اس آیت میں ایمان کے ساتھ عملِ صالح کا ذکر کیا گیا ہے۔یعنی اگر ایمان اور عقیدہ صحیح نہیں ہے تو پھر عمل بھی بیکار ہے۔وہی عمل مقبولیت کا درجہ پاتا ہے جو ایمان کی سلامتی کے ساتھ کیا جائے۔

تحریک دعوتِ اسلامی سنی مسلمانوں میں ایمان کی پختگی کے ساتھ عملی بیداری کا پیغام لے کر سامنے آئی ہے اس سے وابستہ رہنا چاہیئے تاکہ ہمارے اندر جو غفلت پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہو۔ ہمارا معاشرہ عمل کے میدان میں بھی نکھر کر سامنے آئے۔ فاضلِ ممتاز حضرت مولانا ممتاز اشرف القادری مبارکپور (مقیم ہالینڈ) نے اپنے بیان میں مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی۔اور فرمایا کہ مسلمان جب تک متحد نہ ہوں گے کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتے اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے اندر کا انتشار دور کریں اور اتحاد پیدا کریں۔ پورا جائزہ لیتے ہوئے آپ نے فرمایا آج پوری دنیا میں تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے والے سن لیں کہ اگر اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے تو خود امریکہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں اسلام تیزی کے ساتھ کیوں بڑھ رہا ہے۔

حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی کا بیان

حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے اپنے بیان میں فرمایا کہ آج تحریکِ دعوتِ اسلامی کا کام پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور یہ اہلسنت کی واحد تحریک ہے جس نے پورے عالمِ اسلام کو متاثر کیا ہے۔ میں نے کئی کئی مہینے مولانا الیاس قادری کے ساتھ گزارے ہیں ان کی صبح وشام دیکھی ہے ان کے جیسا متبع سنت وشریعت بہت ہی تلاش کرنے کے بعد ملے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ علماء کا اسقدر احترام کرتے ہیں کہ سوچا ہی نہیں جاسکتا اور ایک بڑی خوبی ان کی یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ عام طور سے لوگوں کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ ''گھر کی مرغی دال برابر''، یعنی آدمی کو بالعموم گھر میں اور اپنے وطن میں مقبولیت نہیں ملا کرتی لیکن مولانا الیاس قادری صاحب کو میں نے دیکھا ہے کہ کراچی میں لوگ ان کے اس قدر گرویدہ ہیں کہ تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ تواضع وانکساری میں ان کی مثال ڈھونڈنے میں ملے گی۔

مولانا رضوان احمد شریفی شیخ الادب مدرسہ شمس العلوم ضلع مئو نے بھی اپنے بیان میں دعوتِ اسلامی کی سرگرمیوں کو سراہا۔

حضرت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی کا بیان

رئیس التحریر، مبلغِ اسلام، مبینِ ملت حضرت علامہ مولانا (عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی) نے بھی تھوڑے وقت میں چند ضروری باتیں قوم کے سامنے رکھیں۔ فیضانِ سنت کو گھر گھر پہنچانے کی تلقین کی۔ مساجد میں اس کے درس کی تاکید کی دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جواب دیا اور فرمایا کہ بغیر تصدیق کے دعوتِ اسلامی کے بارے میں کوئی بات صحیح نہ سمجھی جائے۔ اسی ضمن میں فرمایا کہ آج کل امیر دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس قادری کو بدنام کرنے کے لئے ان کی طرف جعلی خط منسوب کر کے بعض لوگ فتاویٰ حاصل کر رہے ہیں۔ قوم کو

ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور اس قسم کے غلط پروپیگنڈوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ جعلی خط پر حکم لگوا کر چھاپنا اور کسی عالمِ دین کی تذلیل کتنا بدترین جرم ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس اجتماع میں یادگارِ اکابر بقیۃ السلف بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی دامت برکاتہم العالیہ[1] خلیفہ حضور احسن العلماء شیخ الحدیث جامع شمس العلوم گھوسی بھی تشریف فرما تھے۔

(ماہنامہ کنز الایمان ماہِ جون ۲۰۰۴ء صفحہ نمبر ۶۰)

یہ ہیں علماء اہلسنت جنہوں نے دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنت، پیرِ طریقت، واقفِ رموزِ حقیقت، عاشقِ اعلیٰحضرت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، قطبِ وقت، پیکرِ سنت، رہبرِ شریعت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو تعریفی کلمات سے نوازا ہے اور دعوتِ اسلامی کی بھرپور تائید کی ہے اور اس کے ساتھ منسلک رہنے پر زور دیا ہے اور اس سے تمام شک وشبہات کو دور کیا ہے۔ لیکن جس کو حسد کی بیماری لگ جائے تو اس کا کیا علاج ہوسکتا جیسا کہ دورِ حاضرہ میں انجینئر سعید حسن خان قصائی ٹولہ کو حسد کی لاعلاج بیماری لگ گئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل کے بارے میں علماء اہلسنت کی تائیدیں

دعوتِ اسلامی کا مدنی چینل خالص دینی مذہبی پروگرام پیش کرتا ہے جس میں علماء اہلسنت مفتیانِ کرام اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی ہی حصہ لیتے ہیں اور شریعت کے دائرے میں رہ کر نعت خوانی وغیرہ ہوتی ہے۔ مدنی چینل عورتوں کے چہرہ اور آواز سے پاک ہے۔ لیکن انجینئر موصوف کو دعوتِ اسلامی سے نہ جانے کیوں الرجی ہوگئی ہے اور حسد کی آگ نے ان کو جلا دیا ہے جس کی وجہ سے دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنت پر جھوٹے الزامات لگا کر اپنی پیاس بجھائی ہے اور شرم وحیاء کی چادر اتار کر ایک بزرگ ہستی جید عالمِ دین کو برے الفاظ کہنے

[1] حضرت وصال فرماچکے رحمۃ اللہ علیہ

سے جھجھک نہیں ہوئی اور اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۵ پر لکھتا ہے: ''ٹی وی، مووی جائز قرار دے کر مدنی چینل شروع، الیاس عطار کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا الیاس عطار کا اب مقصد دین کی سر بلندی نہ رہا''۔

انجینئر موصوف ایک طرف تو مدنی چینل کی مخالفت کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف اپنا رضاؔ ٹی وی چینل کھولنے کی تمنا کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ''ابلیس کا رقص'' صفحہ نمبر ۵۰ پر ''رضا ٹی وی چینل کا قیام علماء اگر دین کی تبلیغ کے لئے میڈیا کو ناگزیر سمجھتے ہیں تو فوٹو، میوزک وغیرہ سے بالکل مبرا اور پاک رضا ٹی وی چینل کا قیام کر سکتے ہیں''

کیوں انجینئر صاحب ابھی تک تو آپ ٹی وی چینل کے خلاف تھے لیکن یہ دوہرا معیار کیسا جو رضا ٹی وی چینل چلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ تمہاری مثال تو دو منہ والے سانپ کی ہو گئی۔ جدھر چلنا ہو کوئی روک ٹوک نہیں۔ دو منہ والے سانپ کی طرح دونوں طرف ڈنگ مت چلائیے اور علماء اہلسنت کی گستاخی سے اپنی زبان کو روک دیجئے۔ کہیں یہ بدتمیزی جہنم میں نہ لے جائے۔

نوٹ: دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور مدنی چینل کے بارے میں ۲۹۰ علماء اہلسنت کے تعریفی کلمات رسالہ کی شکل میں پانچ قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت مولانا پیر مراتب علی صاحب (پاکستان)

شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر مراتب علی مدظلہٗ العالی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ رضویہ قمر المدارس محلہ شمس العارفین بالمقابل کنگنی والا گوجرانوالہ (پاکستان) کا بیان ہے کہ مدنی چینل کا اجراء بہت بہتر ہے اہلسنت کے مسلک کی تبلیغ کے لئے امداد ملے گی۔ پوری دنیا میں مسلکِ اہلسنت کا چرچا ہوگا۔ یہ وقت کی اہم ضرورت

ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید دینی خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب (پاکستان)

شارح سلامِ رضا حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری مدظلہٗ العالی جامعہ اسلامیہ لاہور نے اپنے تأثرات یوں دیئے:

''مدنی چینل کا اضافہ ملک و عوام کے لئے ایک بہترین عطیہ ہے عوام اس سے خوب استفادہ کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ اس میں اسلام کے بہت سارے بنیادی معاملات مثلاً وضو، نماز اور دیگر عبادات کو خوب اجاگر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے عریانی اور فحاشی کے اس دور میں اس چینل کا قیام اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے۔

ادیبِ شہیر حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی (پاکستان)

ادیبِ شہیر حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہٗ العالی جامعہ ہجویریہ دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مدنی چینل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا:

''آج کے اس پُرفتن اور لادینیت کے پرچار کرنے والے نام نہاد اسکالرز کی یلغار کے دور میں مدنی چینل (دعوتِ اسلامی) کا قیام روشنی کا مینار ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس چینل سے لادینیت کا قلع قمع کرنے اور امتِ مسلمہ کو گمراہی کے دلدل میں پھنسنے سے بچانے میں بہت مدد ملے گی۔ علاوہ ازیں یہ چینل ان شاء اللہ تعالیٰ عزوجل مسلکِ اہلسنت کی اشاعت و فروغ کا اہم ذریعہ ثابت ہوگا''۔ (مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط اول)

شارح حدائقِ بخشش حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری (پاکستان)

شارح حدائقِ بخشش حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہٗ العالی مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نے فرمایا:

''دعوتِ اسلامی کے مخلص کارکنان کی زبانی مدنی چینل کے بارے میں جب مجھے آگاہی ہوئی تو دل باغ باغ ہو گیا اور اس چینل کی کامیابی کے لئے میرے قلبِ مضطر کی اتھاہ گہرائیوں سے دعائیں نکلنے لگیں۔ کہ حضرت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ایک بہت مفید کام کا آغاز فرمایا ہے۔

(مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط اول)

حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی سید صفدر علی قادری (پاکستان)

حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی سید صفدر علی قادری صاحب مدظلہٗ العالی بانی و مہتمم دارالعلوم ۱۴۱ شاہ جمال کالونی اچھرہ لاہور نے مدنی چینل کے بارے میں اپنے تأثرات اس طرح پیش کئے: ''مدنی چینل دیکھا اس دور میں فحش وعریانی مخربِ اخلاق لٹریچر کی فراوانی نے پاکیزگیٔ اخلاق اور روحانی اقدار کو سخت مجروح کر رکھا ہے۔ اس دور میں مدنی چینل پر اسلامی اور دینی امور کو پیش کیا جا رہا ہے جس سے عوام اہلسنت و جماعت، اسلامی پروگراموں سے استفادہ کر سکیں گے۔ مدنی چینل پر عقائد وعبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت سے متعلق مسائل کو بڑی تحقیق کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔ میری دعا ہے ہم سب اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپنائیں اور ایمان کی نعمت سے مالا مال ہوں۔ اور امید ہے مدارس کے طلباء اور علماء، کالج اور اسکولوں کے طلباء، عام مسلمان اور مستورات اسلامی احکامات و مسائل سے مستفیض ہوں گے۔ اس سلسلہ کو جاری کرنے پر پیرِ طریقت مولانا محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہٗ العالی کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں''۔ (مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط اول)

خطیبِ اہلسنت حضرت مولانا عبدالوحید ربانی (پاکستان)

خطیب اہلسنت حضرت مولانا عبدالوحید ربانی مدظلہٗ العالی مہتمِ اعلیٰ دارالعلوم ربانیہ ملتان نے مدنی

چینل کے بارے میں فرمایا:

''مدنی چینل محبتِ رسول ﷺ کا درس دے رہا ہے۔ عالمِ اسلام میں عشقِ نبی ﷺ کی لہر پیدا کر رہا ہے''۔ (مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط اول)

حضرت مولانا مفتی گل الرحمٰن قادری رضوی (پاکستان)

حال مقیم برطانیہ

حضرت مولانا مفتی گل الرحمٰن قادری رضوی مدظلہٗ العالی تلمیذ شارح بخاری حضرت مولانا غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ بانی وچیئر مین جماعتِ اہلسنت برطانیہ نے اپنے تأثرات یوں بیان کئے:

''دعوتِ اسلامی اعتقاداً وعملاً اہلسنت و جماعت کی عالمگیر نمائندہ مذہبی مدنی تحریک ہے اس کے بانی ومحرک، عظیم رہنما حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ فقیر محمد گل الرحمٰن قادری رضوی تقریباً بارہ سال سے خواہشمند رہا ہے کہ دورِ حاضرہ میں مدنی کام کے لئے ضروری ہے کہ اہلِ حق کا چینل جاری کیا جائے۔ **الحمد للہ علی ذالک** کہ دعوتِ اسلامی کے بانی ومحرک حضرت عطار قادری رضوی مدظلہٗ العالی نے وقت کی ضرورت کو پیشِ نظر رکھ کر مدنی چینل کا اجراء فرمایا۔ ہماری خواہش ہے کہ برطانیہ و یورپ کے لئے بھی جلدی سے چینل کا اجرا فرمائیں۔ شرعی طور پر خالص مذہبی پروگراموں کے لئے مدنی چینل کا اجرا ہر لحاظ سے جائز ہے۔ بلکہ مستحسن ذریعہ ابلاغ ہے۔ برطانیہ کے علماء کرام بالعموم اور جماعتِ اہلسنت کے علماء کرام بالخصوص تائید کرتے ہیں اور حمایت وتعاون بھی کریں گے ان شاء اللہ عزوجل (مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط دوم)

حضرت علامہ مولانا مفتی شمس الہدیٰ مصباحی

حضرت علامہ مولانا مفتی شمس الہدیٰ مصباحی مدظلہٗ العالی مدرس الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور حال مفتی

دارالافتاء کنزالایمان وسٹ بارک شائر UK نے مدنی چینل کو ان الفاظ کے ساتھ سراہا:

"آج کے پرآشوب اور پرفتن دور میں جب کہ میڈیا کا ہر چہار جانب غلغلہ ہے کفار و مرتدین اور تمام فرق باطلہ پوری سرگرمی کے ساتھ اپنے باطل و عاطل عقائد و نظریات کو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلانے میں مصروفِ عمل ہیں جس کے سبب ہماری جوان نسل خاص طور پر گمراہی اور بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔اس تناظر میں عقائدِ صحیحہ کی ترویج و اشاعت کی خاطر اور قومِ مسلم کو فاسد و کاسد خیالات سے محفوظ رکھنے کے لئے مدنی چینل کا آغاز معاشرے کے مرض کا برمحل علاج ہے۔میں نے اس کے بارے میں سنا دیکھا بھی ہے کہ بہت سے لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہورہا ہے اور کتنے لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہورہے ہیں لوگ غلط روی سے راہِ راست اپنا رہے ہیں۔ بد دینوں کے بیانات سننے سے باز آرہے ہیں۔ بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اے رب عزوجل ہمیں، ہماری تنظیموں کو، ہمارے احباب کو حق پھیلانے اور باطل کے سدِ باب کے لئے سعئ بلیغ کی توفیق سے نواز دے۔آمین۔

(مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط دوم)

حضرت مولانا شیخ محمد فواز النمر الحنفی (شام)

حضرت سیدنا شیخ محمد فواز النمر الحنفی مدظلہ العالی الجامع الاموی ومعید الفتح الاسلامی دمشق شام کی مدنی چینل کے بارے میں عربی تحریر کا اردو ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مجھے مدنی چینل دیکھنے کا موقعہ ملا جسے میں نے عالمِ اسلامی کے لئے خیر و برکت کا باعث پایا اور اس لئے کہ نہ صرف اہلسنت و جماعت کے عقیدے کی صحیح تعلیم دی جاتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور رقت آمیز دعائیں بھی کی جاتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت کے نذرانے بھی پیش کئے جاتے ہیں جس سے ہر مسلمان مرد و عورت محظوظ ہورہا ہے"۔(مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط دوم)

حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی مدیر ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور

مدنی چینل کے بارے میں حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب کے تأثرات ملاحظہ فرمائیں:

"آج مولانا الیاس قادری اور دعوتِ اسلامی نے تبلیغی تقاضے کے پیشِ نظر جو مدنی چینل شروع کیا، اس پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں بلکہ ہو سکے تو اتنا بڑا ہندوستان ہے، یہاں کے پروگرام بھی زیادہ سے زیادہ آنے چاہئیں۔اس طرح اہلِ ہند کی توجہ اور زیادہ بڑھے گی۔ میں اس سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ دوسرے چینل پر فلمیں، گانے اور اس طرح کی خرافات دیکھنے کی بجائے اپنے بچوں کو مدنی چینل کھول کر دکھایا جائے، جو لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں میں انہیں مجبور نہیں کرتا۔وہ لوگ بھی اپنی جگہ حق پر ہیں میں ان کا احترام کرتا ہوں"۔ جزاك الله خيرا

مفتی بدر عالم مصباحی استاد و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

"مدنی چینل کے بارے میں، میں تو بہت پہلے سوچتا تھا۔میں اپنی مجلسوں میں انفرادی طور پر ان اسلامی مبلغین سے کہتا رہا کہ بھائی میرا اپنا جو نظریہ ہے وہ یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے حالات میں حاجت کا تحقق ہوچکا ہے۔ایک حاجت جو ہماری فقہی اصطلاح ہے کہ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو بہت سارے لوگوں کے دین و ایمان عزت و ناموس دشواریوں اور خطرے میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو میں نے محسوس کیا کہ اتنے چینل آرہے ہیں اور بہت سے چینل بنام اسلام آرہے ہیں اور ٹوپی کرتا پاجامے میں آرہے ہیں اور اسلامی بات بتا رہے ہیں تو ہمارے بھولے بھالے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی نمائندہ ہیں۔ہم صرف اندھیرے کو کوستے رہتے ہیں کہ اندھیرے بہت خراب ہیں، اندھیرے بہت خراب ہیں۔ جب تک اندھیرے کے خلاف چراغ

نہیں جلایا جائے گا تب تک اندھیرے کا ویلیو برقرار رہے گا۔ اندھیرے کے ویلیو کو برقرار رکھنا ہے تو چراغ مت جلائیے، لیکن اگر اندھیرے کو ختم کرنا ہے تو چراغ جلانا ہی پڑے گا اس لئے میں نے محسوس کیا اور بہت دنوں سے محسوس کر رہا تھا مگر حالات کے پیشِ نظر جرأت نہیں ہو رہی تھی۔ جرأت ہوئی میں نے مدنی چینل کے جواز کا فتویٰ ہی نہیں دیا، بلکہ میں نے ہر اس چینل کے جواز کا فتویٰ دیا اور دے رہا ہوں جو خرافات سے الگ ہو، چاہے وہ مدنی چینل ہو یا اور کوئی چینل، جیسے مکی چینل ہو، بغدادی چینل ہو، اجمیری چینل ہو، عزیزی چینل ہو، جس میں میوزک کا استعمال نہ ہو اور فحش باتیں نہ ہوں، جس میں مرد آئیں اور خاص طور سے اسلامی عقائد اور اسلام کے فرائض و واجبات پر ضرور توجہ دی جائے۔ اس ضمن میں نعت ہے مناقب ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ بھی بیان کی جائیں، لیکن بنیادی طور پر عقائد ضرور بتائے جائیں کہ چینلوں پر جو آج کل غلط عقائد کی تشہیر ہو رہی ہے، جو اسلام کی تصویر کو مسخ کر کے پیش کیا جا رہا ہے، اس کا پردہ چاک کیا جانا بہت ضروری ہے۔ اس لئے میں مدنی چینل والوں سے گزارش کروں گا کہ اپنی نمائش یا نعتِ رسول ﷺ پیش کیجئے، مگر روزانہ عقائد کا ایک ڈوز دیجئے۔ روزانہ عقائد کا ایک ڈوز دینا ضروری ہے۔ اس لئے کہ برے عقائد کا جو زہر گھولا جا رہا ہے، اس کا اتار ہونا بہت ضروری ہے''۔

حضرت مولانا خوشتر نورانی صاحب مدیر ماہنامہ جامِ نور، دہلی

''قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی نے بھی اس ''شرعی حاجت'' کے پیشِ نظر ۲۰۰۹ء میں ''مدنی چینل'' کے نام سے اپنا چینل لانچ کیا، جو آج عالمی سطح پر کروڑوں افراد کے درمیان اسلام کی دعوت وتبلیغ، صالح معاشرے کی تشکیل اور امتِ مسلمہ کی اصلاح کا فریضہ انجام دے رہا ہے اہل سنت و جماعت کی جانب سے دعوتِ اسلامی کی یہ گراں قدر پیشکش برقی دعوت وتبلیغ کی راہ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ

اس نے شرعی تقاضوں کا خیال رکھا ہے اور جو لوگ بڑے پیمانے پر الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اسلامی نظریات کی ترسیل کے خواہاں ہیں ان کے سامنے اپنے آپ کو اول ماڈل کی حیثیت سے پیش کیا ہے یہی وجہ ہے کہ عالمی سطح پر عوام کے ساتھ ساتھ علماء ومشائخ اور مفتیانِ کرام بھی اس چینل کے مداح ہیں''۔

حضرت مولانا محمد اقبال اویسی (پاکستان)

مدنی چینل کے بارے میں حضرت مولانا محمد اقبال اویسی مدظلہ العالی مدرسہ جامعہ غوثیہ رضویہ ۱۷ چک ۱۹۱ تحصیل چشتیاں، بہاول نگر (پاکستان) کے تأثرات:

''حکیم الامت امیرِ دعوتِ اسلامی قبلہ محمد الیاس قادری زید مجدہٗ کے حکم پر جس مدنی چینل کا آغاز کیا گیا وہ درست سمت میں ایک مثبت قدم ہے کہ جہاں ٹی وی فحاشی وعریانی پھیلا رہا ہے وہاں عام مسلمانوں کے لئے اگر کوئی بھلائی کی کرن پھوٹے تو یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔ **انما الاعمال بالنیات** (صحیح بخاری) یعنی اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، کے تحت نہ صرف یہ چینل دیکھنا جائز ہوگا بلکہ اس سے مستفیض ہونا بھی ہے کہ اس میں نعتِ مصطفےٰ ﷺ، تلاوتِ قرآنِ کریم، خطبات جو دینِ اسلام کی خاطر دعوت دینے کا سبب ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ انتظامیہ اس مشن کو اسلامی اصولوں کے مطابق ہی چلائے گی''۔

(مدنی چینل کے بارے میں علماء کے تأثرات قسط پنجم)

حضرت مولانا سید محمد قادری تھکیال نکیال، کشمیر (پاکستان)

حضرت مولانا سید محمد قادری مدظلہ العالی خطیبِ اعظم جامع مسجد غوثیہ فتح پور تھکیال نکیال کشمیر (پاکستان) کے دعوتِ اسلامی کے بارے میں تأثرات اس طرح ہیں:

''نکیال فتح تھکیالہ کشمیر میں دعوتِ اسلامی کا کام ۱۹۹۷ء میں ہماری جامع مسجد میں

مدنی قافلوں کی برکت سے شروع ہوا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے الحمد للّٰہ عز و جل تقریباً پورے فتح پور تھکیالہ میں پھیلتا ہی جا رہا ہے۔ میں کافی عرصہ سے دعوتِ اسلامی کے پروگراموں میں جاتا ہوں بلکہ بین الاقوامی اجتماع میں جا کر دعوتِ اسلامی کے کام کو دیکھا تو دل باغ باغ ہوا۔ تعداد مدینہ مدینہ، انتظام مدینہ مدینہ، بلکہ وہاں کا کیا کہنا بس ہر طرف فیضانِ مدینہ۔ حال ہی میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ کی کتابیں بہارِ شریعت وغیرہ دیکھیں دل بہت خوش ہوا۔ میں اکثر بیانات میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد الیاس عطار قادری مدظلہٗ العالی نے اوپن یونیورسٹیاں کھول دی ہیں۔ بوڑھا، نوجوان ہر ایک علمِ دین آسانی سے حاصل کر سکتا ہے، کبھی درسوں کی صورت میں کبھی ہفتہ وار اجتماعات کی صورت میں، کبھی علاقوں میں نیکی کی صورت میں، کبھی حلقوں کے اندر اجتماعات کی صورت میں، کبھی V.C.D,CD کی صورت میں تو کبھی بازار میں جگہ بہ جگہ درس دینے کی صورت میں کبھی المدینہ لائبریری اور نکیال میں جامع مسجد کے سامنے تقریباً پونے تین سو نوجوان کتب لے کر جاتے اور پڑھتے ہیں اور میلاد النبی ﷺ کے دنوں میں ہر طرف ایک بہار کی صورت میں۔ یقین کریں یہ ایک بہت بڑا کام ہے مسلکِ حق اہلسنت کا، اسی لئے میں کہتا ہوں:

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

انجینئر کا شاہ ولی نعمت اللہ کے بیان کردہ علمائے سوء کی تردید کے اشعار کو دعوتِ اسلامی اور علماء اہلِ حق پر چسپاں کرنا![1]

انجینئر موصوف نے کچھ اشعار جو شاہ ولی نعمت اللہ علیہ الرحمۃ کے ہیں وہ دعوتِ اسلامی پر چسپاں کئے ہیں حالانکہ وہ اشعار خود اس کی ذات پر صادق آتے ہیں۔ موصوف کی کتاب ''ابلیس کا رقص''

[1] اس صفحہ کا عکس صفحہ ۲۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔ حشمتی

کے صفحہ نمبر ۶۱ مرقوم ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

پہلا شعر: احکامِ دینِ اسلام شمع گشتہ خاموش — عالم جہول گردو، جاہل شود علامہ

ترجمہ: دینِ اسلام کے احکام خاموش ہو جائیں گے۔ عالم جاہل اور جاہل عالم بن جائینگے۔

دوسرا شعر: آں عالمان عالم گردند ہمچوں ظالم — ناشستہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ: اپنی بزرگی کے اظہار اور تشہیر کے لئے جبہ اور دستار استعمال کریں گے لیکن ان کے کپڑوں میں سامری گئوسالہ چھپا ہوگا (سامری نام کے ایک شخص نے گائے کا بچہ بنا کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم کی قوم کو گمراہ کیا تھا۔)

تیسرا شعر: آں مفتیانِ فتویٰ دہند بے جا — از حکم شرع بیروں بدہند بر علانہ

ترجمہ: عالم دین مفتی خلاف دین فتویٰ دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کی خلاف ورزی کریں گے

انجینئر موصوف قصائی ٹولہ والے نے جو پہلا شعر پیش کیا ہے ساتھ ہی ترجمہ بھی اسی کا ہے اور وہ خود اسی کی ذات پر صادق آرہا ہے کہ عالمِ دین پر جاہل چھا جائیں گے۔ یقیناً انجینئر موصوف نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں خود کو بالکل جاہل بتایا ہے اور خود ہی علامہ بھی بن بیٹھا ہے۔ مفتیانِ کرام کی توہین اور علماء اہلسنّت کی شان میں گستاخی کرنے اور قادری کو پادری لکھنے سے دل میں سکون محسوس کر رہا ہے اور دعوتِ اسلامی پر یہ شعر چسپاں کر کے کتنی بڑی جسارت کر رہا ہے حالانکہ دعوتِ اسلامی میں ہزاروں علماء کرام اور مفتیانِ عظام موجود ہیں دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ المدینۃ العلمیہ خالص مفتیانِ عظام اور علماء کرام پر مشتمل ہے۔ اگر واقعتاً یہ شعر ولی نعمت اللہ علیہ الرحمۃ کے ہیں تو انہوں یہ شعر جہلاء اور علماء سوء کے لئے کہے ہیں علماء ربانی علماء حق اہلسنت و جماعت جن کی شان میں اللہ جل شانہٗ نے قرآنِ پاک میں فرمایا ہے ''اولوا العلم قائما بالقسط'' اور حدیث شریف میں سرورِ کونین ﷺ نے ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' فرمایا ہوا اور ایک ولی کو بھی جب اللہ تعالیٰ ولایت عطا فرماتا ہے تو پہلے علم کی دولت سے سرفراز فرماتا ہے چاہے

ظاہری طریقے سے عطا فرمائے چاہے باطنی طریقے یعنی علمِ لدنی سے۔تو ایک ولی اللہ علماءِ حق اہل سنت کے بارے میں یہ شعر کیسے کہہ سکتے ہیں بلکہ یہ تو جہلاء (انجینئر جیسے) اور علماءِ سوء (بدعقیدہ) جیسے دیوبندی، وہابی، مرزائی، چکڑالوی، غیر مقلدین وغیرہ کے بارے میں یہ شعر کہے گئے ہیں لیکن مجھے تعجب ہے انجینئر موصوف کی فراست پر کہ یہ شعر علماء اہلسنت اور مفتیانِ کرام پر چسپاں کررہے ہیں۔سچ ہے کہ جب حسد کی آگ سر پر چڑھ جائے تو عقل وشعور کھو جاتا ہے۔

امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری پر غیر مستند عالم، خودساختہ مفتی اور مجدد بننے کے الزام کا رد

انجینئر سعید حسن خان قصائی ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۵۵ پر اپنی حسد کی آگ بجھاتے ہوئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر خودساختہ مفتی اور مجدد بننے کا الزام عائد کرتا ہے اور لکھتا ہے'' الیاس عطار مستند عالمِ دین نہیں پھر بھی خودساختہ مفتی اور مجدد بن بیٹھے''۔انجینئر موصوف کا کسی کتاب یا رسالہ کے حوالہ کے بغیر الزام عائد کرنا یہ کتنی بے انصافی اور ظلم ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی کسی کتاب یا رسالہ میں آج تک کبھی نہیں لکھا ہے اور نہ ہی آپ کی کسی کتاب سے کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ آپ نے خود کو مفتی یا مجدد لکھا یا کہا ہو۔ انجینئر کا یہ الزام جھوٹ اور فراڈ پر مبنی ہے۔اگر آپ کو کوئی مجدد کہتا ہے تو آپ اس کو منع کرتے ہیں۔

اگرچہ امیرِ اہلسنت شیخ طریقت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی علوم سے نوازا ہے ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہے۔آپ نے کئی مٹتی ہوئی سنتوں کو زندہ کیا۔ **امر بالمعروف ونھی عن المنکر** کا بےلوث فریضہ ادا کیا۔ آپ نے سینکڑوں رسالے اور کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔بے شمار آپ کے مدارس بھی چل رہے ہیں۔گناہوں سے لتھڑے ہوئے لاکھوں انسان تائب ہوکر راہِ راست پر آچکے ہیں۔سینکڑوں کی

تعداد میں کفار ومشرکین نے بھی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔اس بات کا تو ہر ایک معترف ہے کہ احیائے سنت میں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، جس کی بنا پر آپ کو کوئی مجدد کہہ دے تو یہ کفر یا گمراہی تو نہیں۔چنانچہ ''حیاتِ اعلیٰحضرت''، رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خلیفہ امام احمد رضا خان رحمۃ الرحمٰن، مولانا ظفر الدین قادری علیہ الرحمۃ ایک حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:'' **ان اللّٰہ تعالیٰ یبعث لھٰذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا** '' بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین کو ازسرِنو نیا کردیگا۔اور آگے تجدید کا معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجدد کے لئے ایک صفت یا صفات ایسی پائی جاتی ہیں جن سے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کو دینی فائدہ ہو۔جیسے تعلیم وتدریس وعظ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے مکروہات کا دفع کرنا، اہل حق کی امداد۔آگے چل کر مجدد کے اوصاف بیان کرتے ہیں کہ مجدد کے لئے اہلبیت ہی ہونا ضروری نہیں اور نہ مجتہد ہونا لازم ہے۔لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ عالم، فاضل ہو۔علوم وفنون کا جامع ہو۔اشہر مشاہیرِ زمانہ ہو۔بےلوث حامی دین، بےخوف قامع مبتدعین ہو۔حق کہنے میں نہ خوف لومۃ لائم ہو نہ دین کی ترویج میں دنیوی منافع کی طمع ہو۔متقی پرہیزگار شریعت و طریقت کے زیور سے آراستہ ہو۔رذائل اور خلافِ شرع سے دل برداشتہ ہو اور تصریح علامہ حقی علیہ الرحمہ کی تصریح کے مطابق مجدد کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس صدی میں پیدا ہو اس کے خاتمہ اور جس صدی میں انتقال کرے اس کے اول میں مشہور ومعروف اور مشارٌ الیہٖ مایضاف ہو۔اور آگے فرماتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر صدی پر ایک ہی مجدد ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ ایک کے علاوہ کئی شخص الگ الگ شعبوں کے مجدد ہوں۔(حیاتِ اعلیٰحضرت)

ان دلائل کی روشنی میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر مجدد ہونے کی تمام شرطیں پوری ہورہی ہیں کیونکہ آپ کی ولادتِ مبارکہ ۱۳۶۹ھ میں ہوئی اور اسی صدی کے اواخر میں آپ

علم وعمل، تقویٰ وطہارت، تبلیغِ دین اوراحیائے سنت میں مشہور ہوچکے تھے۔اورآغازِ صدی میں بھی آپ مشارٌ الیہ مایضاف ہوچکے تھے۔

حدیث شریف کی روشنی میں ہرصدی کے اواخر میں جب مجدد ہونے کا امکان ہے اور ہرصدی میں مجدد آنے کا دروازہ کھلا ہے تو پھر انجینئر موصوف کو کیوں بوکھلاہٹ ہورہی ہے۔ اگرچہ ہم آپ کے مجدد ہونے پر اصرار بھی نہیں کرتے اور نہ ہی مولانا محمد الیاس صاحب قادری نے کبھی اس کا دعویٰ کیا ہے۔

انجینئر کا امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کوغیر مستند عالم کہنا مطالعہ کی کمی، بیوقوفی یا ہٹ دھرمی

انجینئر موصوف کا یہ کہنا کہ آپ (امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ) مستند عالمِ دین نہیں ہیں تو یہ انجینئر موصوف کی نادانی، مطالعہ کی کمی یا بیوقوفی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے المکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''تعارفِ امیرِ اہلسنت'' کے صفحہ نمبر ۱۸ پر مرقوم ہے:

''امیرِ اہلسنت، شیخ طریقت، حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں علومِ دینیہ کے زیور سے آراستہ ہوچکے تھے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارالدین رضوی علیہ الرحمۃ سے کیا اور مسلسل ۲۲ سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوتے رہے۔ حتّٰی کہ انہوں نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت اوراجازت سے بھی نوازا۔مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقارالدین رضوی علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیٰحضرت مفتی عبدالسلام جبلپوری کے

مرید اور خلیفہ اعلیٰحضرت صدرالشریعۃ، بدرالطریقۃ مفتی امجد علی اعظمی (مصنف بہارِ شریعت) علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید اور شاہزادۂ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اور خلیفہ اعلیٰحضرت قطبِ مدینہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز ہیں۔اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقارالدین علیہ الرحمۃ کے دنیا بھر میں واحد خلیفہ ہیں کہ مفتی اعظم پاکستان نے صرف امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو ہی خلافت واجازت سے نوازا ہے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

مختصر تعارف امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

شیخ طریقت، رہبرِ شریعت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، عاشقِ اعلیٰحضرت امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی ولادتِ باسعادت ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۵۰ء بروز بدھ پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی کے علاقہ ممبئی بازار کھارادر میں بوقت مغرب سے کچھ قبل ہوئی۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کا عرفی نام محمد الیاس اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے قادری اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے رضوی اور خلیفہ اعلیٰحضرت قطبِ مدینہ ضیاء الدین علیہ الرحمۃ سے مرید ہونے کی نسبت سے ضیائی، کنیت ابو بلال اور تخلص عطار ہے۔حد درجہ عشقِ رسول ﷺ اور مدینہ کی یادوں میں تڑپنے کی وجہ سے آپ کو عاشقِ مدینہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔آپ کو علماء کرام، مفتیانِ عظام اور مشائخ عظام نے جن القابات سے نوازا ہے وہ یہ ہیں: عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل، عاشقِ رسولِ مقبول، یادگارِ اسلاف، نمونۂ اسلاف، مبلغِ اسلام، رہبرِ قوم، عاشقِ مدینہ، فدائے مدینہ، فدائے غوث الوریٰ، فدائے سیدنا امام احمد رضا، صاحبِ تقویٰ، مسلکِ اعلیٰحضرت کے عظیم ناشر ومبلغ وپاسبان، صاحبِ مجد

والجاہ، فیض رساں، عمیم الجود والاحسان ، امیرِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت ،محسنِ دین وملت ، ترجمانِ اہلسنت ، پیکرِ سنت، فخرِ اہلسنت ، حامی سنت، ماحی بدعت، شیخ وقت، حکیم الامت، پیرِ طریقت، امیرِ ملت وغیرھا[1]۔ (تذکرہ امیرِ اہلسنت حصہ دوم ودیگر رسائل)

آپ کے آباواجداد

آپ دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بزرگوار حاجی عبدالرحمٰن قادری علیہ الرحمۃ متقی و پرہیز گار بزرگ تھے۔آپ کی والدہ ماجدہ امینہ رحمۃ اللہ علیہا اور دادا عبدالرحیم علیہ الرحمۃ ،آپ کے نانا حاجی محمد ہاشم علیہ الرحمۃ اور نانی حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا سارے ہی متقی اور صاحبِ ورع تھے۔امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی عمرشریف ڈیڑھ یا دو برس کی ہوگی کہ آپ کے والدِ بزرگوار ۱۳۷۰ھ میں حج کے لئے روانہ ہوئے وہاں سخت لؤ (گرم ہوا) چلنے کی وجہ سے وصال فرما گئے۔ والدِ محترم علیہ الرحمۃ کے انتقال کے بعد محترم عبدالغنی مرحوم جو امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بڑے بھائی تھے ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ کو ٹرین کے حادثہ میں انتقال کر گئے۔ابھی بھائی کے صدمہ کو نہیں بھولے تھے کہ ۷ اصفر المظفر ۱۳۹۸ھ کو مادرِ مشفقہ بھی انتقال کرگئیں ان ہی صدمات سے چور ہو کر آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں استغاثہ پیش کررہے ہیں:

گھٹائیں غم کی چھائیں دل پریشاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں ہو میرے درد و دکھ کے درماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ننھا تھا چلا والد ، جوانی میں گیا بھائی
بہاریں بھی نہ دیکھی تھیں چلی ماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفینے کے پرخچے اڑ چکے ہیں زورِ طوفاں سے

[1] بعض اوقات آپ کو حضرت صاحب بھی کہتے ہیں۔آپ کے شہزادگان آپکو باپا جان کہتے ہیں جس وجہ سے آپ کے محبین آپ کو باپا جان بھی کہتے ہیں۔ محمد یونس ظہور قادری

سنبھالو میں بھی ڈوبا اے میری جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نسیمِ طیبہ سے کہہ دو دلِ مضطر کو جھونکا دے
غموں کی شام ہو صبح بہاراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تیرے دیدار کا طالب لگائے آس بیٹھے ہیں
خدارا اب دکھا دے روئے تاباں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے میں شہا عطار کو دو گز زمیں دیدے
وہیں پہ دفن ہو یہ تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مغیلانِ مدینہ)''وسائلِ بخشش''،صفحہ 292-291)

بچپن

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بچپن میں ہی احکامِ شریعت کے بہت پابند تھے عام بچوں کی طرح کھیلنا کودنا آپ کی فطرت میں نہ تھا اور بچپن ہی سے نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔اگر کوئی آپ کو ڈانٹ دیتا یا مارتا تو آپ اس کے جواب میں خاموش ہوجاتے۔نماز روزہ کی سختی کے ساتھ پابندی کرتے اور تہجد، اشراق وچاشت وغیرہ کے بچپن ہی سے عادی ہیں۔
(تذکرہ امیرِ اہلسنت)

بیعت وارادت

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو شیخ فضیلت، آفتابِ رضویت ، ضیاء ملت، خلیفۂ اعلیٰحضرت ، پیرِ طریقت، قطبِ مدینہ، حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت حاصل ہے۔

[1] امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کو سب سے پہلے خلافت حضرت مولانا عبدالسلام قادری (بقیہ اگلے صفحہ پر)

خلافت واجازت [1]

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمۃ سے خلافت حاصل ہے۔ آپ کو شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی خلافت و کتب احادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے۔ جانشینِ قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری رضوی اشرفی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی خلافت و حاصل شدہ اسانید و اجازت سے بھی نوازا ہے دنیائے اسلام کے کئی اور بھی اکابرومشائخ سے آپ کو خلافت حاصل ہے۔

امیرِ اہلسنت کا تعلیمی دور

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں علومِ دینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ نے بہت سے علماء کرام سے استفادہ کیا ہے۔ جن میں زیادہ تر آپ کی آمد و رفت مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمۃ [1] (شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ کراچی) کے پاس ہی رہی اور مکمل ۲۲ سال تک آپ سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سندِ فراغت کے ساتھ آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا گیا۔

(تعارف امیرِ اہلسنت صفحہ نمبر ۱۸)

سنّتِ نکاح

(بقیہ) علیہ رحمہ سے حاصل ہوئی جو کہ شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ رحمہ کے مرید اور قطبِ مدینہ علیہ رحمہ کے خلیفہ تھے۔ آپ علیہ رحمہ نے کولمبو (سری لنکا) میں گیارہ ربیع الغوث ۱۳۹۹ھ ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء امیر اہلِ سنت کو اپنی خلافت اور حضرت قطبِ مدینہ علیہ رحمہ کی وکالت سے نوازا۔ (حضرت قطبِ مدینہ ابھی بھی بقیدِ حیات تھے) (محمد یونس قادری بحوالہ شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، مکتبہ المدینہ

[1] آپ صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمہ (مصنف بہارِ شریعت) کے شاگردِ خاص ہیں۔

پیرِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی شادی مبارک غالباً ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۹۷۸ء میں تقریباً ۲۹ سال کی عمر شریف میں ہوئی۔ میمن مسجد بولٹن مارکیٹ باب المدینہ کراچی میں حضرت مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمۃ نے تقریباً دِن کے ۱۱ بجے آپ کا نکاح پڑھایا۔ جس میں لوگوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ شادی کا پہلا کارڈ جو آپ نے لکھا بڑے القاب و آداب کے ساتھ ایک مدینہ شریف کے مسافر کے ہاتھ دیا گیا جو روضۂ مبارکہ کے سامنے پڑھا گیا۔

آپ کی اولاد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی اولاد میں ایک شہزادی اور دو شہزادے ہیں بڑے شہزادے کا نام حضرت مولانا ابواُسید احمد عبید رضا قادری عطاری مدنی ہے۔ آپ عالم، فاضل اور مفتی ہیں۔ دوسرے شہزادے کا نام حضرت بلال رضا قادری ہے۔ وہ بھی عالم کورس کررہے ہیں۔ [1]

آپ کی سفرِ حج پہ روانگی

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو مدتِ دراز تک فراقِ مدینہ میں تڑپتے رہنے کے بعد بالآخر ۱۴۰۰ھ میں پہلی بار حج کا بلاوا آ گیا۔ آپ عشقِ مدینہ میں زاروقطار رو رہے تھے اور پروانہ وار تڑپ رہے تھے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی حالتِ زار دیکھ کر لوگ بھی رو رہے تھے۔ آپ اپنے نعتیہ اشعار میں فرماتے ہیں:

مجھ کو درپیش ہے اب مبارک سفر قافلہ پھر مدینے کا تیار ہے

[1] جب امیرِ اہلِ سنت بریلی شریف تشریف لائے تھے آپ کے شہزادے حضرت بلال رضا بالکل چھوٹی عمر کے تھے۔ وہ بھی ساتھ میں تشریف لائے تھے۔ بریلی میں یک روزہ اجتماع تھا۔ اور جس مکان عالیشان میں امیرِ اہلسنت تشریف رکھتے تھے اُس میں میں بھی پہنچ گیا۔ مغرب کا وقت قریب روزے کی افطاری کی تیاری ہو رہی تھی۔ امیرِ اہلِ سُنت اشارے سے بات فرما رہے تھے۔ محمد یونس ظہور قادری

نیکیوں کا نہیں کوئی توشہ فقط　　میرے جھولی میں اشکوں کا اک ہار ہے

بہر حال اسی محویت اور استغراق کے عالم میں آپ کو ائیر پورٹ پر ہوائی جہاز میں سوار کرادیا۔ جوں ہی مکہ مدینہ کی وہ پاک سرزمین آئی آپ نے جوتے اتار دیئے۔ اور ننگے پاؤں ہی باادب چلتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ اس کے بعد کئی بار حج اور عمرہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ جب بھی آپ تشریف لے گئے ننگے ہی پاؤں سفر کیا۔ جب بغداد شریف اور کربلاء معلّٰی حاضری نصیب ہوئی تو وہاں بھی ننگے پاؤں ہی حاضر ہوئے۔

دورانِ حاضری مکہ مکرمہ کعبہ شریف کی طرف پیٹھ نہیں ہونے دی اور نہ ہی گنبدِ خضریٰ اور روضۂ مبارکہ کی طرف پیٹھ ہونے دی۔ آپ جب بھی حاضرِ دربار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو بابِ جبریل سے یعنی قدمین شریفین کی جانب سے ہی حاضر ہوتے۔ ۱۴۰۶ھ کی حاضری کے دوران آپ کو مسجد شریف کی جاروب کشی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ (تعارف امیرِ اہلسنت صفحہ ۳۸)

اتباعِ سنت کا جذبہ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا دل اتباعِ سنت کے جذبہ سے معمور اور سرشار ہے آپ نہ صرف سنتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سنت سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اپنے سر پر ہمیشہ سنتِ عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھتے ہیں۔ اور اپنے تمام مریدین، محبین اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو ہمیشہ عمامہ سجانے کے لئے تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ آپ نے مسواک کے لئے بائیں جانب الگ چھوٹا سا جیب بنا رکھا ہے۔ اور سنت مسواک کی بہت ہی پابندی فرماتے ہیں۔ اتباعِ سنت کی نیت سے کبھی چٹائی پر سوتے ہیں اور کبھی فرش پر اور پابندی کے ساتھ مٹی کے برتن میں کھانا تناول فرماتے ہیں۔ (تعارف امیرِ اہلسنت)

عفوودرگزر

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عفوودرگزر کا یہ عالم ہے کہ ایک مرتبہ لاہور میں آپ پر بہت بڑا حملہ ہوا۔ جو گاڑی آپ کے لئے مختص تھی اتفاقاً آپ اس میں نہیں بیٹھے تھے۔ احد رضا اور سجاد رضا دونوں شہید ہوگئے۔ حملہ آور پکڑا گیا اور جس نے حملہ کروایا تھا اس کا بھی پتہ چل گیا لیکن آپ نے اسے معاف فرما کر کیس خارج کرادیا۔ یہ حملہ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ شبِ پیر ۱۲ بجے لاہور شریف میں ہوا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں:

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شہیدِ دعوتِ اسلامی سجاد و احد آقا!
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قرباں
مجھے اب تک نہ کچھ آنچ آئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۰۳ھ میں دعوتِ اسلامی کے دوسرے سالانہ اجتماع میں اختتامی دعا ہو رہی تھی۔ لوگ دہاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر بھی کیفیت طاری تھی دشمن نے موقعہ سمجھ کر آنسو گیس کا استعمال کیا اور تلوار کا وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ اس کا بازو بالکل سُن ہوگیا۔ بازو بالکل ہلتا بھی نہ تھا۔ ساتھ میں بیٹھے ایک آدمی نے اس کے ہاتھ میں جب تلوار دیکھی تو بازو پر مُکّا چلا دیا، تلوار گر گئی۔ اور اس کو پکڑ کر تھانے میں دے دیا۔ لیکن جب امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو خبر ہوئی تو اس کو تھانے سے نکلوا کر معاف کر دیا۔ (فیضانِ سنت)[1]

آپ نے وصیت فرمائی ہے کہ مجھے کوئی گالی دے۔ برا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی دل آزاری کا سبب بنے میں نے اسے اللہ عزوجل کے لئے پیشگی معاف کر دیا ہے۔ (تعارف امیرِ اہلسنت صفحہ ۴۳)

[1] سابقہ فیضانِ سنت میں جہاں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم عالیہ کا تعارف ہے۔ وہاں یہ واقعہ مرقوم ہے

عاجزی وانکساری

عظیم اور بلند پایہ شخصیت ہونے کے باوجود آپ کی تواضع وانکساری کا یہ عالم ہے کہ مدنی قافلے کے سفر میں جب شریک ہوتے تو کئی بار دیکھا گیا ہے کہ پہلی نشستوں پر اپنے اسلامی بھائیوں کو بٹھاتے اور جگہ نہ ملنے کی صورت میں کبھی کبھی آپ نشست سے نیچے ہی بیٹھ جاتے۔ آپ کی اس قدر عاجزی دیکھ کر بعض اوقات لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ آپ اپنے ایک مطبوعہ مکتوب میں فرماتے ہیں کاش مجھے بھی ہر مسلمان اپنے حقوق معاف کر کے مجھ پر احسان عظیم کرے اور اجرِ عظیم کا حقدار بنے۔ جو بھی یہ مکتوب پڑھے یا سنے، اے کاش! وہ دل کی گہرائی سے کہہ دے میں نے اللہ عزوجل کے لئے اپنے اگلے پچھلے تمام حقوق محمد الیاس عطار قادری کو معاف کیے۔

عبادت وریاضت

فرائض وواجبات کے علاوہ آپ نفلی صوم وصلوٰۃ کے بے حد پابند ہیں یہاں تک کہ پورے سال میں ممنوعہ پانچ دنوں کے علاوہ ہمیشہ روزے سے رہتے ہیں۔ اور شب بیداری میں ہی زیادہ تر رہنے کا معمول ہے۔ نمازِ چاشت اور اشراق کے بعد تھوڑا آرام فرماتے ہیں۔

نمازِ تہجد، اشراق، چاشت، اوابین وغیرہ کی ادائیگی اور ہمیشہ باوضو رہنے کا خود بھی معمول ہے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تلقین فرماتے رہتے ہیں۔

(امیرِ اہلسنت کی احتیاطیں مطبوعہ مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

خوف وخشیت

امیرِ اہلسنت، شیخِ طریقت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو خاتمہ ایمان کی فکر اور موت کے احوال، قبر وحشر، جہنم کی سخت

ہولناکیوں کا ذکر کر کے کئی بار روتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی آپ کے جسم مبارک پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اور روتے ہوئے آپ زمین پر آجاتے ہیں۔ آپ کی دعا میں اتنا اثر ہے کہ جب آپ دعا فرماتے ہیں تو سخت سے سخت دل بھی رونے لگ جاتا ہے اور کتنے لوگوں کو توبہ نصیب ہو جاتی ہے۔ خوفِ آخرت کے بارے میں آپ خود فرماتے ہیں کہ اس کیفیت کے باعث میں نے محسوس کیا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ خوفِ خدا عزوجل سے کس طرح لرزاں وترساں رہا کرتے تھے۔ اب میں کھانا بھی کھاتا ہوں۔ سو بھی رہا ہوں مگر ایسا لگتا ہے جیسے کوئی غم لگ گیا ہے۔ (تعارف امیر اہلسنت صفحہ ۲۹)

تقویٰ و پرہیزگاری

تقویٰ و پرہیزگاری کا یہ عالم ہے کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ ہوٹل میں جو چائے پیتے ہیں تو کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میز پر رکھے ہوئے نمک کو چکھتے رہتے ہیں حالانکہ نمک کھانے والوں کے لئے رکھا جاتا ہے نہ کہ چائے پینے والوں کے لئے اور فرماتے ہیں کہ بعض اوقات اسی طرح تنکا خلال کے لئے اٹھا لیتے ہیں حالانکہ یہ بھی کھانے والوں کے لئے رکھا جاتا ہے۔ کل قیامت میں اگر ہوٹل کا مالک تنکا اور چٹکی بھر نمک کا حق طلب کرے تو ہم معمولی تنکے اور چٹکی بھر نمک کی وجہ سے قیامت کی ہولناکیوں میں نہ پھنس جائیں۔ (فیضانِ سنت صفحہ ۲۳)[1]

حیدرآباد سندھ کے مبلغِ دعوتِ اسلامی مرحوم حاجی محمد یعقوب عطاری رحمۃ اللہ علیہ (جب بقیدِ حیات تھے) لاہور شریف میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں ضرورتاً پین (قلم) پیش کیا جب وہ واپس حیدرآباد چلے گئے تو آپ نے ان کی طرف ایک تحریر بھیجی وہ یہ ہے:

''الحاج محمد یعقوب صاحب کی خدمت میں مع السلام بمع جشن ولادت مبارک

[1] سابقہ فیضانِ سنت میں جہاں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم عالیہ کا تعارف ہے۔ وہاں یہ واقعہ مرقوم ہے

معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ لاہور میں آپ کا قلم میرے پاس رہ گیا تھا۔ وہاں دوسرے قلموں کے ساتھ مل گیا۔ کراچی بھی ساتھ نہ لا سکا برائے مدینہ کوئی حل ارشاد فرمائیں''۔ فقط:

آپ کا نادم اور شرمندہ

سگِ مدینہ محمد الیاس قادری

۹ ربیع النور ۱۴۱۶ھ (امیرِ اہلسنت کی احتیاطیں صفحہ ۵)

آپ کے خطاب میں لاکھوں کا مجمع

۲۸۔۲۹۔۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۸۔۲۹۔۳۰ دسمبر ۱۹۹۷ء احمد آباد ہند میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں ممبئی کے اخبار میں بیس لاکھ کا مجمع بتایا۔ (رسالہ ''غفلت'' کا حاشیہ)

کانپور کے اجتماع میں بھی لاکھوں کا مجمع

کانپور کے مجمع میں بھی لاکھوں کی تعداد تھی راقم (محمد یونس ظہور قادری) کو بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا ملک اور بیرونِ ممالک کے لوگوں کا ایک جمِ غفیر تھا۔ سبز سبز عماموں کی بہاریں تھیں اجتماع کے بعد امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے ہمارے کشمیری قافلہ نے رات کے تقریباً ڈھائی بجے جہاں آپ مکان میں تشریف فرما تھے وہاں ملاقات و دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ آپ چٹائی پر تشریف فرما تھے اور زبان پر ذکر اللہ جاری تھا پھر کچھ دیر ہمیں اپنے ملفوظات سے نوازتے رہے۔[1]

---

[1] اُسی دوران سرپرستِ دعوتِ اسلامی ہند حضرت مُفتی عبدالحلیم رضوی ناگپوری بھی تشریف لے آئے۔ اُن کو دیکھ کر امیرِ اہلسنت کھڑے ہو گئے مفتی صاحب نے تواضعاً (فرمایا کھڑے ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت امیرِ اہلسنت اللہ اللہ کا ذکر فرما رہے تھے۔ ہمارا قافلہ جب رُخصت ہوا تو میں سب سے آخر میں نکلا اور مُجھے اُس پورے قافلے میں سے اکیلے قدم بوسی کا شرف حاصل ہو گیا۔ پھر اُلٹے قدم میں بیتاب آنکھوں سے آنسوں بہاتے رُخصت ہو گیا۔ محمد یونس ظہور قادری

بریلی شریف کا اجتماع

بریلی شریف کے اجتماع میں بھی ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ آپ نے اپنے بیان کے شروع میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے دربار میں ایک منقبت پیش کی جس کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ یہ تھا:

اعلیٰحضرت جھولی بھر دو۔

بین الاقوامی اجتماع

صحرائے مدینہ ملتان شریف میں سالانہ بین الاقوامی اجتماع[1] ہوتا ہے۔ جس میں بے شمار ممالک سے لوگ آتے ہیں اور جید علماء دین بھی تشریف لاتے ہیں۔ جیسا کہ ملک شام کے ایک جامعہ کے شیخ الحدیث نے بیان فرمایا کہ یہ حج کے بعد دنیا میں سب سے بڑا اسلامی اجتماع ہے۔ اور واقعتاً ہی یہ حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ (تعارف امیرِ اہلسنت)

آپ کے مریدین کی تعداد

آپ کے مریدین کی تعداد کروڑوں سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ کیونکہ دعوتِ اسلامی کا کام ۲۷ ا ممالک تک پہنچ چکا ہے جس میں زیادہ تر آپ کے مریدین ہی پائے جاتے ہیں۔

آپ کی کتب و تالیفات

۱۔ فیضانِ سنت جلد اول

۲۔ فیضانِ سنت جلد دوم

۳۔ پردے کے بارے میں سوال و جواب

---

[1] ملکی حالات کے باعث یہ سلسلہ متروک ہو چکا ہے۔ حشمتی

٤۔کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب

۵۔احکامِ نماز

٦۔اسلامی بہنوں کی نماز

۷۔رفیق الحرمین

۸۔رفیق المعتمرین

اس کے علاوہ رسائلِ عطاریہ کے نام سے سینکڑوں موضوعات پر رسائل ہیں ۔اور بیاناتِ عطاریہ کے بھی بہت سے ذخیرے موجود ہیں۔آپ کے نعتیہ کلام میں مغیلانِ مدینہ، ارمغانِ مدینہ، مثنوی عطار، مناجاتِ عطار، اور منقبت وغیرہ کی بھی بہت سی کتابیں ہیں[1]

انجینئر کا فیضانِ سنت کی ایک مثالی عبارت پر حکمِ کفر لگوانے کی ناپاک کوشش کا رد

انجینئر موصوف نے فیضانِ سنت کی مثالی عبارت کو کاٹ کر کفریہ کلمات کی طرف منسوب کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔خالی ایک ہی عبارت کو پیش کرنا اور آگے پیچھے کی عبارت کو چھوڑ دینا کتنی بڑی بے انصافی ہے۔لگتا ہے کہ انجینئر موصوف کے سر میں جب حسد کی آگ پہنچی تو ایک آنکھ بند ہوگئی یا پھر روشنی ختم ہوگئی جس کی وجہ سے بیچ والی عبارت پر نظر ٹھہر گئی جو مثال کے طور پر فیضانِ سنت میں درج تھی ملاحظہ فرمائیں

’’دیکھئے نا! جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن مناتا ہے‘‘۔لیکن شروع کی عبارت یہ تھی جو انجینئر موصوف نے قصداً چھوڑ دی:

[1] آپ کے کلام کا مجموعہ 5000 سے زائد اشعار، 260 کلام ’’وسائلِ بخشش‘‘ کے نام سے 670 صفحات پر مشتمل مکتبۃ المدینہ نے شائع کیا ہے۔محمد یونس ظہور قادری

’’میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے مبارک مہینہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت، تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔لہٰذا اس رحمت، مغفرت، جہنم سے آزادی کے انعامات کی خوشی میں ہمیں عیدِ سعید کی خوشی منانے کا موقعہ فراہم کیا گیا اور عید فطر کے روز خوشی کا اظہار کرنا سنت ہے ۔لہٰذا ادائے سنت کی نیت سے ہمیں بھی اللہ عزوجل کے فضل ورحمت پر ضرور اظہارِ مسرت کرنا چاہئے ۔ کہ اللہ عزوجل کے فضل ورحمت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ عزوجل کا کلام دے رہا ہے۔چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ’’قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا‘‘ (پ:۱۱، ع:۱۱) ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ (عزوجل) ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔دیکھئے نا! جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن مناتا ہے ۔ نیز جب کوئی طالب علم امتحان میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے ۔ماہِ رمضان المبارک کی عظمتوں اور برکتوں کے کیا کہنے یہ عظیم الشان مہینہ ہے‘‘یعنی اس مثال میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انگریز ظالم حکومت سے اگر ملک ہندوستان[1] پندرہ اگست کو آزادی پاکر ہر سال خوشی منائے تو ہم ماہِ رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے نفسِ امارہ کی شرارتوں اور شیطان کے مکر وفریب اور جہنم کی سخت ترین آگ کے چنگل سے نجات پائیں تو ہمیں عید الفطر کے موقعہ پر اس سے زیادہ خوشی منانی چاہئے ۔اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صاحبِ فیضانِ سنت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس تمثیل میں ظالم حکومت کے چنگل کو انگریز حکومت کے چنگل کی طرف اشارہ کیا ہے نہ کہ ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف اور انجینئر موصوف کا کہنا کہ صاحبِ فیضانِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے ظالم حکومت کے چنگل کو ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے، سراسر باطل اور

[1] اور پاکستان ۱۴ اگست کو یوم آزادی کے طور پر منائے۔حشمتی

جھوٹ فراڈ پر مبنی ہے اور اس موضوع پر انجینیئر موصوف کا تکفیری فتویٰ حاصل کرنا غلط ہے اور مفتی صاحب کو دھوکے میں رکھنا ہے۔ انجینیئر موصوف کو فتویٰ سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں ہے۔ حالانکہ مفتی صاحب نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اس تمثیل میں زید کا ارادہ اگر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف نہیں ہے تو کفر نہیں ہے۔ لیکن بغض وعناد کا کیا کہیں کہ انجینیئر موصوف کو اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۴۳ پر تکفیری الفاظ لکھنے سے شرم نہ آئی۔ رمضان المبارک کے ایسے عاشق اور فدائی پر یہ الزام لگانا ظلم ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب ماہِ رمضان المبارک کا آخری دن آتا ہے اور جب عید الفطر کا چاند دکھائی دیتا ہے تو آپ بجائے خوشی کے رمضان المبارک کی جدائی کے غم میں زار وقطار رونے لگتے ہیں۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''تعارف امیر اہلسنت'' کے صفحہ ۵۴ پر ۱۴۰۳ھ کا واقعہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ معتکف تھے۔ انتیسواں روزہ افطار کرنے کے بعد نمازِ مغرب سے فارغ ہو کر سر جھکائے بیٹھے تھے کہ اتنے میں کسی نے آکر آپ سے عرض کیا ''مبارک ہو عید الفطر کا چاند نظر آگیا ہے'' یہ سنتے ہی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے پھر روتے ہوئے ارشاد فرمایا ''افسوس رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہم سے جدا ہو گیا لیکن رمضان المبارک کی قدر نہ کرسکے''۔ پھر روتے ہوئے اپنے ہی کلام سے الوداعی اشعار پڑھے سینکڑوں لوگ جو آپ دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت اور ملاقات کے لئے حاضر تھے وہ اشکبار ہو گئے۔ کافی دیر آپ گریہ وزاری فرماتے رہے۔ آپ اپنے کلام میں فرماتے ہیں۔

آخری روزے ہیں دل غمناک مضطر جان ہے — حسرتا واحسرتا اب چل دیا رمضاں ہے
عاشقانِ ماہِ رمضاں رو رہے ہیں پھوٹ کر — دل بڑا بے چین ہے افسردہ روح وجان ہے
الفراق الفراق اے رب کے مہمان الفراق — الوداع الوداع تجھ کو ماہِ رمضاں ہے
کاش آتے سال ہو عطّار کو رمضاں نصیب — یا نبی میٹھے مدینے میں بڑا ارمان ہے

اور ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر آپ دامت برکاتہم العالیہ کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی آپ خود اپنے کلام میں ارشاد فرماتے ہیں:

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رمضاں ہے — کھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے — یا خدا تونے عطا پھر کر دیا رمضاں ہے
تجھ پہ صدقے جاؤں رمضاں تو عظیم الشان ہے — کہ خدا نے تجھ میں ہی نازل کیا قرآن ہے
دو جہاں کی نعمتیں ملی ہیں روزہ داروں کو — جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
یا الٰہی تو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا — مدتوں سے دل پہ یہ عطّار کے ارمان ہے

فیضانِ سنت (قدیم) میں تقاریظ لکھنے والے علماء کرام و مفتیانِ عظام کے اسمائے گرامی

فیضانِ سنت میں جید علماء کرام اور مفتیانِ عظام کی تقریظیں موجود ہیں اس مثالی عبارت پر حکمِ کفر تو کیا کسی مفتیِ اسلام نے اس پر اعتراض تک نہ کیا۔ جن علماء کرام اور مفتیانِ عظام کی تقریظیں ہیں ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔

(۱) تاج الشریعۃ نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان ازہری دامت برکاتہم العالیہ بریلی شریف (ہند)

(۲) حضرت سیدنا مولانا فضل الرحمٰن القادری المدنی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف (عرب)

(۳) فاضلِ جلیل عالمِ نبیل استاذ العلماء والفضلاء محسنِ اہلسنت مولانا مفتی محمد اشفاق احمد صاحب مرکزی جامع مسجد خانیوال و مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم (پاکستان)

(۴) نمونۂ اسلاف عالمِ باعمل حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی خلیفہ مجاز

محدثِ اعظم پاکستان سیدنا سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (پاکستان)

(۵) حضرت شیخ الحدیث والتفسیر ابو العلاء مفتی محمد عبد اللہ صاحب قادری اشرفی برکاتی پرنسپل دار العلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ پاکستان

(۶) خطیبِ سرحد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب سیالوی جامعہ سلطانیہ احسن المدارس پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سرحد (پاکستان)

(۷) مولانا مکرم مفتی معظم شیخ الحدیث والتفسیر حافظ عزیز احمد صاحب قادری بدایونی خلیفہ مجاز شیخ الفضیلۃ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۸) فاضلِ نوجوان علامہ ابن علامہ مفتی ابن مفتی حضرت مولانا محمد جان صاحب نعیمی (پاکستان)

(۹) حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور صاحب قادری خلیفہ مجاز شیخ الفضیلۃ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ وخلیفہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور و رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل ومشیر وفاقی شرعی عدالت (پاکستان)

(۱۰) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی احسان الحق قادری رضوی صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد (پاکستان)

(۱۱) حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ قاری نیاز احمد سلیمانی قادری مہتمم مدرسہ مہریہ مفتاح العلوم مظفر گڑھ (پاکستان)

ان سب علماء کرام ومفتیانِ عظام نے فیضانِ سنت پر تقریظیں لکھیں اور فیضانِ سنت اور مصنف فیضانِ سنت کو تعریفی کلمات سے نوازا اور یہ مشہور ومقبولِ زمانہ ہوگئی۔

چنانچہ جدید فیضانِ سنت کی جلدِ اول میں تو تقریظ لکھتے ہوئے شرفِ ملت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فیضانِ سنت فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔ اس کی زبان

عام فہم اور انداز ناصحانہ اور مبلغانہ ہے“۔

(فیضانِ سنت جلد اول صفحہ ۲)

محسنِ دعوتِ اسلامی عالمِ باعمل مولانا مفتی محمد اسماعیل قادری رضوی نوری مدظلہ العالی شیخ الحدیث ورئیس دار الافتاء دار العلوم امجدیہ (بابُ المدینہ کراچی) فیضانِ سنت جدید جلد اول پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

”فیضانِ سنت جلد اول (مطبوعہ ۱۴۲۸ھ) کو ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل ہوا جو چہار ابواب پر مشتمل ہے۔ حضرت نے اس کتاب میں وہ بیش قیمت مواد جمع کیا ہے جو سینکڑوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ کتاب بیک وقت مسائلِ شرعیہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ تصوف وحکمت کے لئے بھی مفید ہے۔ درجنوں موضوعات پر پیش کردہ آیات قرآنی واحادیثِ نبوی واقوالِ اکابرین کے ساتھ ساتھ دلچسپ حکایات نے اس کتاب کے حسن میں اضافہ کر دیا ہے احادیث وروایات اور فقہی مسائل کے حوالہ جات کی تخریج نے اس کتاب کو علماء کے لئے بھی مفید تر بنا دیا ہے“۔

خواجہ علم وفن خیر الاذکیا داستاذ العلماء جامع العقول والمنقول حضرت علامہ مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور، فیض آباد یوپی (الہند) فیضانِ سنت جدید جلد اول کی تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

”فیضانِ سنت جلد اول ۱۴۲۸ھ کا جدید ایڈیشن بغرض مطالعہ وتقریظ حاضر کیا تو میرے دل کی کلیاں کھل اٹھیں اور قلم برداشتہ یہ تحریر حاضر کی۔ ہزاروں ہزار فضل وکرم کی برسات ہو امیرِ اہلسنت بانی وامیر دعوتِ اسلامی عاشقِ مدینہ حضرت علامہ ومولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ پر کہ انہوں نے ان لعل وجواہر اور گوہر پاروں کو چن چن کر یکجا فرما دیا اور فیضانِ سنت کے حسین نام سے موسوم کر کے یاد نبی ﷺ میں دھڑکنے والے دلوں کی خدمت

میں پیش کردیا......میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اعتبار سے پہلی اردو کی کتاب ہے جو پاکستان میں چھپی پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ گئی''

فیضانِ سنت کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ فیضانِ سنت جلد اول تخریج شدہ پہلی بار رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۶ء میں (۲۶۰۰۰) چھبیس ہزار کی تعداد میں، دوسری بار ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۶ء میں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار کی تعداد میں، تیسری بار شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۷ء میں (۲۶۰۰۰) چھبیس ہزار کی تعداد میں یعنی دو سال سے بھی کم وقت میں انہتر ہزار (۶۹۰۰۰) کی تعداد میں شائع ہوکر ختم ہوگئی یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے اور مصنف فیضانِ سنت کا فیضِ عام ہے لیکن افسوس کہ ابھی انجینیئر سعید حسن خان کو جدید فیضانِ سنت جلد اول کا مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا کیوں کہ موصوف فیضانِ سنت کی جس عبارت پر تکفیری فتویٰ لگانے پر کوشاں ہے وہ تمثیلی عبارت تو اب فیضانِ سنت کی جلد اول میں موجود بھی نہیں اور وہ حذف کردی گئی۔ فیضانِ سنت جلد اول تخریج شدہ ۲۰۰۶ء میں چھپ کر منظرِ عام پر آئی ہے اور انجینیئر سعید حسن خان کی بے معنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی ہے، افسوس کہ موصوف تین سال کے عرصہ میں غفلت کی نیند میں ہیں کہ کتاب فیضانِ سنت کا مطالعہ بھی نہ کرسکے اور وہی سابقہ عبارت اپنی کتاب میں شائع کئے جارہے ہیں۔ حالانکہ فیضانِ سنت جدید میں اس تمثیلی عبارت کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ انجینیئر موصوف کی آنکھوں میں یا تو حسد کی آگ کی وجہ سے اندھیرا ہے یا جہالت کی بنا پر مطالعہ کا شوق نہیں۔

انجینیئر موصوف لوگوں سے فریاد کررہا ہے کہ عطاریوں کومسجدوں سے نکالا جائے

انجینیئر نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ نمبر ۶۰ پر لوگوں سے فریادیں کی ہیں کہ عطاریوں

کومسجدوں سے نکالا جائے۔کوئی سنی مسلمان، سنی مسلمانوں کے بارے میں یہ کیسے سوچ سکتا ہے اور مسجدوں سے نکالنے کے بارے میں پلان بنانا یہ ایک سچے مومن کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مسجد کے نمازیوں کو نماز سے روکنا یہ تو شیطانی فعل ہے۔ جو نمازیوں کو مسجد سے روکا جائے۔ عطاری اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے سلسلے سے وابستہ ہیں۔ ان کا شجرہ تو امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا ہی شجرہ ہے۔یعنی امیرِ اہلسنت شیخِ طریقت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مرید ہیں خلیفہ اعلیٰحضرت قطبِ مدینہ شیخ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ سے اور وہ مرید ہیں اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے، اور یہ مشہور سلسلہ، سلسلۃ الذہب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک جا ملتا ہے۔ یہ ہے عطاریوں کی نسبت اور ان کا شجرہ اعلیٰ مشائخ اور اعلیٰ پیرانِ عظام سے جا ملتا ہے۔ اور جن کی نسبتیں اتنی اعلیٰ ہوں جن کے رہبر اور پیرانِ عظام کامل ہوں ان کو کوئی کیا نکال سکتا ہے۔ بلکہ ان کو نکالنے والا خود نکل جائے گا۔ مجھے شک ہے کہ انجینیئر موصوف کا کوئی شجرہ نہیں کیوں کہ بے پیرا آدمی ہی ایسی بے ہودہ باتیں سوچ سکتا ہے۔کوئی اعلیٰ نسبت والا ایسی گھٹیا سوچ نہیں رکھتا۔لگتا ہے کہ انجینیئر موصوف نے ابھی تک کوئی پیر نہیں پکڑا۔اسی لئے بے لگام چر رہا ہے۔ جو منہ میں آتا ہے وہی بکتا ہے۔اور سنا ہے یہ بریلی شریف کا رہنے والا بھی نہیں بلکہ کہیں سے آکر بریلی میں فتنہ پھیلانے کے لئے بس گیا ہے۔ ہو نہ ہو یہ تبلیغی جماعت کا خفیہ ایجینٹ ہے کیونکہ وہاں تبلیغی جماعت کو سب سے زیادہ اگر کسی سے نقصان ہوا ہے تو یہ تحریک دعوتِ اسلامی ہی ہے۔ اسی لئے بار بار وہ امیر دعوتِ اسلامی یا دوسرے مبلغین پر قاتلانہ حملے بھی کرچکے ہیں اور اب جھوٹے الزامات لگا کر اور غلط طریقے سے فتوے لے کر ہمیں آپس میں لڑانے میں پورے طور سے چاق وچوبند ہیں۔ ورنہ ایک انجینیئر جو نہ حافظ، نہ قاری، نہ عالم نہ مفتی نہ بریلی کا باشندہ نہ کسی سنی بزرگ سے مرید۔ آخر اس کو اس قدر دعوتِ اسلامی کے خلاف سر اٹھانے کی کیا ضرورت۔ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ اسے ہمارے مخلص علماء ومفتیانِ کرام کو سمجھنا چاہیئے۔ اس کی پوری

تحقیق کرنی چاہیے۔

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زرنگاری میں

انجینیئر کا یہ کہنا غلط اور فراڈ ہے کہ امیرِ اہلسنت نے اعلیٰحضرت کو غاصب بنایا ہے

انجینیئر موصوف نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' صفحہ ۴۶ پر امیرِ اہلسنت پر الزام عائد کیا ہے کہ ''الیاس قادری نے سیدی اعلیٰحضرت کو غاصب بنا کر پیش کیا ہے'' حوالہ آپ کی ایک کیسٹ بنام ''شانِ امام اہلسنت'' کا دیا ہے۔ استفتاء حاصل کرنے کی غرض سے سید علی انجم صدر رضا اکیڈمی دھولیہ ناگپور کا نام درج ہے۔ یہ واقعہ ایک سید صاحب کا ہے جو حیاتِ اعلیٰحضرت میں موجود ہے۔ عبارت کے درمیان خالی جگہیں چھوڑی گئی ہیں پھر ڈرامائی انداز میں خالی جگہوں میں مطلب۔مطلب۔لکھ دیا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ استفتاء تو ہے لیکن فتویٰ غائب ہے۔ آخر میں مستفتی صاحب نے سگِ بارگاہِ رضا لکھا ہے۔ مستفتی صاحب کو سگِ بارگاہِ رضا بننے کا تو شوق دامن گیر ہے لیکن ابھی تک حیاتِ اعلیٰ حضرت کے مطالعے کی تکلیف نہیں فرمائی۔ انجینیئر کا ایک سید صاحب کا غلط واقعہ بیان کر کے امیرِ اہلسنت کی طرف منسوب کر کے مذاق اڑانا کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں جو عبارت درج ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

''ایک سید صاحب ....ایک بیچارے..........جو حالات کی وجہ سے مجبور تھے..........تو سوال کرتے تھے..........تو دولت خانہ پر سیڑھی چڑھ کر آ گئے تھے اور ان کا عجیب انداز تھا پکارنے کا..........کوئی سید کو دلوادے اس طرح ......کے..........مطلب.....
.....وہ آواز لگاتے تھے..........دروازہ پر آواز دی ....مطلب..........اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دولت مند تو تھے نہیں.........اور آپ کا عجیب وغریب ....مطلب........

معاملہ تھا۔ مکان کا غالباً اب تک کیس چل رہا ہے۔ غالباً کچھ عرصہ پہلے سنا تھا۔ آپ کا مکان ....مطلب..........ہندو کی ملک تھا..........کچھ..........مطلب..........کرایہ کا مسئلہ تھا۔ آپ کرایہ دار تھے۔ اسطرح..........مطلب..........تو خیر.........وہ........اس وقت کچھ دو سو روپے آپ کے پاس کسی کام کے سلسلے میں موجود تھے۔

سید صاحب کا صحیح واقعہ امیرِ اہلِ سنت کی زبانی

محمد توصیف حیدر صاحب نامی شخص نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ اور صائم چشتی کے بیانات کو جمع کیا ہے اور اس کتاب کا نام تبلیغی تقریریں رکھا ہے۔ جو فرید بک ڈپو دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں امیرِ اہلسنت کا بیان جو شانِ اعلیٰحضرت کے بارے میں ہے یہی سید صاحب کا واقعہ صفحہ نمبر ۲۵۰ پر اس طرح درج ہے۔

''ایک دفعہ ایک سید زادہ اپنی غربت کی وجہ سے مانگتے تھے۔ اعلیٰحضرت کے دولت خانے پر تشریف لائے۔ ان کا پکارنے کا عجیب انداز تھا۔ وہ فرماتے تھے'' کوئی سید کو دلوادے''۔ اس طرح وہ فرماتے تھے جب اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سنا تو اس وقت اعلیٰحضرت کے پاس دو سو (۲۰۰) روپے تھے۔ جب سید زادے نے آواز لگائی تو اعلیٰحضرت کے پاس جتنے بھی پیسے تھے تمام اکٹھے کر کے سید صاحب کے سامنے رکھ کر ادب سے کھڑے ہو گئے وہ سید صاحب بھی بہت خوب تھے۔ انہوں نے صرف چونی لی اور کہا کہ اس سے زیادہ نہیں لوں گا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا حضرت یہ بھی تو آپ کے ہیں۔ سید صاحب نے فرمایا نہیں بس اتنے ہی لوں گا۔ ان کے جانے کے بعد اعلیٰحضرت (علیہ الرحمۃ) نے اپنے خادم کو فرمایا کہ جب بھی یہ سید صاحب آئیں تو انہیں آواز دینے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے بلکہ آواز دینے سے پہلے ایک چونی ان کی خدمت میں پیش کر دیا کریں یہ تھی ہمارے اعلیٰحضرت کی شان''

پہلے والے واقعہ میں اور اس واقعہ میں بہت بڑا فرق ہے ۔ سابقہ واقعہ میں انجینیئر موصوف نے کیسٹ کا حوالہ دیا ہے۔ یہ بھی غالباً کیسٹ کے بیان سے ہی لیا ہوگا۔لیکن اس میں نہ ہی مکان کے کیس کا ذکر ہے۔ نہ ہی کرائے کا کوئی تذکرہ ہے۔لگتا یہ ہے کہ انجینیئر موصوف نے اس واقعہ میں غلط بیانی سے کام لیا اور اس کو غلط طریقے سے بڑھا چڑھا کر اپنے حسد کی آگ بجھائی ہے۔ بقول انجینیئر موصوف اگر مان لیا جائے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بیان کی کیسٹ میں فرمایا ہے کہ ''اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دولت مند تو تھے نہیں ، مکان کا تو غالباً اب تک کیس چل رہا ہے یعنی آپ کا مکان ہندو کی ملک تھا۔ کرایہ کا مسئلہ تھا وغیرہ''۔ یہ بات تو سچ ہے کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ دولت مند نہیں تھے۔ کیوں کہ دنیا کی بے رغبتی کی وجہ سے اور ایثار وسخاوت کی وجہ سے اپنے پاس آپ نے دولت جمع نہیں کی اور نہ ہی آپ پر کبھی زکوٰۃ فرض ہوئی جیسا کہ شرفِ ملت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''البریلویت'' کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ کے صفحہ ۷۱ پر انوارِ رضا کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

''آپ (یعنی اعلیٰحضرت) نے امور دنیا سے کبھی تعلق نہ رکھا۔ آپ کے آبا و اجداد سلاطین دہلی کے دربار میں اچھے عہدوں پر فائز تھے۔ جب آپ نے آنکھ کھولی تو گردوپیش امارت وثروت کی فضا پائی۔ خود زمین دار تھے لیکن ساری جائداد کا کام دوسرے عزیزوں کے سپرد تھا۔ انہیں سے کتابوں کی خریداری، سادات کی مہمان نوازی اور گھر کے اخراجات کے لئے ماہانہ ایک رقم مل جاتی تھی کیونکہ داد و دہش کے عادی تھے اس لئے کبھی ایسا ہوا کہ قلمدان میں ساڑھے تین آنہ سے زیادہ موجود نہیں رہے۔ لیکن انہوں نے کبھی نہیں پوچھا کہ گاؤں کی آمدنی کتنی آئی ہے اور مجھے کتنی ملی۔ (البریلویت کا تنقیدی جائزہ صفحہ نمبر ۷۱ مصنف علامہ شرف قادری ناشر رضا اکیڈمی ممبئی)

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے پاس دولت نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ کتابوں کی خریداری، سادات کی مہمان نوازی، گھریلو اخراجات اور راہِ مولا میں لُٹا

دیتے تھے اور انجینیئر موصوف کا امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر یہ الزام عائد کرنا اور کہنا کہ آپ ہی نے یہ کہا ہے اور کیوں کہا ہے کہ ''مکان کا کیس چل رہا ہے یعنی آپ کا مکان ہندو کی ملک .... کرایہ کا مسئلہ'' تو اس بات کی اگر انجینیئر موصوف کو سمجھ نہ آئے تو یہ موصوف کی نادانی ہے کہ جو ایک جید عالمِ دین اور بلند پایہ مصنف، مبلغِ اسلام، رہبرِ شریعت وطریقت ہوں ان پر اعتراض کرنا گویا چاند پر گردوغبار پھینکنے سے اپنا چہرہ خاک آلود کرنا ہے۔ کیا وہ جو کہ ایک جید عالمِ دین اور سیرتِ اعلیٰحضرت کے ماہر ہوں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اعلیٰحضرت ہندوؤں کے مکان میں رہ رہے تھے اور مکان کا کیس چل رہا تھا بلکہ ان الفاظ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بقول انجینیئر موصوف اگر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے کسی بیان کی کیسٹ میں یہ بات کہی ہے کہ ''غالباً مکان کا تو اب تک کیس چل رہا ہے یعنی آپ کا مکان ہندو کی ملک تھا۔ کرایہ کا مسئلہ تھا'' تو اس کی وضاحت یہ ہوگی کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا کوئی مکان کسی ہندو کے پاس ہوگا، وہ پہلے کرایہ ادا کرتا رہا ہوگا، بعد میں اس نے اس پر قبضہ جما لیا ہوگا، مکان خالی کرنے کو تیار نہ ہوگا، اور کرایہ دینے سے انکاری ہوگا۔ جس کی وجہ سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی طرف سے اس پر کیس چل رہا ہوگا۔ اس بات کی تائید اس واقعہ سے بھی ہو رہی ہے جو حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نے احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''البریلویت'' کا تنقیدی اور تحقیقی جائزہ کے صفحہ ۷۴ پر جہان رضا و مجلسِ رضا لاہور کے حوالہ سے درج کیا ہے۔ جناب الطاف علی بریلوی جنہوں نے بچپن میں امام احمد رضا بریلوی کی زیارت کی تھی فرماتے ہیں:

''مولانا (اعلیٰحضرت) مالی اعتبار سے بہت ذی حیثیت تھے، معقول زمینداری تھی جس کا تمام تر انتظام ان کے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا صاحب کرتے تھے۔ مولانا اور ان کے اہل خاندان کے محلّہ سوداگراں میں بڑے بڑے مکانات تھے بلکہ پورا محلّہ ایک طرح سے ان کا تھا''

جناب منور حسین سیف الاسلام جو نوعمری میں امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی

زیارت سے مشرف ہوئے ان کا بیان ہے:

''یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اور اس خاندان کے جتنے بھی حضرات تھے۔ سب پرانے خاندانی زمیندار تھے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے باغات، شہر بریلی میں بہت سی دکانیں اور محلّہ میں بہت سے مکانات تھے۔ جن کا کرایہ آتا، مگر مجھ کو کرایہ وصول کرنے والوں سے معلوم ہوا کہ غریبوں بیواؤں سے کرایہ نہیں لیتے تھے''۔

(البریلویت کا تنقیدی جائزہ صفحہ نمبر ۱۷۵ مصنف علامہ شرف قادری بحوالہ جہان رضا، ناشر رضا اکیڈمی ممبئی)

اس سے بات واضح ہوگئی کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے بے شمار مکانات اور دوکانیں کرایہ پر تھیں جن سے کرایہ وصول کیا جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جس مکان میں اسوقت حضور ازہری میاں دامت برکاتہم العالیہ رہائش پذیر ہیں وہ خود اعلیٰحضرت کا تھا مگر ہندو قابض تھے، شائد کیس بھی چلا تھا بالآخر حضور ازہری میاں نے ڈھیروں رقم دے کر اسے حاصل کیا۔ ہوسکتا ہے اس واقعہ کی طرف کہیں اشارہ کر دیا ہو۔ تو اس طرح کی باتوں سے خواہ مخواہ یہ کہنا کہ یہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شان گھٹانا ہے، بالکل فضول اور بکواس ہے[۱]۔

لیکن انجینیئر موصوف کی فراست کو کیا کہیں جو سمجھنے سے قاصر ہیں اور الزام امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پر لگایا جا رہا ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ کوئی عالم دین تقریر فرما رہے تھے کہ بیاج (سود) حرام ہے تو کچھ ناسمجھ آدمیوں نے سمجھا کہ پیاز حرام ہے شاید اسی طرح موصوف کو سمجھ نہیں آئی یا پھر حسد کی بنا پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے، موصوف نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' صفحہ ۵۶ پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو ایسی بے ہودہ گالیاں دی ہیں جو ایک باحیا آدمی سوچ بھی

[۱] ۱۹۷۸ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کا مکان جس پر کرایہ دار قابض تھا اس سے خالی کرا کر برادرِ اکبر جانشین مفتی اعظم مدظلہ کے حوالہ کر دیا۔ اور آج اسی مکان میں حضرت فقیہ اسلام جانشین مفتی اعظم مدظلہ قیام پذیر ہیں۔
(مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص ۶۲۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۹۹۰ء) حشمتی

نہیں سکتا۔ ایسی بے ہودہ عبارت کو زیرِ قرطاس کرنا میں مناسب ہی نہیں سمجھتا۔

الحمد للّٰہ! انجینیئر موصوف کا یہ کہنا جھوٹ ثابت ہوا کہ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے یہ فرمایا کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے کسی ہندو کے مکان پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا تھا۔

خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر انجینیئر کے اعتراض کا جواب

انجینیئر سعید حسن خان نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ ۴۰ پر یہ اعتراض لکھ کر رؤیائے صالحہ کا انکار کیا ہے حالانکہ اچھے خواب کو حدیث پاک میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا برحق ہے اولیاء کرام اور صالحین کو خواب میں اور (مراقبہ کی حالت) میں دیدار ہوتا ہے چنانچہ مسلم شریف کی حدیثِ پاک کے یہ الفاظ ہیں:

''عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ'' ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ (مسلم شریف مترجم، ج: سوم، ص: ۲۱۳)

اس سے ثابت ہوگیا کہ خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار عین دیدار مصطفٰے ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شکل وصورت میں متمثل ہو کر شیطان ہرگز نہیں آسکتا۔ لیکن انجینیئر موصوف نے اس حدیث پاک سے انکار کر کے اپنی آخرت برباد کی ہے۔ اس پر غضب یہ کہ دیدار کرنے والے پر توہینِ رسالت کا الزام لگایا ہے۔ خواب تو اجتماع میں شریک ہو کر بیان ادھورا چھوڑ کر چلے جانے والے شخص کو آیا تھی۔ لیکن انجینیئر موصوف کو حسد کی گرمی کی وجہ سے ہوش نہ رہا اور فیضانِ سنت کا خواب لکھ دیا۔ چنانچہ موصوف لکھتا ہے۔ ''فیضانِ سنت کا خواب اہلِ اجتماع کی

توہینِ رسالت''

اہلِ اجتماع کی مغفرت ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں شب برأت ۱۵ شعبان ۱۴۰۷ھ کو لانڈھی کے قبرستان میں ہونے والے اجتماع میں شریک تھا مگر امیر اہلسنت کا بیان شروع ہونے میں تاخیر کے سبب میں اکتا کر چلا گیا۔ نماز فجر کے بعد سویا تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نادان! لانڈھی کے قبرستان میں آج رات جو اجتماع ہوا اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی۔

انجینئر موصوف نے آگے نوٹ لکھ کر یہ اعتراض کیا ہے کہ اہلِ اجتماع کی مغفرت ہو جائے اور جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو وہ محروم رہے۔ دوسرے اس اجتماع میں ہر فرقہ کے لوگ آتے ہیں اس لئے یہ خواب جھوٹا ہے۔ انجینئر موصوف کا ایسا نوٹ لکھنا سراسر باطل ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک غلام کو میٹھی ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے غلام ایسی بارونق محفل اور اجتماع کو چھوڑ نا نہیں چاہیئے۔ دیکھو اس اجتماع میں جو اول آخر شریک رہے ان کی مغفرت کر دی گئی۔ اس سے اس اجتماع پاک کی فضیلت بھی معلوم ہوگئی اور اس اجتماع پاک کی بدولت دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس غلام کو شرف یابی بھی ہوگئی اور انجینئر موصوف کا یہ کہنا کہ اجتماع میں ہر فرقہ کے لوگ شریک ہوتے ہیں اس لئے یہ خواب جھوٹا ہے۔ غلط ہے۔ اس لئے کہ پہلے تو اس خواب سے ہی اس بات کی سچائی ثابت ہوگئی کہ اس میں کوئی باطل فرقے والے شریک نہیں ہوتے اگر ایسا ہوتا تو رؤیائے صالحہ سے اس اجتماع کی فضیلت ظاہر نہ ہوتی[1]۔ جب خواب بیان

[1] انجینئر صاحب کو چاہیئے کہ وہ کسی مرتد کے اس اجتماع میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے اول تا آخر شریک رہنے کا بھی ثبوت دیں کیونکہ مغفرت کی بشارت محض شرکت پر نہیں بلکہ اول تا آخر شریک رہنے والے کو دی گئی ہے۔ حشمتی

کرنے والا حلفاً بیان کرتا ہے تو انجینئر موصوف کے پاس کون سا ایسا آلہ ہے جس سے اس نے بھانپ لیا ہے کہ یہ خواب بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔ کسی مومن سے بدگمانی کر کے اہلِ سنت و جماعت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی پر باطل فرقوں کو شامل کرنے کا الزام لگا کر اور جھوٹ بول کر انجینئر موصوف کو کبیرہ گناہ اور لعنت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔

سید احمد کبیر رفاعی فرماتے ہیں۔ بزرگو! تم جس طرح اولیاء اللہ اور عارفین کے درجہ کی تعظیم کرتے ہو اسی طرح فقہاء اور علماء کے درجہ کی بھی تعظیم کرو کیوں کہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہے یہ حضرات (یعنی علماء وفقہاء) ظاہر شریعت کے وارث اور احکام شریعت کے محافظ ہیں لوگوں کو احکام بتاتے ہیں اور ان ہی احکام کے ذریعے واصلین کو اللہ تعالیٰ کا وصل نصیب ہوتا ہے۔ کیوں کہ جو عمل اور جو کوشش کسی اور طریقے سے ہو اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر کوئی عابد پانچ سو برس تک خلافِ شریعت عبادت کرتا رہے تو یہ عبادت اسی کے منہ پر ماردی جائے گی اور اس کی گردن پر گناہ الگ ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس عبادت کو کسی وزن میں شمار نہ کرے گا۔ جس شخص کو دین کے احکام کی سمجھ حاصل ہو اس کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جاہل درویش کی دو ہزار رکعتوں سے افضل ہیں پس خبر دار علماء کے حقوق ضائع نہ کرنا تم کو ان سب کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا چاہیئے خصوصاً ان سے جو متقی و عالمِ باعمل ہیں (سید الاولیاء بحوالہ البرہان کتب خانہ امجدیہ دہلی)

انجینئر سعید حسن خان نے اپنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے صفحہ ۴۵ پر امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے نعتیہ کلام مغیلانِ مدینہ[1] کے سلام پر اعتراض کیا ہے مغیلانِ مدینہ کی عبارت کا عکس لے کر اس کی سائڈ پر لکھتا ہے:

''توہینِ سلام (مغیلانِ مدینہ الیاس قادری) مغیلانِ مدینہ مصنف الیاس قادری، کتاب کے اس نام سے الیاس قادری کی بدنیتی عیاں ہے، مغیلانِ مدینہ یعنی مدینے کے کانٹے''

[1] امیر اہلسنت کے تمام نعتیہ کلام ''وسائلِ بخشش'' کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکے ہیں۔ حشمتی

مجھے لگتا ہے کہ انجینیئر موصوف کو عشقِ رسول ﷺ کا ذرہ بھی نصیب نہیں ہوا کیوں کہ محبت و عشق کی ادا ہی نرالی ہوتی ہے۔ جس جگہ محبوب کا بسیرا ہو وہاں کے گلی کوچوں سے وہاں کے شجر و حجر سے بھی نسبت کی وجہ سے پیار ہو جاتا ہے وہاں کے خار اور کانٹے بھی پھول دکھائی دیتے ہیں

نبیرۂ اعلیٰحضرت، تاج الشریعۃ، جانشین مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان ازہری دامت برکاتہم العالیہ اپنے نعتیہ کلام سفینۂ بخشش کے صفحہ ۷۴ پر فرماتے ہیں:

اگر دیکھے رضوان چمن زارِ مدینہ — کہے دیکھ لوں وہ خارِ مدینہ
مدینے کے کانٹے بھی صد رشکِ گل ہیں — عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
نہیں جچی جنت بھی نظروں میں ان کے — جنہیں بھا گیا خار زارِ مدینہ
چلا کون خوشبو لٹاتا کہ اب تک — ہے مہکی ہوئی راہ گزارِ مدینہ
بلا اخترؔ خستہ حال کو بھی در پر — میں صدقے تیرے شہر یارِ مدینہ

شہنشاہِ سخن، حسان الہند حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مبارک ہو عندلیبو تمہیں گل — ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
میری خاک یا رب نہ برباد جائے — پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ
رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے — میرا دل بنے یادگارِ مدینہ
شرف جس سے حاصل ہوا انبیاء کو — وہی ہے حسنؔ افتخارِ مدینہ

عارف باللہ، قطبِ عالم، مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفےٰ رضا خان نوریؔ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پاؤں میں چبھتے تھے اب تو دل میں چبھے — یاد آتا ہے رہ رہ کے چبھنا خار کا
پاؤں کہاں دل میں رکھ لوں جو طیبہ کے خار — مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوکِ خار کا
راہ پہ کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ — ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس راہ پر خار کا
خارِ گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں — یہ مدینہ ہے کہ گلشن ہے گل بے خار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی — میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربتِ دیدار کا
مرقدِ نوریؔ پہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ — یا چمکتا ہے ستارا آپ کی پیزار کا

مجددِ اعظم، امام اہلسنت حضرت علامہ حافظ وقاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں:

خوش رہے وہ عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں
سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کا جاچکے دل کو قرار آئے کیوں

فرماتے ہیں:

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی — پھر دکھا دے وہ ادائے گل خندہ ہم کو
خارِ صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں — وحشت دل نہ پھرا بے سروساماں ہم کو
اے رضاؔ وصف رخ پاک سنانے کے لئے — نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

فرماتے ہیں:

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے — یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

مدینہ منورہ کے پھول تو پھول ہی ہیں لیکن عاشقانِ مدینہ نے مغیلانِ مدینہ یعنی مدینہ کے کانٹے، مدینے کے خار اپنے دل میں بسانے اور اپنی آنکھوں میں سمانے کی تمنا کی ہے۔ اسی عشقِ مدینہ کی بنا پر امیر اہلسنت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے نعتیہ کلام کا نام مغیلانِ مدینہ رکھا ہے۔ اور انجینیئر موصوف کا اس پر اعتراض کرنا اور بدنیتی کا الزام لگانا خود انجینیئر موصوف کی بدنیتی پر دال ہے اور موصوف کا امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس نعتیہ کلام کے سلام پر اعتراض کرنا، اس سلام کو توہین

سمجھنا موصوف کی جہالت پر مبنی ہے۔ دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اس شہر مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ کی اللہ تعالیٰ نے قسم فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہٗ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے "لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ"۔ ترجمہ کنزالایمان "مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو"۔ اس شہر کا کیا کہنا جس کی قسم خود خدائے تعالیٰ نے یاد فرمائی ہے۔ جس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز، اس کے درودیوار، خاکِ مدینہ، غبارِ مدینہ، پہاڑِ مدینہ خارِ مدینہ، اس شہر کے چرند، پرند، کبوتر، برتن گاڑیاں سب سے ہمیں پیار ہے کیونکہ ہمیں مدینہ سے پیار ہے۔ شہرِ محبوب کی ہر چیز سے پیار ہے۔

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم   اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

عاشقانِ مدینہ نسبت کی وجہ سے مدینہ کے کتوں سے بھی پیار کرتے ہیں۔ چنانچہ امامِ عشق و محبت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے   تم اور آہ اتنا دماغ لے چلے

یہ تو سگانِ مدینہ سے محبت اظہار تھا۔ سیدی امام اہلسنت تو سگانِ درِ غوث اعظم کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے مجھ کو ہے نسبت
میری گردن میں ہے دور کا ڈورا تیرا

اب اگر عاشقِ مدینہ، فدائے مدینہ، کشتۂ عشقِ مدینہ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے نعتیہ کلام مغیلانِ مدینہ میں مدینہ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا نام لے کر مکینِ گنبدِ خضریٰ کے دربار میں سلام پیش کیا ہے تو انجینیئر موصوف کا اسے سلام کی توہین کہنا کتنی بڑی گستاخی ہے۔ اس کو توہین وہی کہے گا جس کے

سینے میں عشقِ مدینہ نہیں۔ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا وہ سلام ملاحظہ فرمائیں جس کو وہ توہین سمجھ رہا ہے۔

زائرِ طیبہ! روضے پہ جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سنا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

(وسائل بخشش ص ۵۸۸)

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ کی ہر چیز کا الگ الگ نام لے کر نسبت قائم کر کے سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سلام پیش کیا ہے۔ لیکن انجینیئر موصوف حسد کی بنا پر اس "سلام" کو الٹا سمجھ کر بوکھلا گئے کہ دیکھو انہوں نے ہر ایک چیز کو سلام پیش کیا ہے لیکن عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ پاک کی سلامتی کے لئے ہر لمحہ دعائیں کرتے ہیں۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ زبردست عاشقِ رسول ہیں جب آپ دامت برکاتہم العالیہ ۱۴۰۰ھ میں پہلی بار دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو ننگے پاؤں ہی اس خاک پاک پر چلے جس خاک پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمِ نازنین مس ہوئے تھے۔

آپ درودیوار کو چومتے تھے۔ شجر و حجر کو چومتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک کانٹا آپ کی آنکھ دیدۂ مشتاق پہ چبھ گیا اور ٹھوکر سے ایک پاؤں بھی زخمی ہو گیا۔ کسی نے کہا حضور اس کا علاج کروالیں۔ اس پر پٹی وغیرہ بندھوالیں کہ درد بڑھ جائے گا۔ آپ نے جواب میں اس کو یوں تسلی دی کہ یہ دیارِ محبوب کا زخم ہے اس کو بڑھنے دو میں اس کا علاج نہیں کرواؤں گا اور یہ شعر زبان پر جاری ہو گئے۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی
جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس توں چنگے

مالک دے گھر راکھی دیندے صابر بھکھے ننگے
مالک دا در نئیں چھڈدے پاویں مارو سوسو جُتے
اٹھ بلھیا چل یار منا لے نئیں تاں بازی لے گئے کتے

کلام

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۴۰۴ھ کے سفرِ مبارک مکہ مکرمہ میں لکھا۔

اے بیابانِ عَرَب تیری بہاروں کو سلام
تیرے پھولوں کو ترے پاکیزہ خاروں کو سلام

جَبَلِ نور و جَبَلِ ثَور اور ان کے غاروں کو سلام
نور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

جھومتے ہیں مسکراتے ہیں مُغیلانِ عَرَب
خوب صورت وادِیوں کو ریگزاروں کو سلام

رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جھوم کر
ان طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

دوڑ کر دیوارِ کعبہ سے جو لپٹے ہیں وہاں
ان سبھی دیوانوں سارے بے قراروں کو سلام

حَجرِ اَسود، باب و میزاب و مقام و مُلتَزم
اور غلافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

مُستجار و مُستجاب و بیرِ زم زم اور مَطاف
اور حَطیمِ پاک کے دونوں کَناروں کو سلام

رُکنِ شامی اور عِراقی اور یَمانی پر دُرُود
جگمگاتے نور برساتے مَناروں کو سلام

خوب چُومے ہیں قدم ثَور و حرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام

مَدَنی مُنّوں کا بھی حملہ خوب تھا بوجَہل پر
بدر کے ان دونوں ننھے جاں نثاروں کو سلام

سیِّدی حمزہ کو، اور جُملہ شہیدانِ اُحُد
کو بھی اور سب غازیوں کو شہسُواروں کو سلام

جس قدر جن و بشر میں تھے صحابہ شاہ کے
سب کو بھی بیشک خصوصاً چار یاروں کو سلام

جس جگہ پر آ کے سوئے ہیں صَحابہ دس ہزار
اُس بقیعِ پاک کے سارے مَزاروں کو سلام

شوقِ دیدارِ مدینہ میں تڑپتے ہیں جو، اُن
بے قراروں، دل فِگاروں، اشکباروں کو سلام

غسلِ کعبہ کا بھی منظر کس قدَر پُر کیف ہے
جھوم کر کہتا ہے عطّار ان نظاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، صفحہ ۵۸۱، ۵۸۳)

۱ ۱۴۱۴ھ میں امیرِ اہلِ سنت نے یہ شعر کہا جب غسلِ کعبہ ہو رہا تھا۔ اُس وقت ذی الحجہ کی پہلی تاریخ تھی

کروڑوں درودوسلام

تاجدارِ حرم اے شَہَنشاہِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

ہو نگاہِ کرم مجھ پہ سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دُور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش! طیبہ میں اے میرے ماہِ مُبیں

دَفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مولا کہیں

اے شفیعِ اُمَم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حَسینوں سے بڑھ کر کے تم ہو حسیں

قاسِمِ رِزقِ ربُّ العلیٰ ہو تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے
عاصِیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے

تم پہ قربان جاؤں مرے مَہ جَبیں!
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

پھول رَحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
یاں غریبوں کی بگڑی بناتے رہے

حوضِ کوثر پہ مت بھول جانا کہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

ظُلم، کُفّار کے ہنس کے سَہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے

کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

موت کے وقت کردو نگاہِ کرم
کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم

سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جَبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب مدینے میں ہم کو بُلا لیجئے
اور سینہ مدینہ بنا دیجئے

ازپئے غوثِ اعظم امامِ مُبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم "مدینہ مدینہ" رہے

بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج والَم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم

مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب بلا لو مدینے میں عطّار کو
اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام
(وسائلِ بخشش،صفحہ ۵۸۶،۵۸۷)

نعت شریف

مدنی مدینے والے

مجھے دَر پہ پھر بُلانا مَدَنی مدینے والے
مَئے عِشق بھی پلانا مَدَنی مدینے والے

مِری آنکھ میں سمانا مَدَنی مدینے والے
بنے دِل تِرا ٹھکانہ مَدَنی مدینے والے

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

مجھے غم ستارہے ہیں مِری جان کھا رہے ہیں
تمہیں حوصلہ بڑھانا مَدَنی مدینے والے

میں اگرچہ ہوں کمینہ تِرا ہوں شہِ مدینہ
مجھے قدموں سے لگانا مَدَنی مدینے والے

تِرا تُجھ سے ہوں سُوالی شہا پھیرنا نہ خالی
مجھے اپنا تُو بنانا مَدَنی مدینے والے

یہ مریض مَر رہا ہے تِرے ہاتھ میں شِفا ہے
اے طبیب! جلد آنا مَدَنی مدینے والے

تُو ہی انبیا کا سَرْوَر تُو ہی دو جہاں کا یاوَر
تُو ہی رَہبرِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

تِرے غم میں کاش! عطّار رہے ہر گھڑی گرِفتار
غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے
(وسائلِ بخشش،صفحہ۲۸۳،۲۸۸)

حسد کبیرہ گناہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے "وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ"۔ترجمہ کنزالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ تفسیر خزائن العرفان صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی زوالِ نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں۔ جو حضور ﷺ سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔

حسد کی آگ

حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْحَسَدَ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حسد سے بچتے رہنا کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی کو آگ۔ (ابوداؤد جلد سوم صفحہ ۵۳۸)

حسد حرام ہے

حسد حرام ہے احادیث میں اس کی بہت مذمت وارد ہوئی ہے۔ حسد کے یہ معنی ہیں کہ

کسی شخص میں یہ خوبی دیکھی، اس کو اچھی حالت میں پایا تو دل میں یہ آرزو ہوئی کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے اور اگر یہ تمنا ہوئی کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں، مجھے بھی وہ دولت مل جائے۔ یہ حسد نہیں اسے غبطہ کہتے ہیں، جس کو لوگ رشک سے تعبیر کرتے ہیں۔
(بہارِ شریعت حصہ سوم، بحوالہ عالمگیری)

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پروردگارِ عالم سے کوہِ طور پر باتیں کرنے گئے تو ایک آدمی کو عرش کے سایہ میں دیکھا دل میں اس کے مرتبہ سے رشک کیا کہ یہ مرتبہ مجھے بھی ملتا۔ باری تعالیٰ کے دربار میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا نام مجھے بھی بتایا جائے۔ حکم ہوا نام سے کیا غرض ہاں اس کا کام بتایا جاتا ہے۔ یہ تین کام کرتا تھا:

۱: لوگوں پر انعام داللہ (عزوجل) دیکھ کر حسد نہیں کرتا تھا۔

۲: ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

۳: لوگوں کی چغلی نہیں کرتا تھا۔ (احیاء العلوم جلد سوم صفحہ ۳۱۹)

حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہے کہ میرے دشمن پر غصہ کرتا ہے جو کچھ میں نے لوگوں کے حق میں مقرر کر دیا ہے اس پر راضی نہیں ہوتا۔

بعض سلف صالحین کا قول ہے کہ حسد ایک زخم ہے کہ کبھی نہیں بھرتا اور جو کچھ حاسد پر گزرتا ہے اس کو وہی کافی ہے۔ (احیاء العلوم جلد سوم صفحہ ۳۲۲)

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **المؤمن یغبط و المنافق یحسد**۔ مومن غبط (رشک) کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔ حسد تو ہر حال میں حرام ہے۔ (احیاء العلوم) ہمارے زمانے میں حسد کی بیماری انجینئر صاحب کو لگ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت

عطا فرمائے۔ (آمین)

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی مدنی وصیت

فیضانِ سنت جلد دوم بابِ اول ''غیبت کی تباہ کاریاں'' میں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مدنی وصیت کا اقتباس پیش کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری عمر تادمِ تحریر تقریباً ساٹھ برس ہو چکی ہے موت لمحہ بہ لمحہ قریب آ رہی ہے نہ جانے کب آنکھ بند ہو جائے۔ اللہ رحمٰن عزوجل کے دربارِ والا شان میں سلامتی ایمان اور نزع و قبر و حشر میں امن و امان، بے حساب بخشش اور جنت الفردوس میں مدنی سرکار ﷺ کے جوار کا طلب گار ہوں میں نے اپنی مختصر سی زندگی میں دنیا کے بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ اخلاص کم اور دکھاوا کثیر، وفا کم اور خوشامد خطیر (زیادہ) ہے اس سے بڑھ کر بھی کیا بے وفائی ہوگی کہ وہ ماں باپ جنہوں نے ہزار احسانات کئے ہوتے ہیں مگر ان کی کوئی معمولی سی بات بھی ناگوار گزر جاتی ہے تو سارے احسانات بھلا کر ناخلف اولاد ان کو لات مار دیتی ہے۔ آہ! مکار و عیار شیطان نے قلوب و اذہان میں بہت زیادہ خرابیاں ڈال دی ہیں۔ الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی میں لاکھوں لاکھوں مسلمان شامل ہیں جیسا کہ عموماً تنظیموں میں لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے اسی طرح دعوتِ اسلامی سے بھی روٹھ ٹوٹ کر کچھ افراد کو الگ ہوتے پایا مدنی ماحول سے دوری کے بعد بعضوں کی بے عملیوں کا سلسلہ بھی سامنے آیا۔ بعض ناراض اسلامی بھائیوں نے اپنا اپنا جداگانہ ''گروپ'' بھی بنایا ہے۔ بعضوں نے میرے خلاف بہت کچھ کہا، لکھا اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی بھی جی بھر کر مخالفتیں کیں ہیں۔ مگر الحمد للہ عزوجل یہ الفاظ لکھنے تک دعوتِ اسلامی برابر ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور کوئی بھی گروپ بظاہر اب تک دعوتِ اسلامی سے آگے بڑھنا کجا برابری بھی نہیں کرنے پایا۔ میں نے تنظیمی کاموں میں زندگی کا کافی حصہ گزارا ہے

لہٰذا اپنے تجربات کی روشنی میں تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں محض آخرت کی بھلائی کے پیشِ نظر ہاتھ جوڑ کر مدنی وصیت کرتا ہوں ۔ میری بات ہمیشہ کے لئے گرہ میں باندھ لیجئے کہ میرے جیتے جی بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی دعوتِ اسلامی میں ایک بار شمولیت کر لینے کے بعد دعوتِ اسلامی کا تشخص (مثلاً سبز عمامہ شریف وغیرہ) رکھتے ہوئے طریقہ کار سے ہٹ کر ہر گز کسی قسم کا ''متوازی'' گروپ مت بنائیں ۔ دین کے کام کے حوالے سے بھی اگر آپ نے کوئی الگ سلسلہ شروع کیا تو غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں ، دل آزاریوں، آپس کی دشمنیوں، باہمی نفرتوں وغیرہ سے خود کو بچانا قریب قریب ناممکن ہو جائیگا بلکہ ہوسکتا ہے کہ بے شمار مسلمان اس طرح کی آفتوں کی لپیٹ میں آجائیں اگر کوئی یہ سمجھے کہ دعوتِ اسلامی سے جدا ہو کر الگ گروپ بنا کر میں نے فلاں فلاں دین کا بہت بھاری کام سر انجام دیا ہے تو میں اس کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ وہ یہ بھی غور کر لے کہ جدا ہونے کے باعث غیبت وغیرہ گناہوں کی نحوستوں میں تو نہیں پھنسا تھا ۔ اگر نہیں پھنسا تو صد کروڑ مبارک ! اگر پھنسا تھا تو پھر ضمیر ہی سے پوچھ لے میرے فلاں فلاں مستحب دینی کاموں کا وزن زیادہ ہے یا ان دینی کاموں کے ضمن میں جن غیبتوں وغیرہ حرام چیزوں کا صدور ہوا ان کا وزن زائد؟ اگر دل خوفِ خدا عزوجل کا حامل ہوا علمِ دین کا فیضان رہا اور ضمیر زندہ پایا تو یہی جواب ملے گا کہ یقیناً زندگی بھر کے مستحب کاموں کے مقابلے میں صرف ایک بار کی ہوئی گناہ بھری غیبت ہی زیادہ وزنی ہے کہ مستحب کام نہ کرنے پر عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ غیبت پر عذاب کا استحقاق ہے ۔ معلوم ہوا ایک بار دعوتِ اسلامی میں شامل ہونے کے بعد نکلنے یا نکالے جانے پر جداگانہ گروپ بنانے میں مِنْ حَیْثُ الْمَجْمُوْع (یعنی مجموعی حیثیت سے) نقصان ہی کا پہلو غالب ہے ۔ رہے وہ شخص جو دعوتِ اسلامی کا تشخص ترک کر چکے اور بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی مخالفت بھی نہیں کرتے اور غیبتوں، تہمتوں اور بد گمانیوں میں پڑے بغیر اپنی ترکیب سے وہی کام انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو

قبول فرمائے مگر وہ جو تشخص تبدیل کر کے الگ گروپ بنانے کے بعد بلا اجازت شرعی دعوتِ اسلامی کی مخالفت کر کے نیکی کی دعوت عام کرنے والی اس مدنی تحریک کو کمزور کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں ۔ اس مقصد کے لئے غیبتوں، تہمتوں، بیان تراشیوں، بدگمانیوں ، عیب دریوں، برے چرچوں، الزام تراشیوں اور چغلیوں کو اپنا ہتھیار بنالیں اسے اپنے زعمِ فاسد میں دین کی بہت بڑی خدمت تصور کریں ایسوں کو سنبھل جانا چاہیئے کہ یہ دین کی خدمت نہیں انتہائی درجے کی مذموم حرکت ہے بلکہ شرعاً ان ناجائز کاموں کا ارتکاب کر کے اپنے نامہ اعمال کو گناہوں سے پر کرنا ہے یوں ہی جو تشخص برقرار رکھتے ہوئے بھی بلا اجازت شرعی دعوتِ اسلامی کی مخالفت کرے گا اور لوگوں کو تنفر (یعنی نفرت دلا کر) دعوتِ اسلامی اور اس کے طریقہ کار کو نقصان پہنچانا اس کا مقصد ہو گا وہ بھی فعلِ ناجائز کا مرتکب ٹھہرے گا برا چرچا کرنا حرام ہے دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی مخالفت پر اتر آتا ہے تو خواہ مخواہ اس پر تنقیدیں کرتا، بال کی کھال اتارتا اور اس کی خامیوں یا خطاؤں کا برا چرچا کرتا پھرتا ہے (مگر جسے اللہ عزوجل بچائے) جب ان کی آپس میں بنتی تھی تو اسے گویا اس کے پسینے میں سے خوشبو آتی تھی اب ناراضی کے بعد اس کا عطر بھی بدبودار لگتا ہے ۔ یاد رکھیئے ! کسی مبلغ بالخصوص سنی عالم کی کسی خامی یا خطا کو بلا مصلحت شرعی کسی پر ظاہر کرنا یا لوگوں میں اس کا برا چرچا کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے معاملے میں بہت بہت اور بہت نقصان دہ اور آخرت میں باعث عذاب ہے میرے آقا اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۹۶ پر فرماتے ہیں اور اہلسنت سے بتقدیرِ الٰہی جو ایسی لغزش واقع ہو اس کا اخفاء (یعنی چھپانا) واجب ہے کہ معاذ اللہ لوگ ان سے بد اعتقاد ہوں گے تو جو نفع ان کی تقریر اور تحریر سے اسلام اور سنت کو پہنچتا تھا اس میں خلل واقع ہو گا ۔ اس کی اشاعت، اشاعتِ فاحشہ (یعنی برا چرچا کرنا) ہے اور اشاعتِ فاحشہ بنص قرآنِ عظیم حرام ہے:

قال اللّٰہ تعالٰی (یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں

"دعوتِ اسلامی سے بچھڑنے والوں سے اتمامِ حجت"

جو آج تک مجھ سے ناراض ہو کر یا مرکزی مجلسِ شوریٰ سے روٹھ کر جدا ہو گئے ان میں سے جن جن کی میری وجہ سے دل آزاری یا کسی قسم کی حق تلفی ہوئی ہو ان سے معافی کا طلبگار ہوں دونوں غلام زادے وار اکینِ شوریٰ بھی معافی مانگ رہے ہیں مجھے اور انہیں خدا و مصطفٰے عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان سب کو جنہوں نے حق تلفیاں کی ہوں ان کو معاف کیا۔ ناراض ہو کر یا اختلاف کر کے جنہوں نے اپنی اپنی تنظیمیں قائم کیں، جداگانہ گروپ بنائے ان سبھی کو کھلے دل دعوت دیتا ہوں کہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ صلح فرمالیں۔ محض رضائے الٰہی عزوجل کی خاطر میں ہر مسلمان سے غیر مشروط طور پر بھی صلح کے لئے تیار ہوں۔ ہاں جو تنظیمی اختلاف کو مذاکرات کے ذریعے حل کر کے صلح کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی دروازے کھلے ہیں۔ جلدی رابطہ کیجئے اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ بیٹھ جایئے۔ اگر آپ حکم فرمائینگے تو ممکنہ صورت میں ان شاء اللہ رب العزت عزوجل کی رحمت اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے متحد ہو کر شیطان کے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے ہیں۔ ان شاء اللہ عزوجل مل جل کر دین کا خوب مدنی کام کرینگے۔ اگر آپ دعوتِ اسلامی کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے تو اگر کوئی ناراض اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر مدنی کام نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ناراضگیاں دور کر کے ہمیں معافی سے نواز دے۔ اور اس پر ہمیں مطلع کر کے مسلمان کا دل خوش کر کے ثواب کا حقدار بنے کہ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ نفرتیں مٹیں گی، فاصلے سمٹیں گے اور شیطان

مردود کا منہ کالا ہو گا اور معاف کرنے والے کا منہ اجالا ہو گا۔

ایک بار پھر ہم اس حدیث پاک کا واسطہ دے کر معافی مانگتے ہیں جس میں ہمارے مکی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ (بلا اجازت شرعی) اس کا عذر قبول نہ کرے تو اسے حوضِ کوثر پر حاضر ہونا نصیب نہ ہو گا۔

یاد رکھیئے! اس طرح کی بات ہر گز مناسب نہیں کہ الیاس کو ہمارے پاس خود آنا چاہیئے اگر خود نہیں آسکتا نگرانِ شوریٰ یا کسی رکنِ شوریٰ ہی کو ہمارے پاس یا ہمارے فلاں (بڑے) کے پاس بھیجے، اس طرح کی باتیں کرنے والے کے بارے میں یہ وسوسے آسکتے ہیں کہ یہ صلح کرنا نہیں چاہتے اس لئے ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ جب ہم نے تحریری صورت میں پہل کر دی ہے تو مخلصین کے لئے رکاوٹ کس چیز کی ہے! ہر ناراض اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ رضائے الٰہی عزوجل کی خاطر آگے بڑھے اور گلے لگ جائے آ کر ملنا نہیں چاہتا تو کسی بھی رکنِ شوریٰ کے ساتھ کم از کم فون ہی پر رابطہ کر لے۔

دعائے عطّار

یا ربِّ مصطفٰے عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو گواہ رہنا میں نے اپنے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں کے لئے صلح کا پیغام مشتہر کر دیا ہے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ عزوجل میرے ناراض اسلامی بھائیوں کے دلوں میں مجھ مسکین کے لئے رحم ڈال دے کہ وہ مجھے معافی کی بھیک دے کر مجھ سے صلح کر لیں۔ یا اللہ عزوجل تو میرے دل کے حال سے باخبر ہے کہ اس صلح کی درخواست میں میرا اصل مقصد صرف صرف اور صرف اخروی مفاد ہے۔ میں مرنے سے پہلے پہلے فقط تیری رضا کے لئے ہر ناراض مسلمان سے صلح کرنا اور اپنے روٹھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو منا لینا چاہتا ہوں۔ یا اللہ عزوجل میں تیری خفیہ تدبیر سے بہت ڈرتا ہوں۔ اے میرے پیارے پروردگار عزوجل تو کبھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ میرے پاک پروردگار عزوجل میرا ایمان ایک لمحے کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی کبھی مجھ سے جدا نہ ہو۔ یا اللہ عزوجل میری اور میرے روٹھے ہوئے تمام اسلامی بھائیوں سمیت ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کی بے حساب بخشش فرما۔ یا اللہ

عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ساری امت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ عزوجل ہماری صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ عزوجل ذہنی ہم آہنگی نصیب فرما۔ یا اللہ عزوجل ہمیں بلا طلبِ منصب ایک ساتھ مل کر اخلاص کے ساتھ اپنے دین کی خدمت کی سعادت عنایت فرما۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعوتِ اسلامی کا ایک دوسرے کو مدینہ مدینہ کہنا کیسا ہے؟

یہ استفتاء ۱۴۱۹ھ ۳ ذی الحجہ کو محقق مسائلِ جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی دارالافتاء الجامعۃ الاشرفیہ کے پاس پیش ہوا۔ جس کی تصدیق نائب مفتی اعظم ہند فقیہِ اعظم مفتی شریف الحق امجدی نے کی ہے جو ماہنامہ اشرفیہ کے شمارہ مئی ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۱۳ پر درج ہے۔

سوال: دعوت اسلامی والوں نے آج کل یہ طریقہ نکالا ہے کہ جب کسی کو متوجہ کرنا ہوتا ہے تو مدینہ مدینہ کہتے ہیں۔ کیا یہ مدینہ منورہ کی بے ادبی نہیں ہے؟ کم از کم مدینہ شریف ہی کہتے۔ بلکہ استنجا خانے کے قریب بھی یہ اس بے ادبی سے باز نہیں آتے وہاں بھی مدینہ مدینہ کہتے رہتے ہیں برائے کرم شرعی حکم فرمادیجئے۔

الجواب: کسی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے مدینہ مدینہ کہنا مباح اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ مجددِ اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں احتیاط اس میں نہیں کے بے تحقیق بالغ ثبوتِ کامل کسی شئے کو حرام و مکروہ کہہ کر شریعتِ مطہرہ پر افتراء کیجئے بلکہ احتیاط اباحت ماننے میں ہے کہ وہی اصل متیقن اور بے حاجتِ مبیّن خود مبیّن۔ سیدی عبدالغنی بن سیدی اسماعیل قدس سرہما الجلیل فرماتے ہیں:

لَیْسَ الْاِحْتِیَاطُ فِی الْاِفْتِرَآءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاِثْبَاتِ الْحُرْمَۃِ اَوِ الْکَرَاھَۃِ الَّذِیْنَ لَا بُدَّ لَھُمَا مِنْ دَلِیْلٍ بَلْ فِی الْقَوْلِ بِالْاِبَاحَۃِ الَّتِیْ ھِیَ الْاَصْلُ۔ وَقَدْ تَوَقَّفَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَنَّہٗ ھُوَالْمَشْرُوْعُ فِیْ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ اُمِّ الْخَبَائِثِ حَتّٰی نَزَلَ عَلَیْہِ النَّصُّ الْقَطْعِیُّ وَآثَرَہٗ ابن عابدین فِی الْاَشربَۃِ مُقِرّاً

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۹۰)

اور مدینہ مدینہ کہنا بے ادبی کی نہیں بلکہ محبت کی دلیل ہے۔ آدمی جس چیز سے محبت زیادہ کرتا ہے اس کا ذکر بھی بار بار کرتا ہے۔ ہاں لفظِ مدینہ کے ساتھ کوئی کلمہ تعظیم کہنا جیسے شریف، منورہ، طیبہ وغیرہ خوب محبوب ہے لیکن کسی وجہ سے اس کا عدمِ ذکر بے ادبی نہیں۔ جیسے ذکرِ الٰہی کے وقت اَللّٰہُ کا ورد کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کلمہ تعظیم کا ذکر لسانی حیثیت سے خوب موزوں و چست نہیں ہوتا۔ جیسے اشعار میں مثلاً ذوقِ نعت میں:

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

اور نثر میں بھی بولا جاتا ہے سرکارِ مدینہ، تاجدارِ مدینہ، سلطانِ مدینہ، غبارِ مدینہ، نثارِ مدینہ، اس طرح کے الفاظ عوام و خواص میں رائج ہیں اور کسی کو بے ادبی کا تصور تک نہیں ہوتا۔ وجہ وہی ہے کہ اس مقام پر ترکیب کے لحاظ سے شریف وغیرہ کلماتِ تعظیم کا ذکر خوب موزوں نہیں نیز کلمات علماء بلکہ قرآن و حدیث میں بھی یہ لفظ بغیر کلمہ تعظیم کے ذکر کے وارد ہے۔ بطورِ نمونہ فتاویٰ رضویہ شریف کے ایک فتوے کے چند اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے۔

۲۔ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔

۳۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم "بے شک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ مولانا علی قاری رحمۃ الباری مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں:

حکی عن بعض السلف تحریم تسمیۃ المدینۃ بیثرب۔

۴۔ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امدینہ نام نہاد از جہتِ تمدن و اجتماع مردم'' (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۶۱، ۶۲ جلد ۹ رضا اکیڈمی) یہاں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مدینہ کہنے والے نے مخاطب کا نام مدینہ رکھ دیا ہے بلکہ یہ اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک مخصوص کلمہ (کوڈ) ہے جیسے نمازیوں کا متوجہ کرنے کے لئے تثویب یا صدائے مدینہ وغیرہ۔

الغرض متوجہ کرنے کے لئے لفظِ مدینہ کا ذکر جائز مباح ہے۔کوئی بھی فرد یا جماعت اپنی شناخت کے لئے کوئی کلمہ یا جملہ خاص کر لیتی ہے، اسے شعار، علامت یا کوڈ کہتے ہیں۔اور یہ عام طور پر رائج ہے جس پر فقہائے کرام نے کبھی نکیر نہ فرمایا۔جنگوں میں صحابہ کرام کا شعار (کوڈ) تھا ''وَامُحَمَّدَاہْ'' اور اگر دعوتِ اسلامی والوں نے اپنی شناخت کے لئے ایک لفظِ مدینہ خاص کر لیا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور فون پر ملاقات کے وقت ہیلو ہیلو کہنا اسلامی طریقہ کے خلاف ہے یوں ہی مدینہ مدینہ بھی۔تو یہ ہے کہ پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا جائے پھر اپنی شناخت بتانے کے لئے کوڈ کا لفظ مدینہ وغیرہ بھی کہا جا سکتا ہے۔واللہ اعلم

محمد نظام الدین رضوی

خادم دارالافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

الجواب الصحیح

محمد شریف الحق امجدی۔(۳ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

(ماہنامہ اشرفیہ مئی ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۴)

اور یہ جو سوال میں کہا گیا ہے کہ استنجا خانے کے قریب بھی یہ مدینہ مدنیہ کہنے سے باز نہیں آتے یہ محض تہمت ہے کوئی اسلامی بھائی ایسا نہیں کرتا نہ کوئی مسلمان اسے پسند کرے گا۔ ہاں شاذ و نادر کسی نے جہالت سے کہہ دیا تو وہ الگ بات ہے۔اس کو بنیاد بنا کر کسی دینی تحریک کو بدنام کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔[1]

سبز عمامے کا جواز

از مفسرِ قرآن مناظرِ اسلام حضرت علامہ مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

سنتِ عمامہ کو دورِ حاضر میں عملی جامہ پہنانا سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ بھلا کرے دعوتِ اسلامی کا اس نے ہمت کر کے اس سنت مبارکہ کا احیاء کیا کہ بوڑھوں، جوانوں بلکہ بچوں تک کے سروں پر عمامہ سجانے کا رنگ بھر دیا ورنہ انگریز خبیث نے تو مسلمانوں میں عمامہ تو در کنار سرے سے سر ننگا رکھنے کو اعلیٰ تہذیب بنایا اور عمامہ کے ساتھ سر ڈھانپنے کی تحقیر بلکہ اس کی تذلیل میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔افسوس ان مسلمانوں پر ہے جنہوں نے عملی طور پر عمامہ کے بجائے مختلف طریقوں کی ٹوپیوں اور کیپوں کو اپنی عزت سمجھا۔بلکہ بہت سے ظالم وہ بھی ہیں جو عمامہ سجانے کو اپنی معاش اور معاشرہ کے لئے اپنے حلقہ احباب میں برائی محسوس کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر بعض لوگ عمامہ کی حیثیت کو گھٹاتے ہوئے سبز رنگ کے پیچھے پڑ گئے اور اسے بدعت کے کھاتے میں ڈال کر عوام کو نفرت اور حقارت پر اُکسایا حالانکہ صرف رنگ بدلنے سے عمامہ کی اصل سنت میں فرق نہیں آتا۔ہم ایسے بھلے مانسوں کو کیا کہیں۔ بہر حال عمامہ عمل میں لاؤ۔سبز رنگ ضروری نہیں۔سفید رنگ کے عمامے سے سر کو سجاؤ۔سبز رنگ و

[1] امیر اہلسنت فرماتے ہیں: ہونٹوں سے ''شِش شی'' کی آواز نکال کر کسی کو بُلانا یا مُتَوَجِّہ کرنا اچّھا انداز نہیں، نام معلوم ہونے کی صورت میں ''مدینہ!'' کہہ کر بھی نہیں بلکہ نام یا کنیت (کُن۔یَت) سے پکارے کہ سنّت ہے، خصوصاً استنجا خانوں اور گندی جگہوں پر ''مدینہ'' کہہ کر پکارنے سے بچنے کی سخت ضرورت ہے۔اگر نام نہ معلوم ہو تو اُس مقام کے عُرف کے مطابق مہذَّب انداز میں پکارا جائے، مَثَلاً ہمارے مُعاشرے میں عُمُوماً نوجوان کو بھائی جان! بھائی صاحِب! بڑے بھائی! اور عمر رسیدہ کو: چچا جان! بزرگو! وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔بَہَر حال جب بھی کسی کو پکارا جائے تو مؤمن کا دل خوش کرنے کے ثواب کی نیّت کے ساتھ اچھے میں اچّھا انداز ہو اور نام بھی پورا لیا جائے نیز موقع کی مناسبت سے آخِر میں لفظ ''بھائی'' یا ''صاحِب'' وغیرہ کا بھی اضافہ ہو، حج کیا ہے تو ''حاجی'' کا لفظ بھی شامل کر لیا جائے۔(خاموش شہزادہ، صفحہ ۳۳) حشمتی

سفید رنگ کو سامنے رکھ کر عمامہ کی اصلِ سنت میں رخنہ نہ ڈالو۔ نفسِ سنت کو نہ چھوڑو۔ مثلاً سنت ہے مسواک کرنا خواہ کسی لکڑی کی ہو۔

دورِ حاضر میں جن صاحبان نے سبز عمامہ کو بدعت وحرام اور مکروہ کہا ہے انہوں نے شریعت مطہرہ پر افتراء اور خود کو مستحقِ سزا بنایا ہے۔ اس لئے کہ اسکا استعمال بہشت میں بہشتیوں کو نصیب ہوگا اور دنیا میں خود سرورِ عالم ﷺ کا استعمال ثابت ہے۔ اور جو عمل حضور سرورِ عالم ﷺ سے ثابت ہوا سے بدعت ومکروہ وحرام کہنا ظلمِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " **وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ** "، ترجمہ: اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے۔ تفسیر: علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں " **وخص الاخضر بالذکر لانہ الموافق للبصر** " (تفسیر قرطبی صفحہ ۳۹ جلد ۱۰) سبز رنگ کا خاص کر اس لئے ذکر فرمایا گیا کہ وہ بینائی کے زیادہ موافق ہے۔

دورِ حاضر کے سنی مفسر حضرت مفتی احمد یار خان صاحب اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ رب کو سبز رنگ بہت پسند ہے اسی لئے جنت کی زمین، شہداء کی روحوں کا رنگ سبز، حضور ﷺ کے روضہ کا رنگ سبز (تفسیر نور العرفان)

بعض لوگوں کا وہم ہے کہ لباس صرف شلوار، تہبند اور قمیض کا نام ہے۔ حالانکہ لباس میں عمامہ بھی داخل ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے پیراہنِ اقدس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رداء، تہبند، عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیص اور ٹوپی۔ پاجامہ ایک بار دیکھا ہے پہننے کی روایت نہیں (ملفوظاتِ اعلیٰحضرت جلد سوم) مذکورہ آیت کریمہ میں زینت سے مراد لباس بھی ہے۔ اور لباس میں عمامہ بھی داخل ہے۔ اور لباس ہر اس رنگ کا جائز ہے جس سے شریعت مطہرہ نے منع نہیں فرمایا۔ اور سبز رنگ کی ممانعت پر چونکہ کوئی دلیل شرعی نہیں۔ لہٰذا اس رنگ کا عمامہ استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ سبز عمامہ کے جواز

میں ہے "**دستارِ مبارک آنحضرت ﷺ اکثر سفید بود و گاہ دستار سیاہ و احیاناً سبز** "، ترجمہ: حضور ﷺ کی دستار مبارک اکثر سفید اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتی تھی۔

(ضیاء القلوب فی لباس المحبوب صفحہ ۲)

بدر میں ملائکہ کی دستار ہائے مبارکہ بھی سبز دیکھی گئیں حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں **کان سیما الملائکۃ یوم بدر ھو عمائم بیض و یوم حنین عمائم خضر** یعنی یوم بدر ملائکہ کی نشانی سفید عمامے اور حنین کے دن سبز عمامے تھے۔ سبز عمامہ اگرچہ حضور ﷺ کے علاوہ صحابہ کرام و اسلافِ عظام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے لیکن دعوتِ اسلامی کے ممبران بھی سنت خیر سے استعمال فرماتے ہیں۔ جس کی مختصر تشریح آگے آئے گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) تو اس لحاظ سے اس کی اباحت میں شک وشبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں ضد وتعصب اور حسد لا علاج بیماریاں ہیں جن کے ہم ذمہ دار نہیں۔ بوجہ ضرورت ومصلحت (دعوتِ اسلامی والوں کو) عمامہ سفید کی بجائے سبز عمامہ میں لایا جارہا ہے تو کوئی حرج نہیں اصل مقصد تو حل ہو رہا ہے یعنی سنت عمامہ پر عمل۔ اس لئے یقین کیجئے کہ سبز عمامہ سجانے کا وہی ثواب ہے جو کہ سفید عمامے کا ہے۔ صرف رنگ کی حیثیت سے افضلیت سفید عمامے میں ہے۔ اور اگر مصلحت درپیش ہے (یعنی دعوتِ اسلامی کی جان پہچان) اور دین کا کام آگے بڑھتا ہے تو بڑھنے دیجئے بلکہ ان کا ہاتھ بٹائیے اور روڑے نہ اٹکائیے۔ متاع للخیر **وما علینا الا البلٰغ**۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

غفرلہٗ بہاولپور (پاکستان)

میں نے حضرت کی کتاب "سبز عمامہ کا جواز" جو کہ ۴۵ صفحات پر مشتمل ہے اس میں سے چند اقتباس پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور اس کتاب کو ان

الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ یا اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے جب تک زندگی ہے تو ہمیں اسلام کے اندر زندگی عطا فرما اور آخرت کے وقت سلامتیٔ ایمان نصیب فرما۔ جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے حبیب ﷺ کا پڑوس نصیب عطا فرما میرے مرشدِ کریم امیرِ اہلسنت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی عمر اور دیگر علماء اہلسنت کی عمروں میں برکتیں عطا فرما۔ حاسدین کے حسد سے محفوظ فرما۔ دعوتِ اسلامی کا بول بالا فرما اور ہمیں اس میں استقامت عطا فرما آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری

دعوتِ اسلامی اور امیر اہلسنت کے بارے میں علماء اہلسنت کے تأثرات

شارح بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے تأثرات۔

دعوتِ اسلامی کے بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب قادری سنی صحیح العقیدہ عالم ہیں اور سلسلہ رضویہ میں مرید اور اس کے خلیفہ مجاز ہیں غالباً کراچی کے مشہور اہلسنت کے مدرسہ دارالعلوم امجدیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ یہ مرید وخلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے ہیں جو مرید وخلیفہ مجدد اعظم اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ہیں۔ مولانا الیاس اسی سلسلہ میں بیعت بھی کرتے ہیں۔ ان کے اجتماعات کے اخیر میں قیام ہوتا ہے جس میں مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھا جاتا ہے۔ اور اپنی تقریروں میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے فضائل و مناقب بھی بیان کرتے ہیں ان کی کتابوں یا جتنے رسائل لکھے ہیں وہ سب اہلسنت کے مطابق ہیں کراچی میں

۱؎ سبز عمامے کے جواز پر علامہ عبدالرزاق بھترالوی کا رسالہ "سبز عمامے کی برکت سے کذاب جل اٹھا" علامہ مفتی رضاء المصطفیٰ ظریف القادری کا رسالہ بنام "سبز عمامے کا جواز" اور مولانا کاشف اقبال مدنی کا رسالہ "سبز عمامہ کا جواز" بھی بہت مفید ہے۔ حشمتی

خاص ان کی مسجد میں جمعہ اور عیدین میں ایک لاکھ سے زائد آدمی شریک ہوتے ہیں، مگر لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کرتے[۱]۔ وہ فتاویٰ رضویہ و دیگر تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اور اہلسنت کی کتابیں رکھتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں۔ وہ علماء دیوبند نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی کو کافر مانتے ہیں اور ایسا کافر جو ان کے کفر پر مطلع ہوتے ہوئے انہیں کافر نہ جانے انہیں بھی کافر جانتے ہیں۔ یہ سب باتیں میں اپنی تحقیق کی بنا پر لکھ رہا ہوں۔ میں خود ان سے مل چکا ہوں کراچی گیا تھا تو وہ خود مجھے ملنے کے لئے میری قیام گاہ پر آئے تھے تمام وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں تبلیغیوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔ کسی سے ان کا ربط وضبط نہیں۔ ایسی صورت میں مجھے یقین ہے کہ وہ ایک صحیح العقیدہ سنی عالم ہیں اور ان کی تحریک سنیت کے فروغ و استحکام کے لئے ہے۔ طریقہ کار کے دفعہ کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میلاد کرنے والے، عرس کرنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں ہم نے یہ چاہا کہ ہم ایسا کام کریں جس کی سخت ضرورت ہے اور وہ کوئی نہیں کرتا۔ نیز ہمارے مبلغین عام طور پر کم علم ہیں اور ان کا رد اسے کرنا چاہیئے جو صاحبِ علم ہو۔ ان کے ایک مبلغ نے بتایا کہ ہمارا مقصد تبلیغیوں کا توڑ ہے۔ میلاد عرس کرنے اور وہابیوں کا رد کرنے سے غیر جانبدار طبقہ بھڑک جاتا ہے۔ اور وہ پھر ہمارے قریب نہیں آتا۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ غیر جانبدار طبقہ ہی نہیں بلکہ جو دیوبندیوں سے متأثر ہیں وہ لوگ بھی ہمارے قریب آئیں، ہماری باتیں سنیں، ہم سے ملیں جلیں اور ہم سے مانوس ہوں جیسا کہ تبلیغی کرتے ہیں کہ وہ اہلسنت کا رد نہیں کرتے عوام کو شریعت کی پابندی وغیرہ کی ترغیب دے کر اپنے قریب کرتے ہیں اور اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے متعلقہ بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ جو ہم سے دور ہیں وہ ہمارے قریب آئیں۔ ہم بھی اپنے عمل اور کردار سے اپنے اخلاق اور بہترین تعلیم وتلقین سے سنی بزرگوں خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا معتقد بنائیں جس سے وہ ایک صحیح

۱؎ اب علمائے اہل سنت ومفتیان کرام ہی کی اجازت سے ضرورت وحاجت کی بناء پر لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ حشمتی

العقیدہ سنی مسلمان اگر پہلے سے نہیں تھا تو ہو جائے۔ چنانچہ وہ اپنے طریقہ کار میں پچھتر فی صد کامیاب ہیں ۔تبلیغیوں کی جڑیں اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک دیں ۔ لاکھوں لاکھ صلح کلیت دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں۔ یہ باتیں میں اپنے علم ودانش کی بنا پر لکھ رہا ہوں انہوں نے اپنے ان دونوں دفعات کی ترجیح میں جو کچھ کہا ہے اس میں بحث کی گنجائش ہے۔ لیکن دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار کی پچھتر فیصد کامیابی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کوئی ان کے طریقہ کار میں ان دو باتوں کو ناپسند کرے تو اسے اس کا حق ہے۔لیکن ان کی ساری جد جہد سنیت کے فروغ کے لئے ہے۔ اوران کے ذریعے سے لاکھوں لاکھ افراد سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے سچے محبّ و جانثار، تو ان پر کسی کام کا شبہ کرنا یا ان کی تحریک کی مخالفت کرنا کوئی اچھا کام نہیں ہوگا۔ (ماہنامہ اشرفیہ جنوری ۱۹۹۷ء)

قائدِ اہلسنّت، رئیسِ التحریر، حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کے تأثرات

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قادری رضوی جو پاکستان میں نماز کی تحریک کے عظیم قائد ہیں ۔نگر نگر، شہر شہر نماز کی تبلیغ، عقائد کی اصلاح اور دین وسنت کی اشاعت ان کا شب وروز مشغلہ ہے۔

ارشد القادری مکتبہ جامِ نور جمشید پور

۲۸ مارچ ۱۹۸۵ء

(تقدیم نماز کی تعلیم ص:۸، ۹)

خواجہ علم وفن، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی خواجہ مظفر حسین رضوی شیخ الحدیث دارالعلوم چرہ محمد پور فیض آباد، یوپی کے تأثرات

دعوتِ اسلامی کے بارے میں، میں سنتا رہا۔ اس کی اچھی کارکردگی طور طریقہ کی تعریف سنتا رہا کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مطابق سنی تحریک ہے یہاں تک کہ مجھے دو تین بار ان کے اجتماعات میں جانا ہوا۔ ان کے جلسہ اجتماعات میں جب میں شریک ہوا ان کی وضع قطع لباس کو میں نے شریعت مطہرہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پایا۔ پھر ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ فیضانِ سنت کو میں نے اول سے آخر تک پڑھا۔ جس میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چھلکتا ہوا جام پایا۔ میری گفتگو کئی بار بذریعہ فون امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری صاحب سے ہوئی، جن کے قول اور فعل میں بزرگی کے آثار نمایاں ہیں۔ میں اہلسنت و جماعت کے تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دعوتِ اسلامی کے قریب آئیں۔

خواجہ مظفر حسین رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم چرہ محمد پور فیض آباد

۶ جولائی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ

پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے تأثرات

دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار حضرات سے فقیر برکاتی کو بارہا ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سے تفصیلی گفتگو بھی ہوئی۔ سالِ گذشتہ احمد آباد (انڈیا) کے عالمی اجتماع میں شرکت کا موقع بھی میسر آیا۔ میرے محدود مطالعہ کی روشنی میں دعوتِ اسلامی ایک مذہبی تحریک ہے۔ وہ سنتوں پر عمل کرانے کے سلسلے میں انتھک محنت کر رہی ہے۔ لاکھوں کارکنان کے مجمع میں اگر چند لوگ غلطی

کرتے بھی ہیں تو اس کو دعوت اسلامی کے کھاتے میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔تبلیغ کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔اہلسنت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور فروغ کا معاملہ ہے۔دعوتِ اسلامی پوری طرح محنت کر رہی ہے۔فقیر قادری ''دعوتِ اسلامی'' کے ذمہ داران سے بڑی حد تک متفق ہے۔میری دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ مولائے کریم بطفیل سرورِ کونین ﷺ اس تحریک کو فروغ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ الحبیب الامین و علی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔جملہ برادرانِ اہلسنت سے پرزور اپیل ہے کہ دعوتِ اسلامی کی تحریک کو آگے بڑھانے میں دامے، قدمے، قلمے، سخنے ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں فرماتا۔وما علینا الا البلٰغ

ماہنامہ جامِ نور مئی ۲۰۱۰ء

حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں سجادہ نشین
خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے تأثرات

کچھ عرصہ قبل دعوتِ اسلامی جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس کا دائرۂ تبلیغ محدود نہیں۔بلکہ سارے عالم کو اسلامی غور و فکر و تبلیغ کے لئے کمربستہ ہے۔اس جماعت کا مکمل سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔مسلکِ اہلسنت و جماعت کو فروغ دینا ہی اس کا نصب العین ہے۔دعوتِ اسلامی نام کی تنظیمیں مختلف ممالک میں قائم ہو رہی ہیں۔برادرانِ اہلسنت و جماعت خصوصاً علماء کرام و ائمہ مساجد سے ہر ممکن تعاون کی اپیل اور بارگاہِ رب العزت میں استغاثہ ہے کہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ وطفیل میں صاحبِ تنظیم اور اس کے معاونین کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔نیز اس تحریک کو فروغ عطا فرمائے۔آمین بجاہِ سیدا لمرسلین ﷺ۔

ماہنامہ جامِ نور ۲۰۱۰ء۔

حضرت مولانا منان رضا خان منانی میاں
سربراہ جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج، بریلی کے تأثرات

ممبئی جیسی قیمتی جگہ میں زمینیں بہت مہنگی ہوتی ہیں۔کئی منزلوں پر مشتمل فیضانِ مدینہ کی شکل میں ایک عظیم ادارہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔جہاں سے دعوتِ اسلامی والے سنیت کا کام کر رہے ہیں۔میں اس کو دیکھنے کا مشتاق تھا کہ محمد علی روڈ پر اس کے علاوہ اور کوئی جگہ ہمارے پاس نہیں ہے۔یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور فیضانِ مدینہ کی برکت ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم علماء اہلسنت کو یہاں لاکر دکھائیں۔ان کے ساتھ رہیں اور ان کی صحبت کریں۔دعوتِ اسلامی جو کام کر رہی ہے وہ ہم سب کا ہے۔میں یورپ میں بھی دعوتِ اسلامی کے پروگراموں میں شریک ہوا برطانیہ کے شہر برمنگھم میں بھی دعوتِ اسلامی کا بہت بڑا ادارہ دیکھا۔وہاں اجتماع بھی ہوا۔جہاں ہزاروں لوگ ہری پگڑی میں ملبوس نظر آئے۔یہ وہاں بھی بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔میرا کئی ملکوں میں سفر ہوتا ہے۔یہ دیکھ کر اطمینانِ قلب میسر ہوا کہ ہر ملک میں دعوتِ اسلامی کام کر رہی ہے۔اور اللہ تعالیٰ ان سے مسلکِ اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا کام لے رہا ہے۔دعوتِ اسلامی محبت رسول اللہ ﷺ کو عام کرنے کے لئے جو کام کر رہی ہے اس کے ہر کام سے میں متفق ہوں۔ہم بند کمرے میں جو باتیں کرتے ہیں وہ عوام تک نہیں پہنچ پاتیں۔دعوتِ اسلامی کی مدنی چینل کے ذریعے اچھی پیش رفت ہے۔

ماہنامہ جامِ نور مئی ۲۰۱۰ء۔

حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین

جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے تأثرات

میں اس (دعوتِ اسلامی) کو مفید اور ضروری سمجھتا ہوں۔ اگر اس میں کچھ خامیاں ہوں تو اصلاح کی جائے۔ تحریکِ دعوت ہی کو مسترد نہ کیا جائے۔ جو لوگ انتہا پسندی کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ان سے سوال یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا سیلاب جو ہماری اچھی اچھی آبادیوں کو نگلتا جا رہا ہے۔ اس پر بند باندھنے کا آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟ اس پر روک لگانے اور بھولے بھالے سنیوں کو بچانے کا آپ کے پاس کیا فارمولہ ہے اور کیا عمل ہے؟ مگر وہ اس کا کوئی جواب نہیں دینگے۔ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض صرف اپنوں کی مخالفت ہے غیروں کے سیلاب سے قوم کا تحفظ کسی اور کی ذمہ داری ہے۔ جو شاید آسمان سے نازل ہوگا یا قیامت گزر جانے کے بعد پیدا ہوگا۔

تاج الشریعۃ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان ازہری میاں دامت برکاتہم العالیہ

کا دعوت اسلامی کی تائید میں ایک مکتوب

۷۸۶

برادرانِ اہلسنت و جماعت سلام مسنون و دعائے خیر مسحون۔

دعوتِ اسلامی کا ایک وفد گجرات کے دورہ پر آ رہا ہے۔ یہ تنظیم بحمدہٖ تعالیٰ سنیوں کی تنظیم ہے جس کے بانی مولوی محمد الیاس قادری ہیں۔ یہ حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ سے بیعت ہیں یہ خود متصلب سنی ہیں اور دیو بندیوں وغیرہم کو حسام الحرمین کی روشنی میں کافر و مرتد اور بے دین جانتے ہیں اور اپنے لوگوں کو اپنے مخصوص انداز میں مسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ

تعالیٰ عنہٗ پر قائم رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔ سات نکاتی منشور کے بارے میں ان سے گفتگو ہوئی۔ اس کو انہوں نے کالعدم قرار دیا ہے۔ یہ تفصیلات معمولات اہلسنت میلاد و اعراسِ بزرگانِ دین کے قائل ہیں۔ امید ہے کہ لوگ ان کے اجتماعات میں شریک ہونگے۔ (نوٹ) ان سے کل گذشتہ ۸ محرم ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۰ اگست ۱۹۹۱ء کو ملاقات ہوئی تھی جس میں انہوں نے کالعدم منشور کے بارے میں وضاحت کی۔ والسلام

راقم محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہٗ

حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی رضوی

دار الافتاء محلّہ سوداگراں، بریلی شریف کا بیان

انجینئر سعید حسن خان نے مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی جانب جو تحریر منسوب کی تھی وہ ثابت نہ کر سکے اور تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں) جعلی ثابت ہوئی تھی اس لئے انجینئر سعید حسن کو توبہ کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ جواب بالکل درست ہے اور جس تحریر (علماء مقدس پتھر ہیں وغیرہ) کی نسبت مولانا الیاس قادری صاحب کی طرف کی گئی ہے وہ جعلی و غلط ہے۔

اور ایسے لوگ لائقِ تحسین نہیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان افتراق و اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ ماہ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ صفحہ ۲۰، ۲۱ میں جو مضمون اس کا چھپا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رضوی

شارح حدائقِ بخشش و مصنف و مترجم کتبِ کثیرہ (پاکستان) کے تأثرات

ہند سے شائع شدہ کتابچہ ''دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟'' کسی نے

مجھے دکھایا امیرِ اہلسنت حضرت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی سنیت کے متعلق جھوٹے الزامات پڑھ کر میں حیران وششدر رہ گیا۔ دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار پر کسی کو جزوی اختلاف تو ہوسکتا ہے۔مگر الیاس قادری کی سنیت پر شک کرنا جس نے بے شمار تبلیغیوں، دیو بندیوں، رافضیوں اور قادیانیوں کو بعونہٖ تعالیٰ سنی بنایا۔ جس نے گھر گھر کنزالایمان داخل کر دیا۔ جس کا کوئی بیان اعلیٰ حضرت کے ذکرِ خیر سے خالی نہیں ہوتا سخت زیادتی اور شر انگیزی ہے۔

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا پیغام دنیا کے کم وبیش ۵۰ ممالک میں پہنچ چکا ہے جگہ بہ جگہ سے تبلیغی جماعت والے اپنے بستر لپیٹ کر فرار ہوتے نظر آ رہے ہیں ۔ بے شمار مسجدیں جو دیو بندیوں کے قبضے میں چلی گئی تھیں ایک بار پھر سنیوں کے پاس آ رہی ہیں۔

ایسے حالات میں دعوتِ اسلامی کی مخالفت کرنا نادانستہ طور پر تبلیغی جماعت کو تقویت پہنچاتے ہوئے خود اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔

حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ کے تأثرات

''دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟'' نامی کتابچہ میری نظر سے گزرا جس سے مجھے بالکل ہی کچھ حیرت نہ ہوئی کیونکہ اس طرح کی بے سروپیر کی افواہیں بہت سنی اور دیکھی ہیں ۔جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔لہٰذا عوام وخواص اہلسنت و جماعت اس طرح کے تخریبی اور مسلک مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا شیرازہ منتشر کرنے والی بیہودہ تحریر پر قطعی کان نہ دھریں اور اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں ۔ مرشدی الاعظم، مفتی الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کا کرم کہ اسی دن دیوانہ اعلیٰ حضرت محمد الیاس قادری دام ظلہٗ العالی سے فون پر میری تفصیلی بات ہوئی تو مذکورہ کتابچہ میں ان کی تحریر کی فوٹو کاپی جو دی گئی ہے اس کے متعلق میں نے

بس اطمینانِ خاطر کے لئے دریافت کیا تو انہوں نے تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ حضرت وہ قطعی میری تحریر نہیں ہے نیز اس کذب بیانی اور دروغ گوئی پر کئی قرائن بھی ہیں ۔ ماضی قریب میں سرکار ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ اور حضرت محدّثِ کبیر قبلہ سے جب مولانا کے متعلق میں نے ان کے خیالات معلوم کئے تو فرمایا محمد الیاس قادری کو میں رات کے اندھیرے میں بھی سنی صحیح العقیدہ جانتا ہوں ۔لہٰذا تخریبی مزاج افراد سے عرض ہے کہ مسلکِ حق کی تعمیر کا کام کریں۔ تخریب کاری سے جماعت کو نقصان نہ پہنچائیں ہاں کوئی خامی دیکھیں تو اس کی اصلاح فرمائیں۔

(ماہنامہ جامِ نور مئی ۲۰۱۰ء)

حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کے تأثرات

دعوتِ اسلامی اہلسنت و جماعت کی عالمگیر تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کا فیضان اس وقت دنیا کے بیشتر ممالک میں ابرِ باراں کی طرح برس رہا ہے جو لوگ اس کے قریب آرہے ہیں ان کا دامن دعوتِ اسلامی کے فیضان سے مالا مال ہو رہا ہے۔ ہزاروں لوگ جو گناہوں میں مبتلا تھے اور اسلام سے بہت دور تھے بے عملی اور بدعملی کے شکار تھے، میں نے خود محسوس کیا کہ دعوت و تبلیغ سے وہ اسلام کے قریب آئے، اور سنتِ رسول ﷺ کے قریب آئے ۔ دعوتِ اسلامی کا فروغ دراصل اہلسنت و جماعت کا فروغ ہے۔جس طرح علمی دنیا میں حضور حافظِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ الجامعۃ الاشرفیہ نے علماء کرام وفضلاء کو فارغ کیا اور آج عالمی سطح پر وہ دعوت و تبلیغ ، تدریس وتصنیف کا کام کر رہے ہیں اسی طرح جو افراد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوئے وہ مبلغین بھی آج عالمی سطح پر اسلام وسنیت کا بے پناہ کام کر رہے ہیں ۔ آج سے ہی نہیں بلکہ جس روز سے دعوتِ اسلامی قائم ہوئی ہے، بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ اس کے قیام میں بنیادی کردار قائدِ

اہلسنت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ حافظِ ملت علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید اور الجامعۃ الاشرفیہ کے قابلِ فخر فرزند ہیں۔ ہم دعوتِ اسلامی کو کسی اور کی تحریک نہیں بلکہ الجامعۃ الاشرفیہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کی تحریک تصور کرتے ہیں۔ مولانا الیاس قادری کے تعلق سے ہم نے معلوم کیا وہ بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کے دل کو عشقِ رسول کا مدینہ بنادیا ہے۔ وہ خود بھی پیاری پیاری سنتوں کے عامل ہیں اور ان کے کردار وعمل کی برکت پوری دنیا میں محسوس کی جارہی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ ان کے دامن سے وابستہ ہیں اور وہ اپنے اخلاص ومحبت کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتوں کو دل میں بوئے گل کی طرح اتار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آج جہانِ سنیت میں دعوتِ اسلامی کے فیضان کو جاری وساری رکھے۔

ہم فرزندانِ اشرفیہ وعوامِ اہلسنت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں دعوتِ اسلامی کا تعاون کرتے رہیں۔ کیوں کہ یہ تحریک تبلیغ کے میدان میں اہل سنت کے فروغ میں بڑی بنیادی ضرورتوں کو پورا کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت مولانا الیاس قادری کا سایہ کرم جماعتِ اہلسنت کے سروں پر دراز فرمائے۔ **آمین بجاہِ سید المرسلین** ﷺ

حضرت مولانا خوشتر نورانی صاحب
مدیر ماہنامہ جامِ نور دہلی کے تأثرات

دعوتِ اسلامی کے عالم گیر اثرات، کام کرنے کے طریقوں اور شعبوں پر نظر ڈالی جائے تو خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ اتنے کم عرصے میں اس نے کس طرح دعوت وتبلیغ کا اتنا بڑا نیٹ ورک قائم کرلیا ہے۔ پھر خیال آتا ہے جہاں جذبہ صادق ہو، خلوص پیہم ہو، جہد مسلسل ہو اور پھر تائید غیبی حاصل ہوجائے تو حیرانی کیا ہے انسان اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ خواہ کتنی بھی کوشش

کرے ایک مومن کا ایقان یہ ہے اگر تائید الٰہی نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس وقت دعوتِ اسلامی اپنے ۳۰ سے زائد شعبوں[1] کے ساتھ ۷۵ ملکوں میں کام کررہی ہے۔ جہاں اس نے لاکھوں گمراہی اور بدعملی میں بھٹک رہے مسلمانوں کو صحیح راستہ دکھایا۔ انہیں باعمل اور شریعت کا پابند بنادیا۔ ان کے دلوں میں رسولِ اکرم ﷺ کی محبت ڈال دی اور مختلف ممالک میں سینکڑوں غیر مسلموں کو اپنی مؤثر دعوت سے ایمان ویقین کے اجالے میں لاکھڑا کیا۔ (ماہنامہ جامِ نور مئی ۲۰۱۰ء)

انجینئر سید حسن خان کی کہانی مولانا خوشتر نورانی کی زبانی

یہ واقعہ ۱۹۹۸ء کا ہے جب حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ باحیات تھے اور اپنی زندگی کے آخری دور سے گذر رہے تھے۔ اس وقت وہ حکیم سید محمد احمد کے زیر علاج تھے۔ اس سلسلے میں انہی کے ادارے جامعہ غوثیہ رضویہ پیر والی گلی سہارن پور میں فروکش تھے اس ادارے کی سرپرستی خود حضرت علامہ کیا کرتے تھے۔ انہی کی تحریک پر سنیت کی اشاعت کے لئے بد مذہبوں کے درمیان ادارہ قائم کیا گیا تھا وہاں قیام کے دوران سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ۷۸۶ ویں عرس کی تاریخ آگئی اور ادارے میں ایک بڑی محفل کا آغاز کیا گیا۔ جس میں شہر کے سینکڑوں خوش عقیدہ افراد نے بھی شرکت کی۔ اس روحانی محفل کے اختتام کے بعد اچانک ایک شخص اٹھا اور دعوتِ اسلامی کی مخالفت میں ایک کتابچہ بعنوان ''ایمان کی حفاظت کیسے کریں؟'' تقسیم کرنے لگا۔ روحانیت کی ایسی محفل میں اس بدمزگی سے لوگ حیران وپریشان چہ می گویاں کرنے لگے۔ ماحول زیادہ خراب اور کشیدہ نہ ہوجائے یہ سوچ کر مولانا مجیب الرحمٰن علیمی (استاذ جامعہ عارفیہ سید سراواں الہ آباد) جو اس وقت ادارے کے طالب علم تھے اور ان کے کچھ ساتھی اس کتابچے کو لے کر دوڑتے ہوئے حضرت علامہ کے پاس پہنچے اور انہیں صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ حضرت نے کتابچہ دیکھتے ہی غصے سے فرمایا جاؤ اسے فوراً روکو اور پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔ طلباء نے

[1] اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت ۹۰ سے زائد ہوچکے ہیں۔ حشمتی

حکم کی تعمیل کی اور اس شخص سے جب اس کا نام اور اتا پتہ پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ بریلی کا رہنے والا کوئی سعید حسن انجینیئر ہے یہ سنتے ہی حضرت کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا اور اس کی مذموم حرکت پر حضرت نے اسے خوب ڈانٹا، پھٹکارا۔ وہاں کے جو اساتذہ مثلاً مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا غلام غوث صاحب مصباحی، اور جو طلباء میں سے موجود تھے وہ بتاتے ہیں کہ حضرت اس شخص کو ڈانٹتے ڈانٹتے دردو کرب سے زاروقطار رونے لگے اور فرمایا کہ ''اگر مولانا الیاس قادری یا تحریک دعوتِ اسلامی بدعقیدہ اور وہابی تحریک ہے تو میں بھی ہوں کیوں کہ مولانا الیاس قادری کو امارت تفویض کرنے اور دعوتِ اسلامی کی تشکیل میں میرا ہی ہاتھ ہے''۔ افسوس کہ انجینیئر موصوف نے اس واقعے اور حضرت علامہ کی نصیحت سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور اب دعوتِ اسلامی کی مخالفت میں خود ساختہ الزامات اور اتہامات پر اتر آئے ہیں۔

شہزادۂ صدرالشریعۃ حضرت علامہ بہاء المصطفیٰ قادری صاحب کا ''ابلیس کا رقص'' کتاب سے بیزاری کے اظہار میں ایک خط کا جواب

گرامی قدر جناب صوفی محمد یونس ظہور قادری کشمیری

دام ظلکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ثم السلام

امید کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا۔ محبت نامہ شرفِ نظر ہوا یادآوری کا شکریہ۔ میری تقریظ ''ابلیس کا رقص'' نامی کتاب پر اس طور پر ہے کہ انجینیئر سعید حسن صاحب نے چند جگہ سے پڑھ کر سنایا۔ وہ پوری کتاب پڑھ کر سنانا چاہتے تھے۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے پوری کتاب نہیں سنی اور نہ ان جملوں سے میں آگاہ ہوا جو آپ نے قلمبند کئے۔ علماء اہلسنت کے بارے میں ان قبیح جملوں سے برأت و بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ ابلیس کا رقص نامی کتاب پر میری تقریظ کا صرف یہ مقصد تھا کہ ''دعوت'' کی حرف بحرف نہ تردید یا تصحیح ہے بلکہ جو امور صحیح ہیں ان سے متفق ہوں اور

جو قابلِ گرفت امور ہیں ان سے بیزار ہوں۔ دعوتِ اسلامی کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ جو عمل قابلِ گرفت ہیں ان کی جلد از جلد اصلاح کرلیں۔ فقط:

بہاء المصطفیٰ قادری غفرلہٗ صدر المدرسین

مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ۔

شہزادۂ تاج الشریعۃ حضرت مولانا عسجد رضا خان صاحب کے تأثرات ''ابلیس کا رقص'' کتاب کے بارے میں

کتاب ''ابلیس کا رقص'' ابا حضور کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کئی لوگوں نے مجھ سے پوچھا میں نے کہا انجینیئر نے ویسے ہی حضور تاج الشریعۃ کا نام لکھ دیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حضرت نے اس کا رد بھی کر دیا ہے جو فروری ۲۰۱۰ء میں ہوا تھا۔ اگر کسی نے دیکھنا ہو تو انٹرنیٹ پر دیکھ سکتا ہے۔ میں نے اگرچہ وہ پوری کتاب دیکھی نہیں۔ شروع کے کچھ ورق دیکھے اچھی نہیں لگی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ انجینیئر برا آدمی ہے۔ جس نے غلط کاٹ چھانٹ کر کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

عسجد رضا خان جامعۃ الرضا بریلی شریف

۱۹ جولائی ۲۰۱۰ء بروز سوموار

حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی مرکز اہلسنّت برکات رضا گجرات

موجودہ پرفتن دور میں وہابی تبلیغی جماعت کے لوگ اسلامی تعلیم اور اصلاحِ اعمال کے بہانے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان چھین کر انہیں وہابی نجدی بنا رہے ہیں۔ ایسے پرفتن ماحول میں تبلیغی جماعت کو دندان شکن اور عملی جواب دینے کے سلسلے میں سنیوں کی جماعت دعوتِ

اسلامی نے سنیت اور خصوصاً مسلکِ برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ واضاءٗ عنا کی پرخلوص اور بے لوث خدمت انجام دینے کے سلسلے میں عقائد واعمال کی اصلاح کا جو کام انجام دیا ہے وہ قابلِ صد تحسین ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دور میں حکمتِ عملی کے تحت کچھ باتیں متنازعہ تھیں، جس کی بنا پر کچھ علماء اہلسنت وعوامِ اہلسنت کو اختلاف تھا۔ وہ تمام باتیں کالعدم ہوگئی ہیں۔ **الحمد للّٰہ علٰی ذالک** دعوتِ اسلامی کے مبلغین اب اپنے قول وفعل سے، اپنے کردار سے عقائدِ باطلہ ضالّہ کی تردید وتذلیل اور خصوصاً فرقہ وہابیہ، نجدیہ، تبلیغیہ کا رد کرنے میں سرگرم ہوکر مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترجمانی کررہے ہیں۔ لہٰذا اب دعوتِ اسلامی کے مبلغین پر بدگمانی اور شکوک سے باز آکر تمام مسلمان اہلسنت متحد ومتفق ہوکر بارگاہِ رسالت ﷺ کے گستاخوں کے سامنے اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے عشقِ رسول کا پیغام بڑے پیمانے پر عام کرنے میں ہرلمحہ متحرک رہیں۔

عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کی حمایت میں
مرکزِ اہلسنت بریلی شریف کا اہم فیصلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے اپنے رسول کو تبلیغِ دین کا **یا یھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك** اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے تبلیغِ دینِ حق کا اہلِ علم کے لئے **بلغوا عنی ولو ایة**۔ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ ظاہری سے تا قیامِ قیامت رسول کا یہ حکم ہر زمانے کے لئے ہے۔ اہلسنت وجماعت کی طرف سے تبلیغ کا کام تنظیم کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے غیروں کو نماز روزے کی تبلیغ کے نام پر سیدھی سادھی عوام کو بہکانے اور ان کے عقائد کو خراب کرنے کا خوب موقعہ مل گیا اور علماء اہلسنت وجماعت کی اکثریت تدریس وتقریر کے ذریعہ تبلیغ کے سوا مسلسل عملی تبلیغ اور احکام شرع کی تعلیم کی ضرورت تھی۔ تحریک دعوتِ اسلامی نے یہ ضرورت پوری کردی۔

اب اہلسنت وجماعت کے خواص کو چاہیئے کہ اس تحریک سے دور رہنے کی بجائے اصلاح کی نیت سے قریب آئیں اور حتی المقدور اس کا تعاون کریں۔ اس کے تبلیغی پروگرام کو بہتر بنائیں تاکہ تبلیغِ دین کا کام جو حکمِ شرع ہے اس سے عہدہ برآ ہوسکیں اور غیروں کی تزویری تبلیغ سے عوام کو بچانے کا ضروری کام بھی ہوتا رہے۔ تحریک دعوت سے نہ جانے کتنے بے نمازی نماز اور دیگر فرائض وسنن کے پابند ہوگئے۔۔۔ یہ میرا عینی مشاہدہ ہے کہ اس تحریک میں حصہ لینے والوں سے کوئی قابلِ اعتراض عمل صادر ہو تو محض اعتراض کرنے کی بجائے اصلاح کی نیت سے اصلاح کی کوشش کریں اور دعوتِ اسلامی کے محرکین کو چاہیئے کہ اپنے پروگراموں میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ترجمہ قرآن اور اس کی تفسیر، بہارِ شریعت کا پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا، اور سولھواں حصہ وغیرہ اپنے درس میں شامل رکھیں۔ **ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب واللہ ھو الموافق والھادی و ھو تعالیٰ اعلم۔**

محمد اعظم غفرلہٗ رضوی دارالافتاء بریلی شریف
وشیخ الحدیث ومفتی دارالعلوم مظہرِ اسلام ورضوی
دارالافتاء حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ
یکم ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب رضوی کنگن کشمیر کے تأثرات

دعوتِ اسلامی مسلکِ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی وہ غیرسیاسی تحریک ہے جو خود بھی سنتوں کی پابند ہے اور دوسروں کو بھی پابندِ سنتِ رسول بنانے میں ہرلمحہ کوشاں ہے امام اہلسنت کی سیرت پر عمل کرتے اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں آج جتنا مسلکِ اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت کا کام دعوتِ اسلامی والے کررہے ہیں اس کے مقابل کوئی دوسری تحریک نہیں کررہی۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں ․․․ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت عاشقِ مدینہ مفکرِ ملت شیدائے اعلیٰ حضرت رہبرِ طریقت شمس المعرفت بدرالطریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ والعالیہ امیر دعوتِ اسلامی کسی تعارف کے محتاج نہیں مگر فقیر سعادت حاصل کرنے کے لئے چند الفاظ تحریر کرتا ہے **''محمد الیاس قادری''** اس ہستی کا اسمِ گرامی ہے جو سراپا پیکرِ سنت ہیں ۔ کلام میں نرمی، مزاج میں سادگی، اخلاق میں عمدگی، چہرہ پہ سنتِ رسول کی رونق، زلفیں سر پر سجی ہوئی، عمامہ سر پہ سایہ کئے ہوئے، گنبدِ خضریٰ کی یاد میں مگن، بایں وجوہ لائقِ صد احترام

آپ نے مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا بہت کام کیا، بیشتر کتب تصنیف فرمائیں جن میں فیضانِ سنت نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر موضوع پر رسائل تصنیف فرمائے۔ جن سے قوم نے فائدہ حاصل کیا۔ اور مختلف شعبہ جات قائم فرمائے جن میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا کام ہو رہا ہے۔

اللہ رب العزت رسولِ کریم ﷺ کے توسل سے اس عظیم ہستی کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین)

سگِ علماءِ اہلسنت
محمد عبدالغنی قادری رضوی نعیمی
کنگن، گاندربل سرینگر، کشمیر

حضرت مولانا محمد محمود نقشبندی وانگت، کنگن، سرینگر کے تأثرات

امیرِ اہلسنت ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ اسلام کی

خاطر قربان کیا اور دینِ حق کو فروغ دیا اور امیرِ اہلسنت نے ایک ایسا جامع اور نایاب تحفہ امتِ مسلمہ کو دیا جس کو آج ''فیضانِ سنت'' کے نام سے ہم یاد کرتے ہیں ۔ جس کا درس آج اہلسنت و جماعت کی ہر مساجد میں دیا جا رہا ہے اور جس سے عوام الناس سنتوں کے پیکر بنتے چلے جا رہے ہیں اور اپنے دلوں کو سنتِ رسول سے منور کر رہے ہیں۔

اور میں یہ سمجھتا ہوں بلکہ از حد ضروری ہے کہ یہ سنتوں سے مالا مال تحفہ ہر ہر گھر میں سنایا جائے اور آقائے کریم ﷺ کی سنتوں کو عام کیا جائے جو کہ دورِ حاضر میں مٹائی جا رہی ہیں۔ رب کی بارگاہ میں دعا ہے کہ امتِ مسلمہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور امیرِ اہلسنت کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین بجاہِ نبی الکریم ﷺ)

الحقیر والفقیر العبد العاصی
محمد محمود نقشبندی نظامی وانگت کنگن سرینگر کشمیر

”دعوتِ اسلامی“

”ٹی وی پر جائز اسلامی پروگرام“

”مدنی چینل“

انجینئر سعید حسن خان مصنف ”ابلیس کا رقص“

کے بارے میں

علماءِ کرام ومفتیانِ عظام

فتاویٰ مبارکہ

فتاویٰ فقیہہ ملت جلد دوم صفحہ ۴۳۵ پر دعوتِ اسلامی کے متعلق ایک استفتاء اور جواب استفتاء دیا گیا ہے بعینہٖ یہاں ملاحظہ فرمائیے۔

استفتاء: تحریکِ دعوتِ اسلامی کے لوگ دیوبندیوں کا کھلا رد نہیں کرتے تو ان کے اس طریقہ کار سے سنیت کو نقصان پہنچتا ہے یا فائدہ؟ بینوا توجروا

از: محمد اجمل بلرامپوری، متعلم جامعہ اشرفیہ مبارکپور

اَلْجَوَابُ: تحریک دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار سے سوائے فائدہ کے سنیت کا کوئی نقصان نہیں کیوں کہ فریضۂ تبلیغ کو انجام دینے کے لئے ضروری نہیں کہ کھلا رد ہی کیا جائے بلکہ حالات و مصلحت کے پیشِ نظر نرمی و ملائمت کا پہلو قبولِ حق کے لئے زیادہ معاون و مددگار ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ و ہارون علیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو جب فرعون کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا گیا تو باوجودیکہ اس نامراد نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا پھر بھی کھلا رد کرنے کی بجائے نرمی و ملائمت سے سمجھانے کی بات کہی گئی ارشادِ باری تعالیٰ ہوافَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۴۴) نیز منفعت کی غرض سے اہلِ باطل کا رد کھلا نہ کرنا اور اختلافی مسائل چھیڑے بغیر انہیں دعوت دینا کہ وہ ہم سے قریب ہو کر ہماری باتیں سنیں تا کہ مذہبِ حق کو قبول کرنے کے لئے راستہ ہموار ہو یہ اندازِ تبلیغ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے: ”قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ“

(پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶۴)

لہٰذا دورِ حاضر میں جبکہ دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت نماز کی آڑ لے کر اپنے عقائدِ باطلہ کو پھیلا رہی ہے اور سنیت کو زبردست نقصان پہنچا رہی ہے جیسا کہ سنیت کا درد رکھنے والے افراد پر

پوشیدہ نہیں ہے نیز سنی عوام میں بالخصوص کافی بدعملی پھیلی ہوئی ہے، ان کی اکثر مسجدیں ویران ہیں راہِ سنت سے کافی دوری پائی جارہی ہے۔ ایسے ماحول میں ایک ایسی تحریک کی ضرورت تھی جو عوام میں پھیلی ہوئی بدعملی کو دور کرے، ویران مساجد کو آباد کرے، لوگوں کو راہِ سنت پر چلنے کی تلقین کرے، اور ساتھ ہی دیوبندیوں کے پھیلائے ہوئے عقائد باطلہ کی روک تھام کرکے مذہب اہلسنت ومسلکِ اعلیٰ حضرت کو فروغ دے اور بحمد للہ تعالیٰ تحریک دعوتِ اسلامی اپنے منفرد طریقہ کار سے اپنے مشن مین کافی حد تک کامیاب نظر آتی ہے۔

چنانچہ اپنے دور کے اہلِ سنت و جماعت کے جید عالم دین، عظیم مفتی، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا الیاس (امیر تحریک دعوتِ اسلامی) اتنا عظیم الشان عالمگیر پیمانے پر کام کررہے ہیں جس کے نتیجہ میں لاکھوں بدعقیدہ، سنی صحیح العقیدہ ہوگئے اور لاکھوں شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہوگئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے لگے، پانچوں وقت باجماعت نمازیں پڑھنے لگے اور دینی باتوں سے دلچسپی لینے لگے دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے (ماہنامہ اشرفیہ صفحہ ۶ جنوری ۲۰۰۰ء) اور بلاشبہ امیر دعوت اسلامی کے ان کارناموں سے سنیت ہی کو فائدہ پہنچتا ہے تاہم ضرورت پڑھنے پر تحریک دعوتِ اسلامی کے لوگ دیوبندیوں کا کھلا رد کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جیسا کہ خود اپنا ذاتی مشاہدہ ہے اور امیر دعوتِ اسلامی کی متعدد تحریروں سے بھی ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ۔ ابرار احمد اعظمی الجواب الصحیح جلال الدین احمد الامجدی ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

ٹی وی پر جائز اسلامی پروگرام دیکھنے کے متعلق مناظرِ اہلسنّت ومرتب (جدید) حیاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ چیف قاضی ادارہ شرعیہ کرناٹک بنگلور، مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی کا فتویٰ

سوال: آج جبکہ ریڈیو کی جگہ ٹیلی ویژن گھر گھر پہنچ رہا ہے جس میں مختلف چینلوں کے ذریعہ طرح طرح کے پروگرامز آتے ہیں، اچھے برے ہر طرح کے مناظر دکھائے جاتے ہیں، بوڑھے بزرگوں میں بھی بہت کم ایسے متقی اور پرہیز گار لوگ ہوں گے جو کم سے کم خبروں کے لئے اس کا استعمال نہ کرتے ہوں، کچھ چینلز ایسے بھی ہیں جن کے ذریعے خالص اسلامی پروگرامز دکھائے جاتے ہیں، تو کیا ٹی وی میں ان پروگراموں کو دیکھا جاسکتا ہے؟ اور اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹیلی ویژن کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس میں جاندار کی تصویریں ہوتی ہیں، اس لئے ٹی وی میں ان خالص اسلامی پروگراموں کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ **غلام مختار قادری** خطیب وامام مسجد درگاہ حضرت کمبل پوش، بنگلور

جواب: استفتاء میں سائل کے الفاظ ''کیا اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹی وی کا استعمال کیا سکتا ہے؟'' سے صاف وواضح ہے کہ سائل یہاں یہ معلوم کرنا نہیں چاہتا ہے کہ ٹی وی خرید کر لانا اور اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بلکہ وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ آج لوگ دنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا لاشعوری طور پر بعض خلافِ اسلام پروگرام دیکھنے اور سننے میں بھی اس کا استعمال کررہے ہیں البتہ وہ یہاں صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ اگر کسی چینل سے ایسا پروگرام پیش ہورہا ہے جو خالص دینی تعلیمات پر مبنی ہے تو ٹی وی پر اس پروگرام کو دیکھنے اور سننے کو

ٹی وی کی خرید وفروخت اور اس کے استعمال کے عام کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اس خالص دینی تعلیمات پرمبنی پروگرام کو دیکھا نہ جائے اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل نہ کی جائیں تو بھی جو لوگ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے بلکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر بعض خلافِ اسلام پروگرام سننے اور دیکھنے میں اس کا استعمال کررہے ہیں، وہ کرتے ہی رہیں گے۔ الغرض سائل کا سوال ٹی وی خرید کرلانے اور اس کا استعمال عام کرنے کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ صرف اس بات سے ہے کہ کسی چینل سے خالص دینی تعلیمات پرمبنی پروگرام پیش ہورہا ہے تو اسے دیکھا اور سنا جاسکتا ہے یا نہیں؟

یہاں اس سوال پر مجھے بخاری شریف کی وہ حدیث یاد آرہی ہے جس میں کوفہ کے ایک شخص نے حادثہ کربلا کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مچھر مارنے کے سلسلہ میں استفسار کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح کا حال ایسے ہی اشخاص سے متعلق ہوسکتا ہے جو انسانی خون تک بہانے میں دریغ نہ رکھتے ہوں۔ اور ہر جاندار کی تصویر بنانا بلاشبہ حرام ہے احادیث میں اس پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں، بلکہ تصویر بنانا دوسری چیز ہے اور دیکھنا دوسری چیز، ٹی وی پر پروگرام دیکھنے والوں کے لئے تصویریں بنانا ضروری تو نہیں، وہ تو بنائے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں، جو علماء ٹی وی پر خالص دینی پروگرام بھی دیکھنے کو ناجائز بتاتے ہیں، اور اس کے ناجائز ہونے کی علت تصویر دیکھنے کو قرار دے رہے ہیں، تو کیا وہ اسی بنیاد پر لغت اور طب کی باتصویر کتابیں بلکہ بالعموم اخبارات دیکھنا اور پڑھنا بھی حرام قرار دیں گے؟ کیا وہ علماء تصویر کی وجہ سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے بلکہ ڈرائیونگ لائسنس تک بنوانے کو بھی ناجائز وحرام سمجھ کر اس سے خود بھی احتراز کررہے ہیں؟ اور عام مسلمانوں کو اس ناجائز کام سے بچنے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ کیا خود ان علماء اصاغر، معاصرین بلکہ بیشتر اکابر کی نوع بنوع تصویروں سے آئے دن اخبارات کے صفحات سجائے نہیں جاتے ہیں؟ جب وہ علماء اخبارات ولغت وطب کی باتصویر کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کو حرام قرار نہیں دیتے ہیں، پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے اور ڈرائیونگ لائسنس

بنوانے کو ناجائز وحرام ٹھہرا کر مسلمانوں کو اس سے بچنے کا فتویٰ نہیں دیتے بلکہ خود بھی اس سے احتراز نہیں کررہے تو کیا صرف خالص اسلامی تعلیمات پرمبنی ٹی وی پروگرام ہی ان کے فتاویٰ کا مشقِ ستم بننے کے لئے ہیں؟ آج وہ لوگ جو نہ تو اسلامی تعلیمات سے صحیح طور پر واقف ہیں نہ ہی ان کو اس کی چنداں فکر یا موقع ہے، وہ ٹی وی پر شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلام مخالف پروگرام دیکھ کر متأثر ہورہے ہیں، ان کے ذہن وفکر کی تطہیر کے لئے کون سا ایسا مؤثر ذریعہ ہے جو اس کا بدل بن سکے؟ فقہ وافتاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دو مصیبتیں درپیش ہوتی ہیں تو بڑی مصیبت سے بچنے کے لئے مجبوراً چھوٹی مصیبت کو گلے لگالے۔ بہرکیف جو چینل دینی تعلیمات پرمبنی پروگرام نشر کرتا ہے ٹی وی پر اس کے اس دینی تعلیمات پرمبنی پروگرام کو دیکھنا، سننا اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل کرنا موجودہ حالات میں نہ صرف جائز بلکہ نہایت مستحسن ہے۔

کتبہٗ: مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی

مدنی چینل کے خالص اسلامی پروگرام پر محقق مسائلِ جدیدہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی صدر دارالافتاء

جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا تحقیقی فتویٰ

مدنی چینل کے جو دینی سلسلے براہِ راست دکھائے جاتے ہیں وہ اگر جاندار کی تصویر کشی سے پاک ہیں جیسا کہ میوزک اور عورت سے پاک ہیں تو انہیں دیکھنا اور دکھانا جائز ہے اور جو دینی سلسلے ایسی تصویر کشی سے پاک ہیں انہیں دیکھنا، دکھانا ایک طبقۂ علماء کے نزدیک ناجائز اور ایک طبقہ کے نزدیک جائز ہے۔ راقم الحروف کا مؤقف یہ ہے کہ اگر ٹی وی سے دینی سلسلے نشر کرنے کی شرعی حاجت متحقق ہو اور ان سے وہ حاجت پوری ہوتی بھی ہو تو صورتِ مستفسرہ میں اجازت ہوگی کہ حاجت کی وجہ سے اس طرح کے محظور مباح ہوجاتے ہیں۔

اس کی تفصیل مختصراً یہ ہے: ٹی وی پر دینی پروگرام دیکھنا، دکھانا جائز ہے یا ناجائز؟ اس بارے میں علمائے اہلِ سنت کی تحقیقات مختلف ہیں۔ ایک طبقہ اسے ناجائز کہتا ہے ان کی تحقیق میں ٹی وی پر نظر آنے والی تصاویر حقیقتاً تصاویر ہی ہیں اور جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا ناجائز ہے۔ دوسرا طبقہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ ان کی تحقیق میں ٹی وی پر تصویر کی طرح جو مناظر سامنے آتے ہیں وہ فی الواقع تصویر نہیں بلکہ (Rays) شعائیں ہیں جو خاص طور پر یکجا ہو کر تصویر کی طرح نظر آتی ہیں۔ راقم الحروف کو اس سے اتفاق نہیں کہ وہ مناظر تصاویر نہیں کیوں کہ شارع علیہ السلام نے مجسمہ کے حرام ہونے کی جو علت بیان فرمائی ہے وہ شعائی تصویر میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس لئے جو حکم مجسمے کا ہے وہی حکم شعائی تصویر کا بھی ہوگا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ شعائی تصویر کی حرمت مجسمے اور دستی تصویر کی حرمت سے اخف اور کم ہو کہ دستی تصویر اور مجسمے کی حرمت منصوص ہے اور شعائی تصویر کی حرمت غیر منصوص، اور ساتھ ہی مختلف فیہ بھی ہے۔ مگر ناجائز ضرور ہے، پھر وقفہ وقفہ سے دینی امور کے درمیان فحش اور ناجائز امور کی نمائش الگ وجہ حرمت ہے۔ اس لئے عام حالات میں ٹی وی دیکھنے، دکھانے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ ہاں اگر ٹی وی پر نشر ہونے والے تمام امور خالص دینی ہوں اور انہیں نشر کرنے کی حاجت بھی ہو، ساتھ ہی فحش مناظر اور ممنوعات سے پاک ہوں تو انہیں ٹی وی پر دیکھنے، دکھانے کی اجازت ہوگی۔

حاجت سے مراد شرعی حاجت ہے۔ اس کا تحقق اس وقت ہوگا جب ٹی وی پر دینی امور نشر نہ کرنے کے باعث امت گمراہ ہو، دین و مذہب کا ضرر ہو اور دینی امور نشر کر دینے سے وہ ضرر دور ہو اور امت گمراہی سے محفوظ ہو۔ حاجت کا مطلب یہ ہے کہ مجبوری کی وہ حالت جس میں فعل یا ترکِ فعل پر دین، جان، عقل، نسب، مال یا ان میں سے کسی کا تحفظ موقوف نہ ہو مگر اس کے بغیر مشقت حرج و ضرر کا سامنا کرنا پڑے۔ جیسے رہنے کا مکان، روشنی کے لئے چراغ، اہلِ علم کے لئے دینی کتابیں، دین کے لئے عقائدِ ظنیہ کی تعلیم جن کا مخالف گمراہ، گمراہ گر، بدعتی اور عند الفقہا کافر

تک ہوتا ہے فرائض کفایہ، فرائض عملیہ، اور واجبات کی تعلیم وغیرہ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ صرف چہرہ کی ہو.........اور جن کا کھینچنا حرام ہے کھنچوانا بھی حرام ہے مگر مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات اور حرج، ضرر و مشقت شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔ ما جعل علیکم فی الدین من حرج ۔ لا ضرر ولا ضرار۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْر (اس آیت کا دائرہ ضرورت سے وسیع تر ہے۔ جلی النص) تصویر کھنچوانے میں معصیت بوجہ اعانت معصیت ہے، پھر اگر بخوشی ہو تو خود کھینچنے ہی کی مثل ہے، یوں ہی اگر اسے کھنچوانا مقصود نہیں، بلکہ دوسرا مقصدِ مباح مثلاً کوئی جائز سفر (مقصود ہے) مگر قانوناً تصویر دینی ہوگی تو اگر وہ مقصد ضرورت و حاجت صحیحہ موجب حرام و ضرر و مشقت شدیدہ تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کہ منفعت کے لئے ناجائز جائز نہیں ہوسکتا اور اگر یہ حالت (ضرورت یا حاجت صحیحہ کی پائی جاتی) ہے تو یہ اپنے اوپر سے دفع حرج و ضرر کا قاصد ہونے کے سبب ''لا تزر وازرۃ وزر اخری'' کا فائدہ پاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصفِ آخر ص: ۱۹۷)۔

''حرج بین اور ضرر و مشقت شدیدہ'' حاجت کی ہی دوسری تعبیر ہے اور اس کے بعد والی عبارت میں ''موجب ضرر و مشقتِ شدیدہ'' اسی حاجت کی صفت۔ اس طرح اس اقتباس سے کئی اہم فائدے حاصل ہوئے:

۱۔ تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے کہ یہ خود معصیت ہے۔

۲۔ تصویر بخوشی کھنچوائے تو یہ کھینچنے ہی کی مثل ہے۔

۳۔ اگر یہ کھینچنا، کھچانا بخوشی نہ ہو، بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہو اور وہ مجبوری درجہ ضرورت یا حاجت میں ہو تو دفع حرج و ضرر کے قصد سے اس کی جازت ہے۔

۴۔ جسے مجبور کیا گیا اسے تو اجازت مل جائے گی مگر جس نے کسی کو ناجائز کام پر مجبور کیا وہ عند اللہ

گنہگار رہوگا۔ مثلاً کوئی عمرے کی قضا یا حج فرض کے لئے مکہ شریف جائے اور اسے بغیر فوٹو اجازت نہ ملے تو اسے تصویر کھنچانے کی اجازت ہے، مگر جن لوگوں نے بے ضرورت وحاجت تصویر کشی کو لازم کر کے لوگوں کو اس پر مجبور کیا وہ گنہگار رہیں۔

یہ تو مسئلہ تصویر کی مختصر تصویر کشی ہوئی، اب ٹی وی کی حاجت پر بھی ایک نظر ڈالنی چاہیئے۔

یہ امر واقع ہے کہ آج زیادہ تر باطل فرقوں اور بد مذہبوں کے پاس اپنے ٹی وی چینل ہیں جن کے ذریعے وہ دین و مذہب اور قرآن وحدیث کے نام پر گمراہانہ بلکہ کفریہ عقائد تک نشر کرتے ہیں۔ بالخصوص رافضیوں، قادیانیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں کے اپنے اپنے چینل ہیں جو اسلام اور درسِ حدیث وغیرہ کے نام پر اپنے کفری عقائد اور باطل افکار وخیالات کا زہر ناواقف عوام کے اذہان وقلوب میں پیوست کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بے شمار اذہان وقلوب متأثر ہو سکتے ہیں، بلکہ ہوتے ہیں جن کا علاج فوری طور پر ضروری ہوتا ہے، مگر ہماری غفلت کا عالم یہ ہے کہ اولاً ہمیں ان بد مذہبوں کی خرافات اور سازشوں کا علم نہیں .....ثانیاً علم بھی ہو تو معاذ اللہ، استغفر اللہ پڑھ کر خاموش ہو رہے یا اس کے بارے میں کوئی سوال آ گیا تو اس کا جواب لکھ دیا جو معدودے چند نظروں تک پہنچا یا زیادہ سے زیادہ کوئی مضمون لکھ دیا جو اگر کہیں شائع ہو گیا تو ہزار پانچ سو افراد نے پڑھ لیا یا کسی جلسے میں اس کے خلاف تقریر کر دی، جو ہزار دو ہزار لوگوں نے سن لی۔ ظاہر ہے ہماری یہ کوششیں بہت محدود ہیں، جن سے ایک عام اور متعدی وبا کے تباہ کن، دور رس اور دیر پا اثرات سے عامہ امت کو نہیں بچایا جا سکتا، اس لئے مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ اور سچے اسلامی عقائد وتعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے نیز کتاب وسنت کا صحیح مفہوم ان تک پہنچانے کے لئے آج ہم اہلسنت وجماعت کو ٹی وی چینل کی حاجت ہے، مگر اس حاجت کے باوجود ٹی وی دیکھنے، دکھانے کی اجازت درج ذیل شرائط کی پابندی کے ساتھ مشروط ہے۔

۱۔ مزامیر یا میوزک کا استعمال ہرگز نہ ہو۔

۲۔ میوزک نما ذکر بھی نہ ہو۔

۳۔ (الف) عقائد قطعیہ وظنیہ اور فرائض عیَن وفرائض کفایہ اور واجبات وسنن ہدیٰ کا درس واضح دلائل کے ساتھ ہو۔

(ب) سوادِ اعظم اور ضروریاتِ دین کی تفہیم کے ساتھ اسلام کی مقدس شخصیات کے تعارف اور ان کے عقائد کا سلسلہ بھی چلایا جائے۔

(ج) اہلِ باطل کی نشری حرکتوں سے پوری آگاہی اور پوری خبر گیری ہو۔ اسلام اور اسلامی تعلیمات پر جس نہج سے بھی اہلِ باطل حملہ کرتے ہیں فوراً فوراً اس کا مکمل دفاع عقل ونقل کی روشنی میں کیا جائے۔

غرض یہ کہ جس حاجتِ شرعی کی وجہ سے اجازت کا دروازہ کھلا ہے اس کے تقاضے پورے کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور بہر حال اپنی نمائش، نام ونمود آپسی مقابلے اور فخر و مباہات سے مکمل اجتناب ہو کہ اس کے لئے کوئی محظور مباح نہیں ہوتا اور مساجد میں ٹی وی دیکھنے، دکھانے کا اہتمام بالکل نہ ہو کہ اس سے بسا اوقات مساجد کی حرمت پامال ہو سکتی ہے اور کبھی لوگوں کے ذکر وتلاوت اور نمازوں میں خلل بھی واقع ہو سکتا ہے، یوں بھی یہ عوام مسلمین کی وحشت کا سبب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہٗ: نظام الدین رضوی عفی عنہٗ

صدر دار الافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور

استفتاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ''ابلیس کا رقص'' ہے۔اس کا مصنف سعید حسن خان قصائی ٹولہ بریلی شریف ہے۔ انجینئر موصوف نے اس کتاب میں علماء اہلسنت اور مفتیانِ کرام کے خلاف بہت ہی نازیبا اور غلط الفاظ تحریر کئے ہیں یہاں تک کہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۴۸ پر تمام مفتیانِ کرام کو کالی بھیڑیں اور غدار لکھا ہے اور اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰ پر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب کو ظالم لکھا ہے اور صفحہ نمبر ۸۲ پر حضرت مولانا ابو بلال الیاس عطار قادری کو پادری لکھا ہے۔اسی صفحہ نمبر ۸۲ پر ڈاکٹر طاہر القادری کو پادری اور مرتد لکھا ہے۔اور صفحہ نمبر ۴۱ پر مولانا خوشتر نورانی کو مودودی کا عاشق لکھا ہے۔صفحہ نمبر ۴۲ پر حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی کو کالی بھیڑ لکھا ہے۔صفحہ نمبر ۳۵ پر مفتی اکمل قادری اور صفحہ نمبر ۴۲ پر خواجہ علم وفن خواجہ مظفر حسین رضوی اور مفتی محمد اعظم صاحب بریلی ،صفحہ نمبر ۱۰ پر علامہ عبدالستار ہمدانی برکات رضا اور محقق مسائل جدید مفتی نظام الدین صاحب مبارکپور کے خلاف نازیبا کلمات لکھے ہیں۔مشہور زمانہ کتاب فیضانِ سنت کی رمضان المبارک کی مثالی عبارت میں ردوبدل کر کے مصنفِ فیضانِ سنت پر کفریہ کلمات لگوانے کی ناپاک حرکت کی ہے۔حالانکہ جدید فیضان سنت جلد اول میں وہ عبارت موجود نہیں ہے۔اور اس کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں جگہ جگہ علماء اہلسنت کے خلاف اشعار لکھے ہیں۔صفحہ ۴۸ پر لکھتا ہے: ؎

جاہل نہ بک سکا کبھی مفلسی بکی   عالم بکے شعور بکا آگہی بکی

اور صفحہ نمبر ۹۱ پر علماء اہلسنت کے بارے میں تحریر کرتا ہے: ؎

یہ میرے سامنے پتھر صفت جو بیٹھے ہیں

ان ہی کے سامنے کرنا ہے عرضِ حال مجھے

اور بغیر تحقیق کے حسد کی بناء پر دعوتِ اسلامی اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کو گمراہ لکھا ہے۔جن علماء کرام اور مفتیانِ عظام کے خلاف انجینئر موصوف نے نازیبا کلمات کہے ہیں وہ سب علماء اہلسنت ہیں۔مسلکِ اعلیٰحضرت اور امامِ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے عاشق اور فدائی ہیں۔ان علماء اہلسنت کو پادری، مرتد ، ظالم، مودودی کا عاشق، غدار، پتھر صفت ، اہلسنت و جماعت کی واحد غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اور مبلغین دعوتِ اسلامی کو گمراہ کہنے والے کے بارے میں شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں؟ تفصیلاً اور دلائل کے ساتھ مصنف کتاب ''ابلیس کا رقص''،انجینئر سعید حسن خان کے بارے میں حکم شرعی ارشاد فرمایا جائے: بینوا توٴجروا۔

نوٹ:اس کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے جواب ورد میں ایک کتاب تحریر کی جارہی ہے۔اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ یہ جواباتِ استفتاء درج کئے جائیں گے۔اس لئے التماس ہے کہ جلد از جلد جوابِ استفتاء جاری فرمائیں۔مناسب ہوگا کہ دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی کے بارے میں ان کی خدماتِ دین، کردار وعمل کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مناسب کلمات بھی ارشاد فرمادیں۔

المستفتی:

محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری

نگروٹہ راجوری، جموں وکشمیر۔

مرکزِ اہلِ سُنت اجمل العلوم کے صدر المدرسین ومفتی حضرت علامہ مولانا مفتی عارف حسین اجملی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے انجینئر سعید حسن خان پر کفر کا فتویٰ

﴿الف﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب:

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اللہ عزوجل ورسول ﷺ کے نزدیک علماء دین کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ آیات طیبات اور احادیث مبارکہ سے ان کی فضیلت ثابت ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (پ ۵ ع ۵) یعنی اے ایمان والو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولوالامر ہیں یعنی اپنے عالموں کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں المراد من اولی الامر العلماء فی الاصح الاقوال لان الملوک یجب علیھم طاعۃ العلماء ولا ینعکس (تفسیر کبیر جلد اول) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی علماء دین خدائے تعالیٰ کی صفات اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں اور جتنا زیادہ علم تو اتنا ہی زیادہ خوف۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔ آیت ۳ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی علم والے اور بے علم برابر نہیں (پ: ۲۳ ع ۱۵) اس آیت سے ثابت ہوا کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد۔ جیسا کہ ترمذی وابوداؤد میں ہے فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب۔ یعنی عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ آیت ۴ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ یعنی اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا خاص کر ان کے درجے کو بلند فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲) اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ سب مومن بڑے درجے والے ہیں اور ان میں سے خاص علماء دین بہت مرتبے والے ہیں دنیا وآخرت میں ان کی عزت ہے۔ حدیث شریف میں ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔ یعنی علمائے دین انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث اور جانشین ہیں۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف) حدیث ۲: العلماء مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔

﴿ب﴾

ووورثتی وورثۃ الانبیاء یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علماء دین زمین کے چراغ ہیں انبیاء کرام کے خلیفہ ہیں اور میرے و دیگر انبیاء کے وارث ہیں۔ حدیث۳: وزن حبر العلماء بدم الشہداء فرجح علیہ یعنی عالموں کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی تو روشنائی خون پر غالب آ جائے گی (کنز العمال جلد۱۰ صفحہ۸۰) حدیث۴: مجالسۃ العلماء عبادۃ یعنی علماء کی مجلس میں بیٹھنا عبادت ہے۔ کنز العمال جلد۱۰ صفحہ۸۰) حدیث۵: لا تفارقوا مجالس العلماء فان اللہ لم یخلق تربۃ علی وجہ الارض اکرم من مجالس العلماء یعنی علماء دین کی مجلسوں سے الگ نہ رہو اس لئے کہ خدائے تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی مٹی پیدا نہیں کی جو عالموں کی مجلسوں سے افضل ہو (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ۲۸۲) حدیث۶: اول من یشفع یوم القیامۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء یعنی قیامت کے دن جو لوگ سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء علیہم السلام ہیں پھر علماء کرام پھر شہدائے اسلام (کنز العمال جلد۱۰ صفحہ۸۶)

حدیث۷: اکرموا العلماء فانہم ورثۃ الانبیاء فمن اکرمہم فقد اکرم اللہ و رسولہ یعنی عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جس نے عالموں کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول کی تکریم کی۔ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ (کنز العمال جلد۱۰ صفحہ۸۵) حدیث۸: لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ یعنی جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ صفحہ۱۴۰) قرآن مجید کی مذکورہ آیتوں، تفسیروں اور حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک عالم دین بڑی عزت و عظمت اور فضیلت و منزلت والا ہے اور قرآن مجید نے جب اللہ و رسول کی اطاعت کے ساتھ عالم دین کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا اور حضور ﷺ نے علماء کو اپنا وارث اور جانشین فرمایا تو مسلمانوں پر ایسے عالم دین کی اطاعت و فرمانبرداری واجب ہے جس کے عقائد و اعمال درست ہوں کہ وہ حاکم شرعی و نائب رسول ہیں۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ صفحہ۱۸۰ میں تحریر فرماتے ہیں عالم دین سنی المذہب جو اپنے اہل شہر میں اعلم ہو ضرور ان کا حاکم شرعی ہے۔ پس جو لوگ صحیح العقیدہ اور صحیح الاعمال عالم دین کی مخالفت کرتے ہیں وہ حقیقت میں حاکم شرعی اور نائب رسول کی مخالفت کرتے ہیں جو ان کی ہلاکت کا سبب بنے گا۔ حضرت علامہ امام رازی تحریر فرماتے ہیں من استخف بالعالم اہلک دینہ۔ یعنی جس نے عالم دین کو حقیر سمجھا اس نے اپنے دین کو ہلاک کر دیا۔

﴿ج﴾

(تفسیر کبیر اول صفحہ۲۸۳) اور تنویر الابصار و در مختار کے حوالے سے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجت فالرافع ہو اللہ فمن یضعہ یضع اللہ فی جہنم یعنی خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالموں کے درجے کو بلند فرمائے گا پس عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے لہٰذا جو شخص اس کو گرائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں گرائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ۵۹) اور مجمع الانہر میں ہے من قال لعالم عویلم استخفافاً فقد کفر یعنی جو کوئی کسی عالم کو مولویا اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے (فتاویٰ رضویہ جلد۱۰ صفحہ۳۹۵) اس کی روشنی میں علماء دین کا استہزاء و تحقیر، ان کو ظالم، مرتد، پادری، مودودی کا عاشق، کالی بھیڑیں، غدار، مبلغین دعوت اسلامی کو گمراہ کہنا کفر ہے قائل پر توبہ و استغفار اور ان علماء سے معافی مانگنا لازم ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جب تک توبہ نہ کرے ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا بائیکاٹ کریں کیونکہ جو لوگ دینی کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے کے درپے ہو جاتے ہیں وہ شیطان کے مددگار، ظالم و جفاکار، حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہیں اور اگر بائیکاٹ نہ کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من مشی مع ظالم لیقویہ و ہو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام یعنی جو شخص ظالم کو تقویت دینے کے لئے اس کا ساتھ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ۴۳۶) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین یعنی اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اللہ رب العزت قائل کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ فاللہ ہو التواب و ہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ

پونچھ سرنکوٹ کے دار العلوم رضویہ سلطانیہ کے ناظمِ اعلیٰ وصدر دار الافتاء حضرت مولانا مفتی سید بشارت حسین رضوی برکاتی کی طرف سے انجینئر سعید حسن خان پر کفر کا فتویٰ

﴿الف﴾

الجواب بعون اللّٰہ تعالیٰ:

"ابلیس کا رقص" کتاب کا مطالعہ کہیں کہیں سے کیا جس میں انجینئر سعید حسن صاحب بریلوی نے معزز و موقر علماء کرام کو نشانہ بنایا اور جن باتوں کا انہوں نے دعوتِ اسلامی کے بانی اور ان کے کارکنان پر الزام لگایا پھر انہوں نے علماء کرام کی توہین کی ان ساری باتوں سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ "کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے"۔ پہلی بات یہ کہ انجینئر سعید حسن خان کوئی عالم فاضل نہیں۔ اور نہ ہی ان کو کسی نے یہ ذمہ داری سونپی جس پر اتنی بڑی کتاب لکھ ڈالی۔ اس کے پروگرام سے اگر کچھ باتیں اخذ کی تھیں یا تحریری طور سے انہیں دستیاب ہوئی تھیں ان پر لازم تھا کہ وہ علماء اسلام سے رجوع کرتے اور اس پر جو حکم شرع علماء کرام ان کو سناتے اسے وہ با اجازت علماء کرام چھاپتے کہ واقعی ایسے پروگرام سے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں یا گناہ میں مبتلا ہو رہے ہیں خود ٹی وی کا مسئلہ علماء کرام کے مابین مختلف فیہ ہے۔

ابلیس کا رقص جو انہوں نے تصنیف کی جس میں جابجا انہوں نے فتویٰ دیا۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ شرعی احکامات کی معلومات عالم کو اور اس کے احکامات بیان کرنے کی ذمہ داری بھی عالم پر ہے۔ ابلیس کا رقص پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح علماء کرام کو نشانہ بنایا گیا اور ان کی توہین کی گئی اسے کیا کہیں؟ ابلیس کا رقص کہیں یا "سعید حسن کا رقص"۔ محقق علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص علماء کرام کی توہین کرے اس کی بیوی بائنہ ہو جاتی ہے۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ میں ایک حدیث حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ علماء کرام اور اشراف و سادات کرام کو ہلکا نہیں جانے گا مگر تین میں سے ایک یا تو منافق ہوگا یا حرامی ہوگا یا حیضی بچہ۔

﴿ب﴾

بڑا تعجب ہے کہ سعید حسن بریلی جیسی مقدس سرزمین میں رہ کر ایسے خیالات فاسدہ کا مالک بن بیٹھا جس سے واقعی ابلیس رقص کر رہا ہوگا کہ جو کام میں خود نہیں کر سکا وہ انجینئر صاحب نے انجام دیا۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ فتویٰ صادر کرنا شریعت مطہرہ کا حکم سنانا عوام کو راہِ راست پر گامزن کرنا علماء کرام و بزرگانِ دین کی مساعیٔ جمیلہ سے ہے۔ ان ہی کے دمِ قدم سے دنیا قائم ہے۔ نیز معلوم ہونا چاہیئے کہ جس کا جو فن ہے وہی اپنے فن میں معتبر ہوتا ہے۔ تطہیر نفوس اور تزکیہ باطن کے اصول و قوائد صوفیاء، اور حدیث کی صحت و ضعف کا فیصلہ محدثین کے ذمہ ہے ایسا نہیں کہ شریعت کی بات کسی سائنس داں سے معلوم کی جائے اور سائنس کے مسائل کسی عالم سے۔

موصوف کا اپنی کتاب بنام ابلیس کا رقص علماء اہلسنت کی جانب رجوع کئے بغیر اس طرح کے فتوے شائع کرنا گویا کہ زبردستی زمرہ علماء میں شمولیت کی ناکام کوشش کر کے شہرت و ناموری اور عزت و منصب کو چاہنا ہے کیوں کہ دنیا کا شیدائی انسان خواہ کسی ملک کا ہو، کسی زمانے کا ہو، خواہ کسی معیار کا ہو وہ اپنے دل میں طلبِ عزت کا جذبہ رکھتا ہے ہمہ وقت اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اسے عزت و تکریم کا جامہ پہنائیں اسے اونچے مقام و منصب پر فائز تصور کریں اپنے سے برتر و ممتاز تصور کریں۔ زندہ ہے تو اس کے ارد گرد لوگوں کا سر نیاز خم رہے اور مر جائے تو محبت و احترام کے ساتھ لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر جاری رہے۔ انسانی تاریخ کے بجائے اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے اسی عزت و عظمت کی طلب کے جذبات سے مغلوب ہو کر اچھے، برے، حقیر، عظیم ہر طرح کے کارنامے انجام دیئے۔ اور بعض نے محنت و مشقت حرکت و عمل جد جہد کوشش کے بغیر امتیازی مقام حاصل کرنے اور مقصد کی حصولیابی کے لئے قسم قسم کے انوکھے دعوے کئے۔ کسی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا کسی نے کرسی صحابیت پر قبضہ جمانے کی ناکام کوشش کی اور بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں

﴿ج﴾

کی عقیدت میں اندھے ہوگئے جن کا دعویٰ جھوٹ و باطل رہا اور جن کا مکر واضح اور روشن رہا ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کے بانی مولانا الیاس عطار قادری علماء اہلسنت کے نزدیک متقی و پرہیزگار عالم ہیں دعوتِ اسلامی کی سیرت کردار نوجوان طبقے کے لئے شمع ہدایت اور قندیل فروزاں ہیں۔ دعوتِ اسلامی دنیا کے اکثر ممالک میں پھیل چکی ہے اور اس کے ذریعے سے سلسلہ رضویہ کو خوب خوب فروغ بھی مل رہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے جملہ مبلغین معلمین مجدد اہلسنت کے مسلک جو عین قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ اس کی نشر و اشاعت کو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہیں دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں اعلیٰ حضرت کی نعتوں اور سلاموں کی دھوم مچ رہتی ہے۔ بہت سارے نوجوان جو دن بدن گمراہی کی جانب اپنے قدم بڑھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دعوتِ اسلامی کی مساعیٔ جمیلہ سے سنتوں کا پابند بنا دیا اور برے کاموں سے روک لیا ہے مختصر یہ کہ دعوتِ اسلامی اکثر ممالک میں محترم و مکرم و معزز ہے۔ لہٰذا اس کے بانی مولانا الیاس عطار قادری اور دیگر علماء اہلسنت کی شان میں تنقیص و تذلیل کے جملے کہنا، علماء کی شان میں بے ادبی اور گستاخی ہے اور علماء دین کی بے ادبی اور گستاخی شرعاً سخت ناجائز و حرام ہے علماء اسلام کی عظمت و شرافت کے سلسلے میں بے شمار احادیث کریمہ موجود ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اقرب الناس من درجة النبوة اهل العلم والجهاد اما اهل العلم فدلوا الناس على ما جاءت به الرسول واما اهل الجهاد فجاهدوا باسيافهم على ما جاءت به الرسول"۔

ترجمہ: لوگوں میں سے درجہ نبوت کے زیادہ قریب علماء اور مجاہدین ہیں علماء رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں جبکہ مجاہدین تلواروں سے جہاد کرتے ہیں۔

﴿۷﴾

"یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء بدم الشہداء" قیامت کے دن علماء کرام کی تحریرات کی سیاہی کو شہداء کے خون کے مقابلے تولا جائے گا۔

جن حضرات تک یہ کتاب پہنچی ہے یا صاحب کتاب نے جہاں جہاں اس کی نشر کی ہے وہاں تک اس پر لازم ہے کہ اپنا رجوع نامہ پہنچادے۔

کتبہ

سید بشارت حسین رضوی برکاتی

مہتمم دار العلوم رضویہ سلطانیہ جامع مسجد سرنکوٹ

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

شہر پونچھ کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب وصدر المدرسین

جامعہ انوار العلوم ومفتی دار الافتاء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق حسین صاحب مصباحی

کی طرف سے

انجینئر سعید حسن خان مصنف ''ابلیس کا رقص''

پر کفر کا فتویٰ

اس فتویٰ کی تصدیق مندرجہ ذیل علماء کرام ومفتیانِ عظام نے فرمائی ہے۔

۱۔ حضرت مولانا غلام محی الدین قادری مصباحی خطیب جامع مسجد بکوری

۲۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب نقشبندی خطیب جامع مسجد شہر راجوری

۳۔ حضرت مولانا عبد الرؤف قادری نعیمی خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ راجوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

الجواب بعون الملک الوھاب: کسی مسلمان کو کافر کہنے سے اپنا ایمان چلا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے "ایما امرئ قال لاخیہ کافراً فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ"۔ (مسلم شریف ص:۵۷: ج:۱)
کسی بھی کلمہ گو کی تکفیر اس وقت کی جائے گی جب وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی کا منکر ہو۔ عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: ولا تجسسوا (الحجرات) علماءِ کرام کی توہین کفر ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں مجمع الانھر کے حوالے سے ہے "من قال للعالم عویلم علی وجہ الاستخفاف کفر (فتاویٰ رضویہ ج:۶ ص:۱۴) علماء کرام کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والا منافق ہے۔ حدیث شریف میں ہے "ثلاثۃ لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط (فتاویٰ رضویہ ج:۶ ص:۱۳ بحوالہ طبرانی شریف) استفتاء میں مذکور علماء کرام اہلسنت و جماعت کے معتبر، معتمد اور مرجع خلائق ہیں۔ انجینئر موصوف کا ان کی توہین کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے، انجینئر پر لازم ہے کہ وہ تجدید ایمان و نکاح توبہ و استغفار کرے اور ان علماء کرام سے معافی لے۔ برادرم مولانا قاسم رضا صاحب صدر مدرس جامعہ انوار العلوم پونچھ نے انجینئر کو فون کیا کہ تم نے جماعت کے اندر فتنہ و فساد کیوں برپا کیا؟ اور اجلۂ علمائے اہلسنت کی توہین کیوں کی؟ اس کے جواب میں انجینئر موصوف نے پیغام (Massage) بھیجا "خوشتر، مصطفیٰ، الیاس قادری، طاہر قادری مرتد ہیں" العیاذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دعوتِ اسلامی اہلسنت و جماعت کی عالمگیر تحریک ہے۔ جو دینِ سنت

کا کام کر رہی ہے۔ جماعت کے امیر، امیرِ اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہٗ رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق اور امتِ مسلمہ کے درد میں کڑھنے والے اور عوامِ اہلسنت کی اصلاح کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ جس منظم طریقے سے دعوتِ اسلامی کام کر رہی ہے اہلسنت و جماعت کے پاس ایسی کوئی دوسری تنظیم و تحریک ہرگز نہیں۔ انجینئر سعید کا اس سعید تنظیم کے خلاف محاذ آرائی نا سعید اور شنیع کام ہے۔ فتویٰ صادر کرنا علماء کرام کا کام ہے کسی انجینئر کا کام نہیں۔ ایک معتبر سنی عالم نے راقم کو بتایا "انجینئر موصوف کا پہلے جماعتِ اسلامی سے تعلق تھا اب بھی اس کی کاروائیاں یہ بتاتی ہیں کہ وہ صحیح العقیدہ سنی نہیں ہے"۔ اس کی تصدیق یوں بھی ہوتی ہے کہ اہلسنت و جماعت کے عظیم مناظر مفتی مطیع الرحمٰن مضطر دام ظلہٗ، عظیم محقق مفتی نظام الدین رضوی، عظیم صحافی مولانا خوشتر نورانی، عظیم مبلغ و مصلح مولانا الیاس قادری، بقیۃ السلف مفتی محمد اعظم دام ظلہٗ، محققِ عصر قاضی عبدالرحیم دام ظلہٗ وغیرہم کے خلاف دریدہ دہنی کوئی راسخ العقیدہ سنی ہرگز نہیں کر سکتا اس کتاب کی تردید عرسِ رضوی ۱۴۳۱ھ کو حضور تاج الشریعہ کی موجودگی میں حضور محدثِ کبیر دام ظلہٗ بھی فرما چکے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــہ

فاروق حسین مصباحی خادم مرکزی جامع
مسجد و جامعہ انوار العلوم شہر پونچھ
۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

تصدیقات:

تصدیقات:

حضرت علامہ مولانا مفتی سید عبداللہ شاہ صاحب (امام وخطیب مرکزی جامع مسجد درگاہ شریف حضرت باباغلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ) کی جانب سے

انجینیٔر سعید حسن پر کفر کا فتویٰ

جس کی تصدیق

حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرؤف قادری نعیمی

نے اور مولانا عبدالسلام رضوی صاحب

نے بھی فرمائی ہے۔

﴿الف﴾

الجواب بعون الملك الوهاب۔

''ابلیس کا رقص'' کتاب جو انجینئر سعید حسن خان نے لکھی ہے وہ بالکل عبداللہ ابن سبا یہودی کا پیروکار معلوم ہوتا ہے کہ جس نے منافقت کی بنیاد امتِ مسلمہ میں چھوڑی اور آج دن تک وہ چل رہی ہے۔ جہاں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروقِ اعظم یا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ماننے والے تھے وہاں ان کی تعریف کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کی۔ اور جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے تھے وہاں ان کی تعریف کی اور ان صحابہ ثلاثہ کی مخالفت کی۔ اور موصوف کی شیطانی کتاب سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ انجینئر صاحب کی رگوں میں یہودیت اور عیسائیت کی روح پھونکی ہوئی ہے۔ ایسا آدمی قطعاً جاہل ہے جس نے علماء حق اہلِ سنت و جماعت کی توہین کی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے علماءِ حق میں سے کسی کی توہین کی وہ کافر و مرتد ہوگیا۔ حتیٰ کہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ جس نے کسی عالم کو حقارت سے'' عویلم ''یعنی تصغیر کے ساتھ پکارا'' فهو كافر ''تو وہ کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ علماءِ حق کی توہین کرنا کفر ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، مفتی مطیع الرحمن صاحب، خواجہ مظفر صاحب، عبدالرحیم بستوی صاحب، اور حضرت مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علماءِ حقہ میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہٰذا انجینئر مذکور کافر، یہودی ہے جس نے علماءِ حق کی توہین کی۔

کتبہ:

سید عبداللہ شاہ امام و خطیب جامع مسجد درگاہ بابا غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف قادری نعیمی (خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ راجوری) کی جانب سے انجینئر سعید حسن خان پر کفر کا فتویٰ

جس کی تصدیق

حضرت مولانا محمد ظفر قادری رضوی صاحب

نے بھی فرمائی ہے۔

﴿الف﴾

الجواب بعون الملک الوھاب:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
اللہ رب العزت نے علماءِ ربانیین کو بلند مراتب عطا فرمائے ہیں۔ علماء وجہلا برابر نہیں ہو سکتے جیسا کہ رب کائنات کا ارشادِ مقدس ہے ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ کیا عالم وجاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ علم نور ہے جہل ظلمت ہے۔ علم سے جہالت کی ظلمتیں وکدورتیں ختم ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے مَـــوْتُ العالم موتُ العالم ایک عالمِ دین کی موت سارے جہان کی موت ہے۔ اور کواشی میں ہے کہ جو شخص کسی عالمِ دین کو گالی دے اور اس کی شان میں بکواس کرے ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ امام محمد ودیگر فقہاءِ کرام کے نزدیک ایسے گستاخ کی بیوی کو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اور ایسے شخص کی موت کفر پر ہونے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۳۲۳ پر ہے یخاف علیہ الکفر اذا شتم عالماً او فقیہاً من غیر سبب۔ اور کنز العمال جلد دہم صفحہ ۷۷ پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے العالم سلطان اللّٰہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد ھلک۔ عالمِ دین زمین پر اللہ تعالیٰ کی حجت ودلیل ہے تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک وبرباد ہو گیا۔ اور مجمع الانہر میں ہے من قال لعالم عویلم استخفافاً فقد کفر۔ جو شخص کسی عالمِ دین کو حقارت کی نظر سے "مولویا" کہے وہ کافر ہے۔ اور دنیاوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے تو سخت فاجر وفاسق، گنہگار، مستحق عذابِ نار ہے۔ صورتِ مسئولہ میں بنام سعید حسن خان در حقیقت شقی القلب خوان نے علماءِ اہلسنت کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کر کے کفر وارتداد کا

﴿ب﴾

ارتکاب کیا ہے ایسے شخص کے لئے لازم ہے کہ فوری اعلانیہ تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کرے، اور توبہ واستغفار کرے ورنہ کفر پر موت ہونے کا اندیشہ ہے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
کتبـــــــــــــــہ:
خادم التدریس عبد الرؤف رضوی نعیمی۔

حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین امام و خطیب جامع مسجد درگاہ حضرت باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ وانگت سرینگر، کشمیر کی جانب سے سعید حسن خان پر کفر کا فتویٰ

﴿الف﴾

الجواب بتوفیق الملک الوہاب:

علماء راسخین جو فی زمانناً اہل سنت و جماعت کے نام سے مشہور ہیں اور ان کے عقائد کما حقہٗ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقائد کے مطابق ہیں نہ کہ جو بد عقیدہ اور غیر مقلدین ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت جتلاتے ہیں۔ اور فی زماننا فرقہ نجدیہ وہابیہ کے ساتھ مشہور ہیں۔

اہلسنت و جماعت صحیح العقائد متبعین قرآن و سنت علماء کے بارے میں توہین آمیز الفاظ کہنا کفر ہے اور ایسے نازیبا الفاظ بکنے والا کافر ہے حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا آدمی میری امت میں سے نہیں ہے جب امتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نہیں ہوگا تو ظاہر ہے وہ غیر مسلم و کافر ہے۔ مذکورہ بالا سوال میں امت کے جن مشاہیر علماء کرام جو صرف برِ اعظم ایشیاء میں ہی نہیں بلکہ اپنے علمی کارناموں اور عملی کردار، درس و تدریس اور پوری دنیا میں دعوتِ اسلام کی وجہ سے تمام ممالک میں مشہور و معروف ہیں۔ جس شخص سعید حسن خان نے کتاب ابلیس کا رقص لکھی ہے اور علماء کرام کے حق میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں اس پر لازم ہے تجدید اسلام و ایمان کرے اور توبہ کرے کیونکہ توہینِ علماء اس بنا پر یہ لوگ عالمِ دین ہیں صریح کفر ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"لا یستخف بحقهم الا منافق" (رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر جلد ۸ صفحہ ۲۳۸ عن ابن امامہ رضی اللہ عنہ) نیز فرمایا:

"لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق" (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۳۲ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نیز فرمایا:

"لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقه" (رواہ احمد والحاکم

﴿ب﴾

والطبرانی عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خلاصۃ الفتاویٰ جلد۴ صفحہ ۳۸۸ میں ہے من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیہ الکفر اور فتح الروض الازہر شرح فقہ اکبر فصل فی العلم والعلماء میں ہے الظاھر انہ یکفر۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

کتبہ:

غلام محی الدین نقشبندی

غلام محی الدین نقشبندی

مولانا فاروق قادری نعیمی خطیب و امام جامع مسجد ریلوے جموں

دعوت اسلامی اہل سنت والجماعت کی وہ عالمی تحریک جس نے لاکھوں بدعقیدوں کو عاشق رسول بنا دیے ہیں اس تنظیم کا کام اظہر من الشمس ہے وہ تمام حضرات جو دعوت اسلامی کی مخالفت کر رہے ہیں میری ان سے بس یہی گزارش ہے کہ وہ دنیائے سنیت میں اس متحرک تنظیم کا کوئی بدل پیش کریں جو اس تنظیم کی طرح مسلک حق اہل سنت و جماعت کو فروغ دے رہی ہو بلاشبہ یہ تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت ہی کے طریق پر ہے اور اسی مسلک کو فروغ دے رہی ہے اللہ تعالیٰ دعوت اسلامی کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور امیر اہل سنت حضرت مولانا الیاس قادری کا سایہ کرم جماعت اہل سنت کے سروں پر دراز فرمائے۔

والسلام

الفقیر محمد فاروق قادری نعیمی

مدرسہ مظہر اسلام جامع مسجد عمر گنج بازار جموں

حضرت مولانا محمد اشرف نقشبندی صاحب امام مسجد گنڈ سرینگر کشمیر کی جانب سے انجینئر سعید حسن خان پر کفر کا فتویٰ

﴿الف﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد!

موجودہ دور اس قدر تنگ و تاریک ہوتا جا رہا ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ اس پر فتن و پر آشوب دور میں لوگوں کے اندر جو بے دینی و بے عملی پھیلتی جا رہی ہے وہ دن کی طرح روشن ہے۔ انگریزی لباس اور یہود و نصاریٰ کی تقلید میں نوجوان خوش نظر آتا ہے۔ ایسے وقت میں عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے تو جوانوں، بوڑھوں، مردوں عورتوں میں احیائے سنت، کردار و عمل کی روح پھونکی ہے۔ ہر فرد سنتِ رسول اللہ ﷺ کا نمونہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ فیض ہے امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری کا کہ ہر طرف سنتوں کی بہار ہے۔ اور ان کی تصنیفِ لطیف ''فیضانِ سنت'' کا بھی بہت فیض ہے جو پڑھتا ہے سنت کا پابند ہو جاتا ہے۔ حال ہی میں دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی اور ان کی کتاب پر جو الزامات انجینئر سعید حسن خان نے ایک ناپاک، جھوٹ پر مبنی کتاب ''ابلیس کا رقص'' لکھ کر لگائے ہیں اور دیگر علماء اہلسنت کے درباروں میں جو گستاخیاں کی ہیں ہم ان کی تردید کرتے ہیں ایسا شخص جاہل، فاسق و فاجر ہے اور علماء کرام کی توہین کر کے اسلام سے خارج ہو گیا اس کو چاہیئے کہ دوبارہ اسلام لائے۔ تجدید ایمان و نکاح کرے۔ ہو نہ ہو وہ دیوبندیوں، نجدیوں کا پیروکار ہو ایسے شخص سے لوگوں کو خبردار رہنا چاہیئے۔

کتبہ: محمد اشرف نقشبندی (دستخط)

محمد اشرف نقشبندی نعیمی

خطیب جامع مسجد فراؤ تحصیل گنگن سرینگر

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

حضرت مولانا مشتاق احمد نقشبندی مجددی بانی و ناظم اعلیٰ دار العلوم مجدد الف ثانی کی طرف سے انجینئر سعید حسن خان پر ارتکاب کفر کا فتویٰ

الجواب بعون الملک الوھاب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم:

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں من صار بالعلم حیا لم یمت ابدا۔ جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہ مرے گا۔ علماء کرام کی فضیلت قرآن و حدیث پاک سے ثابت ہے ارشاد آقا ﷺ یوں ہے فرماتے ہیں من اھان العالم فقد اھان العلم ومن اھان العلم فقد اھان النبی ومن اھان النبی فقد اھان جبریل ومن اھان جبریل فقد اھان اللہ ومن اھان اللہ اھانہ اللہ یوم القیامۃ۔ جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم کی توہین کی اور جس نے علم کی توہین کی تحقیق اس نے نبی کی توہین کی اور جس نے نبی کی توہین کی اس نے یقیناً جبرائیل کی توہین کی اور جس نے جبرائیل کی توہین کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کرے گا (تفسیر کبیر ج اول ص: ۲۸۱) اسی کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۷۷ پر ہے کہ عالم زمین پر اللہ کی دلیل و حجت ہے تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ۔ جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰) اور جس نے کسی عالم کو حقیر سمجھا اس نے اپنے

﴿ب﴾

دین کو ہلاک کیا اور سرکار اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم دین ہے تو کفر ہے اور کہنے والا صریح کافر ہے اور اگر کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے تو فاسق و فاجر ہے اور تحریر فرماتے ہیں کہ من قال لعالم عویلم استخفافا فقد کفر۔ جو شخص کسی کو مولویا اس کی تحقیر کے لئے ایسا کہے وہ کافر ہے۔ ہمیں تو یہ تحریر پیش کرنے کی اس وقت ضرورت پڑی جب مولانا محمد یونس ظہور قادری صاحب ساکن نگروٹہ ضلع راجوری نے ایک تحریر مع حوالہ جات کے تالیف کردہ موصوف سید حسن خان "ابلیس کا رقص" کی گندی عبارتیں جن کے الفاظ میں اپنے قلم سے تحریر میں لانا پسند نہیں کرتا ہوں جو کہ خان نے اپنی اس کتاب میں علماء حق کی شان میں گستاخیوں کے روپ میں لکھے ہیں کیونکہ ایسے لفظ لکھنے یا کہنے کی وجہ سے ایمان والے کے ایمان کا خارجہ ہو جاتا ہے۔ حیرت ہوئی یہ سب پڑھ کر کے ایک مسلمان ایسے الفاظ ان علمائے حق کے بارے میں نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی لکھ سکتا ہے کہ میں اس بات پر پہنچا اس رزیل عبارت کو دیکھ کر کے ہو سکتا ہے یہ آدمی کہیں یہودی، عیسائی وغیرہ ہی ہو البتہ نام سید حسن خان رکھتا ہو اہل ایمان کو دھوکہ دغیرہ دینے کے لئے اور اس تحریر کے ذریعہ سے جو کہ اس نے اس کتاب یعنی "ابلیس کا رقص" میں لکھی ہے اس کے ذریعہ سے اس کے اندر کا کفر بھی اہل ایمان کے سامنے آ گیا ہو۔ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ اس بدعنوانی اور بدعملی کے ماحول میں صرف ملک ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے اعمال وعقیدے پر حملے مختلف جماعتوں وتنظیموں کے ذریعے کئے جا رہے ہیں اہل ایمان اس بیماری میں جھلس رہے تھے ایسے وقت میں حضرت مولانا محمد الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی نے دیگر علماء اہلسنت و نگاہِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی فیض سے اس دعوتِ اسلامی کا انعقاد فرما کر عوام اہلسنت کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی اور مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج واشاعت کو مزید آگے بڑھایا اس انداز کے

﴿ج﴾

ساتھ کہ عوام کے وہ لوگ جو دور دراز پہاڑوں یا میدانوں میں رہ رہے تھے لیکن مدارس ومکاتب اسلامیہ سے نابلد تھے ان لوگوں کو گھر گھر جا کر مدنی قافلوں کے تیار کیا گیا اور اجتماع قائم کئے ان کی اصلاح کی نماز ودیگر عبادات کے طور طریقے سکھائے جس کی ساری رونق اور عملی فضا نہ صرف ہند میں بلکہ پوری دنیا کے اندر پھیل چکی ہے اور دنیا جوق در جوق بدعقیدگی گمراہی سے نکل کر اس وقت دعوتِ اسلامی میں قافلوں میں شامل ہو کر منور ومعطر ہو رہی ہے بلا ایسی عظیم جماعت کی مخالفت کرنا دین کی مخالفت ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں مخالفت وغیرہ وہ شائید کہ دین وصراط مستقیم سے دور ہیں وہ راہِ حق کے قریب آئیں اور مسٹر سید حسن خان اگر بیوی رکھتے ہیں تو تجدید نکاح وتجدید ایمان کریں۔ اگر وہ پہلے ہی سے بے ایمان ہیں تو پھر عوام وعلماء کو اس کے ان نازیبا وکفریہ تحریرات سے کوئی تعلق نہ رہے چونکہ ایمان والوں کے ساتھ کفر کی بیماری کے ہر مریض نے کہیں نہ کہیں اس سے بھی بڑھ کر ظلم کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح

کتبہ:
مشتاق احمد نقشبندی مجددی بانی وناظم اعلیٰ
دار العلوم مجدد الف ثانی جموں

مولانا خر [illegible] عالم [illegible]
درگاہ حضرت پیر [illegible] شاہ [illegible]
[illegible] جموں

﴿ ﴾

حضرت مولانا محمد رفیق قادری رضوی نعیمی جموں صاحب کی طرف سے انجینئر سعید حسن خان پر ارتکاب کفر کا فتویٰ۔

الجواب بعون الملک الوھاب:
علمائے اہلسنت کا مقام و مرتبہ نہایت ہی بلند و بالا ہے جن کی تعظیم و تکریم واجب ہے اور تحقیر و توہین موجب کفر اور باعث عذاب جہنم ہے۔ جس پر آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ اور اقوال فقہاء دال و شاہد ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (پ۵ ع۵) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ آیہ مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں المراد من اولی الامر العلماء فی الاصح الاقوال لان الملوک یجب علیھم طاعۃ العلماء ولا ینعکس (تفسیر کبیر جلد اول) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی علماء دین خدائے تعالیٰ کی صفات اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں اور جتنا زیادہ علم تو اتنی ہی زیادہ خشیت خداوندی۔ حضور صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ خزائن العرفان میں آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کی جبروت اور اس کی عظمت و شان سے واقف و باخبر ہے نیز ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون سے ثابت ہے کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے جیسا کہ ترمذی و ابوداؤد میں ہے فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب۔
علماء کرام کی فضیلت میں بکثرت احادیث ہیں العلماء ورثۃ الانبیاء۔ (ابوداؤد) اور فرمایا

﴿ب﴾

العلماء مصابیح الارض و خلفاء الانبیاء وورثتی وورثۃ الانبیاء۔ (کنز العمال جلد ۱۰ ص: ۷۷) اسی میں ہے اکرموا العلماء فانھم ورثۃ الانبیاء فمن اکرمھم فقد اکرم اللہ و رسولہ۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر از راہ حسد بلا وجہ عالم دین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور اس کی تحقیر و توہین کرتے ہیں تو اندیشہ کفر ہے من استخف با العالم اھلک دینہ' (تفسیر کبیر ج: اول ص: ۲۷۳) اور اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے وہ عالم دین ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر کسی دنیاوی خصومت کی بناء پر برا کہتا ہے تو سخت فاجر و فاسق ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰) اور تنویر الابصار و در مختار کے حوالے سے فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجت فالرافع ھو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جھنم یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالموں کے درجے کو بلند فرمائے گا تو عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے لہٰذا جو شخص اس کو گرائے گا اللہ اس کو جہنم میں گرائے گا (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۹) اور جو لوگ دینی کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے کے درپے ہو جاتے ہیں وہ شیطان کے مددگار، ظالم و جفا کار اور مستحق عذاب نار ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام (بیہقی و مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۶) لہٰذا جو شخص علماء کرام کا استہزاء و تحقیر کرتا ہے اور ان کو ظالم، مرتد، پادری، مودودی کا عاشق، کالی بھیڑیں، غدار اور گمراہ کہتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے۔ قائل پر توبہ و استغفار لازم اور ان علماء کرام سے معافی مانگنا لازم و ضروری ہے۔ اور مبلغین دعوتِ اسلامی کو برا کہنا بھی سخت گناہ و کفر ہے۔ دعوتِ اسلامی ایک عالمی تحریک ہے جو امر با

﴿ج﴾

المعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض انجام دے رہی ہے اور ہر وقت فروغ اہلسنت کے لئے کمربستہ ہے جو اس وقت تقریباً پچاس سے زیادہ ممالک میں احاطہ کیئے ہوئے ہے اور دیگر فرقہائے باطلہ کی تنظیموں سے جو گمراہی اور بدمذہبی پھیل رہی ہے اس کے سدِ باب کے لئے کیمیاء کی حیثیت رکھتی ہے اور اس تحریک کو اور بانی تحریک کو علماء اہلسنت کی تائیدات و تصدیقات حاصل ہیں لہٰذا وقت کی اشد ضرورت ہے کہ اس تحریک کو زیادہ زیادہ سے فروغ دیا جائے تاکہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہو سکے۔ هو اللّٰه تعالیٰ سبحانہٗ اعلم بالصواب۔

کتبـــــــــــــــــہ:

محمد رفیق رضا قادری نعیمی عفی عنہٗ

١٨ شعبان المعظم ١٤٣١ھ

الجواب صحیح محمد فاروق قادری
خادم مدرسہ مظہر اسلام جامع مسجد
حج ہاؤس ریلوے جموں

مولانا عبدالغفور رضوی ساکن اندروٹھ راجوری حال امام و خطیب ترکوٹہ نگر جموں کا

بیان

....

دعوتِ اسلامی عالمگیر نہ سیاسی تحریک ہے جس کی شاخیں احیائے سنت کے عملی برگ ولذیذ ثمر سے لدی ہوئی ٧٢ ممالک سے عبور کر چکی ہیں سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اسکو کسی ملک میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں ہے اس کی مضبوط جڑیں عالمی مرکز کی شکل میں فیضانِ مدینہ کراچی میں قائم ہیں۔ اس کے ٤٥ سے زائد شعبہ جات قائم ہو چکے ہیں۔ جس سے یہ منظم اور مستحکم دکھائی دے رہی ہے مبلغین قافلوں کی صورت میں شہر اور دیہاتوں میں رواں دواں رہتے ہیں۔ سنت لباس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے نوجوانوں کو لوگ دیکھ کر خود متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس تحریک کے بانی اور امیر حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی روحانی دعاؤں کا ہی یہ اثر ہے کہ دعوتِ اسلامی دن بدن پھیلتی اور پھولتی نظر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تحریک کے ساتھ ہر طرح تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے مخالفین کو ہدایت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

عبدالغفور عفی عنہٗ

٥ رمضان المبارک ١٤٣١ھ

محمد معروف ناز عطاری اندر وٹھ کاکی کوٹ کا بیان

ہمارے ہاں دعوتِ اسلامی کا کام بڑی شد و مد کے ساتھ چل رہا ہے۔ ہفتہ واری اجتماع بھی ہوتے ہیں۔ قافلے شہر اور مضافات میں رواں دواں رہتے ہیں۔ اس تحریک میں زیادہ تر نوجوان ہی نظر آتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس دعوتِ اسلامی کے امیر ایک روحانی شخصیت اور بزرگ ہستی ہیں۔ تب ہی تو یہ نوجوان سنتوں سے آراستہ پیراستہ نظر آرہے ہیں۔ یہ فیضان ہی تو ہے جو نوجوان کل تک گناہوں میں لتھڑے ہوئے سنتوں سے دور تھے آج وہ سبز عمامہ سجائے سنت کے مطابق داڑھی سجائے نظر آرہا ہے۔ میں بی اے پارٹ سیکنڈ کا طالب علم ہوں جب سے امیر اہلسنت سے بیعت ہوں اور دعوتِ اسلامی سے منسلک ہوں تب سے بحمدہٖ تعالیٰ عملی زندگی میں نکھار پیدا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی سے ہمیں پوری زندگی وابستہ رکھے۔ آمین۔

محمد معروف ناز عطاری

....

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتھم

کا وضاحتی بیان

''سب سے پہلے اور ضروری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی دو دِن پہلے مدینہ منورہ سے خبر ملی کہ کچھ لوگوں نے میرے نام سے منسوب کر کے کوئی بیان انٹرنیٹ پر ڈالا ہے اور وہ میرے نام سے منسوب ہے یا اس میں میرا نام غیر ضروری طور پر غیر ذمہ دارانہ طور پر دیا گیا ہے اور اس طور پر اس بیان میں مندرج ہوا وہ ایک طرح سے مُجھ سے منسوب ہو جاتا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس قسم کا بیاں انٹرنیٹ پر ڈالا جس میں یہ ہے کہ الیاس قادری کو پادری لکھا گیا اور پادری کہا گیا۔ جنھوں نے یہ بیان دیا ہے وہ خود اس کے لئے ذمے دار ہیں اور مُجھے اس کا بے حد افسوس ہے کہ ایسے غیر ذمے دارانہ بیانات میں لوگ میرا نام شامل کر لیتے ہیں اور میرا نام ذکر کر دیتے ہیں۔ میں اس قسم کے اس بیان سے اور اس قسم کے غیر ذمے دارانہ بیانات سے بالکل اپنی دست برداری ظاہر کرتا ہوں اور اس حرکت سے خوش نہیں ہوں اور ابھی تک میرے نزدیک الیاس قادری اور دوسری جماعت جو بمبئی میں ہے اس کے بانی پر اس کے امیر پر میرے نزدیک کوئی ایسا حکم ثابت نہیں ہے۔ کوئی ایسی بات ثابت نہیں ہے جس کی بنا پر ان کو پادری یا اس قسم کے الفاظ سے یاد کیا جائے۔ میں نے عرس رضوی میں بھی سُنا تھا کہ ان دونوں جماعتوں کہ کچھ لوگ یہ مشہور کرتے ہیں کہ میں دونوں جماعتوں کے افراد کی یا ان دونوں جماعتوں کی تکفیر کرتا ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے بھی برأت ظاہر کی ہے اور آج بھی برأت ظاہر کرتا ہوں۔ یہ میرا بیان محفوظ رکھا جائے اور اس کو عام کیا جائے۔''

یہ بیان جناب حافظ قاری محمد مبارک حسین صاحب رضوی دیوگھروی، مدرس دار العلوم فیضانِ غوثِ اعظم، اولپاڑ، سورت، گجرات کے موبائل ٹیپ سے لفظ بہ لفظ نقل کیا گیا ہے۔ راقم

الحروف نے خود اس تحریر کو ٹیپ سے متعدد بار سُنا ہے اور مطابق اصل پایا ہے۔حضرت تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ نے اس کو عام کرنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے شائع کیا جا رہا ہے تا کہ غلط فہمیاں دور ہوں اور حقیقت واضح ہو۔اس بیان سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو کُھلم کُھلا دعوت اسلامی اور سُنی دعوتِ اسلامی کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کے امیروں کو نازیبا الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

محمد عبدالمبین نعمانی

واردِحال ممبئی ۲۷ شعبان ۱۴۳۲ھ/ ۳۰ جولائی ۲۰۱۱ء

مکتوب مولانا محترم ذوالمجد والکرم حضرت العلام محمد یونس ظہور قادری نگروٹہ راجوری جموں وکشمیر

اسلام وعلیکم و رحمۃ اللہ مزاج شریف

آپ کی کتاب ''دعوتِ اسلامی کے خلاف پروپیگنڈہ کا جائزہ'' مُجھے وصول ہوئی میں نے خود بھی پڑھی اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دی۔اچھی محنت سے آپ نے اسے ترتیب دیا ہے۔کچھ لوگ اس قسم کے اب سر اُٹھا رہے ہیں جو اہلِ سُنت و جماعت میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔جو اعتراضات علماء کرام خصوصاً بانئ دعوتِ اسلامی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری پر کسی انجینیئر نے کئے تھے آپ نے بڑے اچھے انداز میں اس کا رد کیا ہے۔ میرا اس پر اتفاق ہے۔میں آپ کو اس کی داد دیتا ہوں اور دُعا گو ہوں۔

باقی دعوتِ اسلامی تو ماشاء اللہ اہلسنت کی عالمی اصلاحی تحریک ہے اس کی مخالفت وہی کریگا جس کو دین سے کوئی تعلق نہیں۔ہٹ دھرمی، حسد اور بغض سے آدمی خود برباد ہوتا ہے۔اُسکو خسارا، نقصان دین و دُنیا کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔میں مصروفیت کی وجہ سے زیادہ نہیں لکھ سکتا

کیونکہ دارالعلوم غریب نواز میں بفضلہٖ تعالیٰ ۳۸ سال سے منصبِ صدر مدرس، وشیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء کے کارِ جلیلہ کے انجام دہی پر مامور ہوں۔اس کے علاوہ شہر میں دو عظیم ادارے مرکزِ علم وہُنر جامعہ دارالاسلام و مرکزِ علم و ادب دارالعلوم افضل المدارس کا بانی و مہتمم بھی ہوں۔اور قاضی شریعت کا ذمہ بھی مُجھے سونپا ہوا ہے۔اس کے علاوہ تصنیف و تالیف، تبلیغی دورے بھی رہتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

میں دُعا گو ہوں کہ آپ کی اس کتاب کو اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔والسلام

دعا گو و دعا جو

شفیق احمد شریفی

خادم جامعہ دارالاسام الہ آباد

۲۱ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ

بمطابق ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۲

اعلانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ- کتاب "دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے جائزہ" جس میں
دوسرا ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدید اضافہ کے ساتھ 2013ء
میں شائع ہو چکا ہے اس کتاب میں "ابلیس کے رقص" نامی کتاب کے خرافات
کا رد کیا گیا ہے جس میں علماءِ اہلسنت و مفتیان عظام کے
فتوہائے مبارکہ بھی درج ہیں۔ انجینئر کا علماء اہل سنت
کی توہین کرنے کی بنا پر جو استفتاء دیکھا گیا تھا
جس میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا نام بھی شامل ہے
اب جو کہ ڈاکٹر صاحب اور علماء اہل سنت کے درمیان مسائل
میں اختلافات چل رہے ہیں ان کی پہلے مجھے اطلاع نہ تھی
اسلئے میری کتاب میں اُن کا نام جہاں دیکھیں اُس کو
خارج تصور کریں۔ Q.T.V جو مکمل شریعت مطہرہ
پر گامزن نہیں جس میں غیر شرعی امور بھی پائے جاتے ہیں
کیونکہ میں نے اپنی کتاب میں اسکی حمایت میں جو لکھا تھا ان
غیر شرعی امور کی بنا پر میں اس سے بیزاری کا اظہار
کرتا ہوں۔ اب جب کہ تیسرا ایڈیشن محب محترم
مولانا علی معاویہ رضوی کراچی پاکستان میں اُس کو شائع
کرنے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرما
کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین بجاہ النبی آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

راقم الحروف
ابو طیب محمد طہور قادری رضوی عطاری نگروٹہ راجوری کشمیر
۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق ۴ جون ۲۰۱۳ء
بروز منگل

کے خبر تھی کہ لے کے چراغ مصطفوی
زمانہ میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

نقش قدم پہ دوستو ہرگز نہ جائیو
اک راہزن گیا ہے ابھی راہبر کے بعد

تصویر اور Qtv کے جواز اور دعوتِ اسلامی کی تائید واعانت پر

ابلیس کا رقص

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی
محمد اختر رضا خاں ازہری
جانشین مفتی اعظم ہند سے مذکورہ
موضوعات پر کئے گئے سوالات اور انکے
جوابات اور انجمن تحفظ ایمان کے مشاہدات
پر مبنی حفاظت ایمان واخلاق حسنہ پر
اصلاحی پیشکش

Qtv

انجمن تحفظ ایمان

مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی بربادی کی راہ اختیار کرلے گا جو اب تک TV سے پرہیز کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت علامہ مفتی فخر الدین احمد القادری صاحب ناگپور نے خون کے آنسو رلا دینے والا ایک واقعہ اپنی کتاب ''شمائی پیکر کا حکم'' کے صفحہ ۲۸ پر تحریر کیا ہے آپ بھی پڑھئے اور اپنا آگے کا راستہ متعین کیجئے۔

ایک لڑکی کا عبرت انگیز واقعہ

ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا:...... ''ہمارے گھر میں TV نہیں تھا۔ ابو دعوت اسلامی سے متاثر تھے۔ دیدار عطار کی سی ڈی آنے کے بعد ابو TV خرید لائے۔ اب ہم دیدار عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری سہیلی نے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ اس میں سیکس اپیل (Sex Appeal) کے مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی وہ چینل آن کر دیا۔ جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر جنسی خواہش بیدار ہوگئی اور میں آپے سے باہر ہوگئی۔ بیتاب ہوکر گھر سے باہر نکلی۔ ایک نوجوان اپنی کار میں اکیلا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے لفٹ مانگی، اس نے مجھے بٹھالیا...... یہاں تک کہ میں نے اس سے منھ کالا کیا۔ میری دوشیزگی زائل ہوگئی، میں برباد ہوگئی''۔

یہ دل سوز واقعہ لکھنے کے بعد اس نے لکھا...... بتایئے عطار صاحب، مجرم کون ہے؟ میں یا TV لانے والے میرے ابو یا آپ خود۔

مطیع الرحمن مضطر اور ان کی لگائی ہوئی آگ میں کودنے والے دیگر مفتیان نے عکس اور دینی پروگرام کے نام پر ٹی وی. کے جواز کے تعلق سے ایسے فتوے جاری کر دیئے ہیں کہ کمان سے نکلے تیر کی مانند ان کی واپسی ممکن نہیں۔ اگر یہ حضرات رجوع بھی کرلیں تو کردار کی تباہی کے راستوں پر چلے جانے والے لوگوں کی واپسی ممکن نہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں گمراہی و بدکاری کے سمندر میں غرق ہو جانا لازمی ہے کیونکہ......

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقے میں شیطان کے شر اور شر رجال سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے، آمین۔

کیا اب بھی نہ جاگو گے؟

مغربی تہذیب میں رنگے لڑکے نوجوان نعت خواں لڑکیوں کی آرائش میں کھو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ لڑکیاں بھی اپنی آرائش و نمائش کے تصور میں گم ہو جاتی ہوں گی جیسی کہ ان کی فطرت ہے۔ کس کا نعت پڑھنا کس کا نعت سننا۔ مدتوں لڑکوں کی زبان پر نعت خواں لڑکی ''حوریہ'' کی خوبصورتی کا چرچا رہا۔ یہ سب کچھ اسلامی کلچر سے متصادم ہے تو اسطرح کے نسوانی پروگرام Q.TV پر نشر کیے جاتے ہیں آخر کیوں؟

دورِ حاضر کے حالات میں پردے اور فوٹو و ویڈیو گرافی سے پرہیز کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ بے پردہ ہوکر گھر سے باہر نکلنے نے فیشن کو فروغ دیا ہے۔ اب مسلمانوں کی بیشتر دولت کپڑوں، فیشن پر خرچ ہو جاتی ہے۔ آج کل عورتوں کو ہر محفل ہر تقریب میں نئے کپڑے درکار ہوتے ہیں۔ مسلمان عورتیں اگر پردے کی پابند رہتیں تو روز نئے نئے فیشن کی لعنت میں گرفتار نہ ہوتیں اور فضول خرچی سے محفوظ رہتیں اور شوہروں کیلئے دردِ سر نہ بنتیں۔ موبائل کلچر نے فوٹو اور باہم گفتگو کے دروازے کھول دیئے ہیں جو سیکس کلچر کے راستے ہموار کر رہے ہیں۔ شرع میں عورت کی آواز کا بھی پردہ رکھا گیا ہے کہ نسوانی آواز ایک خاص قسم کی کشش رکھتی ہے تو پھر Q.TV پر عورتوں کی نعت خوانی اور دیگر پروگرام کیوں؟

لڑکے لڑکیوں کو موبائل فراہم کرنا کس درجہ مہلک خطرناک ثابت ہو رہا ہے یہ حساس لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ شریعت کے تمام قانون

انٹرنیٹ اور میڈیا کے دیگر ذرائع کی جانب دوڑنے والو، ٹھہرو! اور غور کرو کہ اسلامی پروگرامس دکھانے والے TV چینل صحیح اور مکمل تعلیم فراہم نہیں کرتے اور ان کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ ان پر بدمذہب، فاسق لوگ مامور کئے گئے ہیں کوئی بھی شخص مسلک اہل سنت (مسلک اعلیٰ حضرت) کا علمبردار نہیں اور عوام اہل سنت کو محض فریب دینے کے لئے نعت و میلاد اور اعراس بزرگانِ دین کے پروگرامس شامل کئے جاتے ہیں۔ عوام الناس اس نکتہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انھیں جو بھی نعت و میلاد پڑھتا نظر آتا ان کی نظر میں وہی سچا پکا سنی مسلمان ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ نام نہاد سنی اسلامی چینل کے گرویدہ کیوں نہ ہوں گے اور کیوں ان کے خلاف اٹھائی جانے والی کسی آواز پر کان دھریں گے اور کیوں ان کے خلاف فتووں کا اثر قبول کریں گے؟ سنی مسلمانوں کی صرف اسی کمزوری کا فائدہ تمام نام نہاد اسلامی چینل اٹھا رہے ہیں اور سنیوں کا ایمان خطرات سے دوچار ہو رہا ہے۔

اہل سنت و جماعت نے اپنی کوتاہیوں سے اپنا تبلیغی نظام خود ہی برباد کیا ہے، جس سے سماجی برائیوں اور ایمان شکن فتنوں کو راستہ کھل رہا ہے۔ امت مسلمہ گمراہ ہو رہی ہے، اگر ذمہ داران مسلک خواب غفلت سے بیدار ہوں اور بے حسی کے جال سے نکل کر میدان عمل میں آئیں تو دینی مراکز و مدارس اور مساجد سے جہاد اکبر کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اور عوام کی تعلیم و تربیت کے لیے کسی الیکٹرانک میڈیا کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔

مقررین، مصنفین اگر اپنے روایتی انداز سے ہٹ کر وقت کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ایسے موضوعات پر اپنی زبان و قلم استعمال کریں جو عوامی اصلاح کے لئے ضروری ہیں تو ایک اچھی تبدیلی کی امید کی جا سکتی ہے۔ حصول علم دین، ایمان و کردار حلال و حرام (پاکیزہ روزی) اور خوف خدا جیسے موضوعات پر مقررین، مصنفین خاموش نظر آتے ہیں۔ ایمان شکن TV کے خلاف کوئی جد و جہد نہیں۔ حصول علم کی رغبت پیدا کرنے کی کوشش ناپید ہے۔ ایسی صورت میں TV میں عوام کی دلچسپی پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔

رضائی ٹی وی چینل کا قیام۔ علماء اگر دین کی تبلیغ کے لئے میڈیا کو ناگزیر سمجھتے ہیں تو فوٹو، میوزک وغیرہ سے بالکل مبرا اور پاک ''رضائی ٹی وی چینل'' کا قیام کر سکتے ہیں۔

اے برادران اسلام! اگر ایمان کی حفاظت منظور ہے تو TV اور خاص کر نام نہاد اسلامی پروگرام دکھانے والے Q.TV، Peace TV اور ETV Urdu جیسے تمام چینلوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ رہے دیگر پروگرام وہ تمام کے تمام مورتیوں، بھجنوں اور دیگر کفریات سے بھرے ہوتے ہیں اور ان سب پر جنسیات (Sex) کا غلبہ ہوتا ہے یہ ایمان کش بھی ہیں اور بے حیائی پیدا کرنے والے کردار کش بھی۔ ''الحیاء من الایمان'' آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ حیا جاتی ہے تو ایمان جاتا ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ TV ایمان کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے نائی کا استرا سر کے بال صاف کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ کو اسلامی تعلیمات کے لئے کسی TV چینل، کسی میڈیا کی ضرورت نہیں ہے، صرف اسلامی روش پر قائم رہ کر ہی اپنے ایمان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ حضرت تاج الشریعہ نے Q.TV کو حرام قرار دینے کے حکم میں ان اسباب کا ذکر بھی کیا ہے۔ اب یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ دنیا کی نئی نئی ایمان شکن ایجادات کا استعمال کرنا اور حالات زمانہ سے باخبر رہنا زیادہ ضروری ہے یا اپنے ایمان کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ TV گھر میں قائم رہنا زیادہ ضروری ہے یا ایمان کو کفریات سے محفوظ رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ جنت کی تمنا ہے یا دوزخ کی یا دونوں سے بے نیاز ہیں کہیں بھی ٹھکانا ہو سب چلے گا۔ اگر آپ کو اپنے ایمان کی حفاظت اور حصول جنت مقدم ہے تو TV کو اپنے گھر سے بے دخل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ وارسوا ممبئی کے باشندوں کا عمل قابل

احکامِ دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش ☆ عالم جہول گردد، جاہل شود علامہ

(ترجمہ۔دین اسلام کے احکام خاموش ہوجائیں گے۔عالم جاہل اور جاہل عالم بن جائیں گے)

آں عالمانِ عالم گردند ہم چوں ظالم ☆ ناشستہ روئے خودرا برسر نہند عمامہ

(ترجمہ۔علم جاننے والے عالم ظالم بن جائیں گے اور اپنی نااہلیت کے باوجود سر پر عمامہ رکھ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے)

زینت دہند خودرا باطرہ با جبہ ☆ گو سالہ ہائے سامر باشد درون جامہ

(ترجمہ۔اپنی بزرگی کے اظہار اور تشہیر کے لیے جبہ اور دستار استعمال کریں گے لیکن ان کے کپڑوں میں سامری گوسالہ چھپا ہوگا) (سامری نام کے ایک شخص نے گائے کا بچہ بنا کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قوم کو گمراہ کیا تھا۔)

آں مفتیانِ فتویٰ، فتویٰ دہند بیجا ☆ از حکم شرع بیرون بدہند بر علانہ

(ترجمہ۔عالم دین مفتی خلاف دین فتوی دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کی خلاف ورزی کریں گے)

اسلام کی ۱۴۰۰ سالہ طویل تاریخ میں کسی ایسی تبلیغی جماعت کا ذکر نہیں ملتا جس جماعت نے جاہل ہونے کے ساتھ جبہ و دستار پہن کر اپنی علمیت اور بزرگی کا اظہار کیا ہو اور خلاف دین سرگرمیوں سے عوام کو گمراہ کیا ہو۔ان تباہ کن جرائم کی چلتی پھرتی تصویر دورِ حاضر کی **دعوتِ اسلامی** ہی ہے۔دعوتِ اسلامی کا طریقۂ کار واضح طور پر وہابی ذہنیت کا مکمل غماز ہے جبکہ دوسری جانب TV کو شیطان اور حرام کہہ کر چوراہوں پر توڑنے والے الیاس پادری نے تحریک مضبوط ہونے کے بعد اُسی TV کو جائز قرار دے کر "دیدارِ عطار" کے نام سے ویڈیو کیسٹیں جاری کردیں جن کیسٹوں کو نہ صرف یہ چوراہوں پر بلکہ اُن کی مساجد میں بھی دکھایا جارہا ہے۔یہ امر یقیناً امرِ فتنہ گری ہے۔مفتیانِ کرام نے دعوتِ اسلامی کو جو فتنہ قرار دیا ہے اُس کی تصدیق اس متبرک قصیدے کی پیش گوئیوں سے ہوجاتی ہے۔

تجزیہ

مقولہ مشہور ہے کہ چھپا ہوا دشمن، کھلے دشمن سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے۔بدعقیدہ جماعتوں مثلاً (دیوبندیوں، اہل حدیث، تبلیغی جماعت، جماعتِ اسلامی وغیرہم کا فریب کھل کر سامنے آچکا ہے۔لیکن دعوتِ اسلامی کے فریب پر اب بھی محبت رسول و محبت اعلیٰ حضرت کا باریک پردہ باقی ہے جس سے چھن چھن کر اسکے بدنما داغوں کی دمک نمایاں طور پر نظر آتی رہتی ہے۔الیاس عطار اگر مسلک اعلیٰ حضرت اور سنتوں کی تبلیغ میں مخلص ہوتے تو تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ جیسی ایک عظیم ہستی اور دیگر مسلک اعلیٰ حضرت کے مشہور و معروف مفتیانِ کرام کو الیاس عطار اور ان کی تحریک پر قلم اٹھانے کی ضرورت پیش نہ آتی؟ تبلیغ دین میں ضرور نئے طریقے وضع کیے جا سکتے ہیں لیکن یہ اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی کہ نئے طریقہ وضع کرنے میں کوئی شرعی حدود سے باہر نکل جائے اور مسلک اعلیٰ حضرت اور مسلمانوں کے لئے نقصان کا سبب بن جائے۔الیاس عطار اور ان کی تحریک کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا گو کہ بہت مختصر ہے لیکن اس سے الیاس عطار کے پوشیدہ مقاصد اور دعوتِ اسلامی کے منشور کے مفاسد کا اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے۔اگر یہ غلطیاں غیر دانستہ طور پر ہوتیں اور الیاس عطار مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ میں مخلص ہوتے تو مفتیانِ کرام کے اعتراضات پر یقیناً اپنا کردار درست اور تحریک کے مفاسد دور کر لیتے، لیکن ایسا ہوا نہیں۔مفتیانِ کرام کی تنبیہات پر الیاس عطار نے ذرا بھی کان نہ دھرے، اپنی روش پر قائم رہے اور آج بھی قائم ہیں جیسا کہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے اپنے حکم نامہ میں تحریر فرمایا ہے کہ **"فہمائش بسیار (بار بار تنبیہ) کے باوجود الیاس قادری غلط**

(۱) حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب نائب مفتی اعظم ہند (م ص:56)

(ا) آپ نے لکھا ہے "وہ (تبلیغی جماعت والے) اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے معتقد بنا دیتے ہیں" اسی طرح ہم چاہتے ہیں"۔

سوال:۔ کیا یہ جھوٹ بولنے کی پالیسی کی تائید کرنا نہ ہوا؟ ضرور ہوا، اسی لئے آپنے الیاس عطار کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھے ہیں۔

(ب) "وہ اپنے طریقہ کار میں ۷۵ فیصد کامیاب ہیں" **سوال:۔** ۷۵ فیصد کیلئے آپ کا پیمانہ کیا تھا؟

(ج) "لاکھوں لاکھ صلح کلی دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے سچے محب و جاں نثار"

سوال:۔ کیا آپ نے ان لاکھوں لوگوں کے سنی بن جانے سے پہلے اور بعد میں ملاقات اور بات چیت کی تھی؟ محبت اور جذبۂ جاں نثاری دلی و دماغی کیفیت میں پوشیدہ رہتی ہے حضور نے انکی اس پوشیدہ کیفیت کو کسطرح جانا؟

(د) انکی کتابوں یا جتنے رسائل لکھے ہیں وہ سب اہلسنت کے مطابق ہیں۔ **سوال۔** کیا حضور نے انکی تمام کتابوں اور تمام رسائل کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر ہاں تو مفاسد کو نظر انداز کیوں کیا؟ اور اگر مطالعہ نہیں کیا تو مطالعہ کے بغیر تمام کتب و رسائل کو اہلسنت کے مطابق ہونے کی سند کیوں عطا فرمائی اور کیا یہ کذب اور جانب داری نہیں؟

مخلص و محتاط مفتیانِ کرام نے جب اپنے سوالات انکے روبرو رکھے تو حضرت کو لاجواب پایا لیکن رجوع پر راضی نہ ہوئے۔

"حضرت تاج الشریعہ نے بھی انکی تائید پر اظہار ناراضگی کیا تھا۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت کی تائید اخلاص پر مبنی نہیں ہے اسمیں مبالغہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کرنے کی دعوت اسلامی کی پالیسی کی تائید تو کی ہی ساتھ ہی حضرت نے خود بھی اپنی تائید میں کذب و مبالغہ سے کام لیا۔نائب مفتی اعظم کا کردار تو مفتی اعظم جیسا ہی ہونا چاہئے تھا۔یہاں یہ سوال جواب طلب ہے کہ آخر کیوں انہوں نے مسلک مخالف تحریک کی تائید میں حق بیانی کی جگہ کذب و مبالغہ سے کام لیا؟ اور آخر کیوں خواص و عوام کو گمراہی کا راستہ دکھادیا؟

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟ ۔ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۲) قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب:۔ (چیف قاضی مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف) آپ الیاس عطار کے جگری دوست اور انکی تحریک کے زبردست حامی ہیں۔کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ مرکزی دارالافتاء کے سرپرستِ اعلیٰ، حضرت تاج الشریعہ دعوت اسلامی کے زبردست مخالف ہوں یہاں تک کہ انکی اعانت اور اسمیں شمولیت کو ناجائز قرار دیں اسکے برخلاف انکے چیف قاضی تحریک کے زبردست حامی ہوں؟ یہی وجہ ہے کہ مرکزی دارالافتاء میں دعوتِ اسلامی کے متعلق آنے والے کسی سوال کا جواب نہیں دیا جاتا جیسا کہ محترم قاضی صاحب کا خود فرمانا ہے۔الیاس عطار کی مسلک مخالف سرگرمیوں اور تحریک کے مفاسد پر مرکزی دارالافتاء کا خاموشی اختیار کرنا الیاس عطار اور انکی تحریک کی تائید و حمایت و اعانت کی واضح دلیل ہے۔دعوت اسلامی کو لیکر مرکزی دارالافتاء عوام اہل سنت کی رہنمائی سے آخر کیوں گریزاں ہے؟ انصاف سے گریز، ظلم کی تائید اور ظالم کی مدد کے مترادف ہے۔ انکی وجہ بھی واضح ہے کہ وہ اگر ان سوالات کا جواب مثبت انداز میں دیتے ہیں تو حضرت تاج الشریعہ ناراض اور اگر جواب منفی ہو تو دیرینہ دوست خفا۔اسی لئے وہ خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اپنے دیرینہ دوست کی ٹیلی فونی درخواست پر انجینیر صاحب کے خلاف ۲۰۰۲ء میں غلط فتوئے کفر جاری کرنے سے بھی نہیں ہچکچائے۔ جس کو خوش حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے درست نہیں مانا۔تفصیل (ص:20) مخلص مفتیانِ کرام سوال کرتے ہیں کہ آخر تاج

پاسبانِ اہلسنت کی جانب سے شائع ہونیوالا اور بدمذہبوں کی کمر توڑ دینے والا دینی مجلہ ”کلمہ حق“ ضرور حاصل کریں۔

انٹرویو — پروفیسر محمد مصطفیٰ شریف

نئی کمپوزنگ، تصحیح کتابت، وضاحتی بیانات، علما کی جدید تقریظات، مشاہیر علما کے تاثرات،

مفتیانِ کرام کے فتاوے اور مخالفین کے خرافات کے جوابات پر مشتمل ایک اہم کتاب

دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ

کا جدید ایڈیشن منظر عام پر

مؤلف: مولانا ابوطیب محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری **ناشر:** مکتبہ عطاریہ، نگروٹہ، راجوری (جموں اینڈ کشمیر)

تقسیم کار: رضوی کتاب گھر، ۴۲۳، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-۶، فون: 09350505879

قادری دارالاشاعت، کلیان پاڑہ، ممبرہ، ضلع تھانہ، ممبئی (مہاراشٹر) فون: 08898664275

نوٹ: مولانا علی معاویہ رضوی کی کوشش سے ادارہ پاسبان اہل سنت، کراچی، پاکستان کے زیر اہتمام بھی یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

ماہنامہ جامِ نور دہلی — 30 — مارچ ۲۰۱۳ء

ماہنامہ کنز الایمان دہلی — اپریل ۲۰۱۳ء

دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ

منظر عام پر، دوبارہ کمپوزنگ تصحیح کے ساتھ، جدید ترتیب، وضاحتی بیان، ملک وملت کے نامور علمائے کرام کے تاثرات، مفتیان کرام کے فتاویٰ اور مکتوبات انجینئر کے خرافات کے جوابات 280 صفحات پر مشتمل معلوماتی کتاب۔

مولف:

مولانا ابوطیب محمد یونس ظہور قادری رضوی عطاری

رابطہ نمبر: 9596679564

ناشر: مکتبہ عطاریہ نگروٹہ راجوری جموں وکشمیر

تقسیم کار:

(۱) رضوی کتاب گھر مٹیا محل جامع مسجد دہلی

رابطہ نمبر: 011-23244524-9350505879

(۲) قادری دارالاشاعت کلیان پاڑہ ممبرہ ضلع تھانہ ممبئی

08898664275

کراچی (پاکستان) ادارہ پاسبان اہل سنت کے زیر اہتمام مولانا علی معاویہ رضوی کی کوشش سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

پاسبانِ اہلسنّت کی جانب سے شائع ہونے والا غیر مقلدین اور روافض کی کمر توڑ دینے والا سہ ماہی مجلہ ''دعوتِ اہلسنّت'' ضرور حاصل کریں۔

عنقریب شائع ہونے والی کتاب

شیعہ مولوی حسین نجفی کی بکواسات کا ردّ بلیغ

تحفۂ سبائیت

بجواب

تحفۂ حنفیہ

تصنیف:

مناظر اہلسنّت فاتح رافضیت قاطع نجدیت

علّامہ مولانا مفتی محمد علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر: تحفظِ عقائدِ اہلسنّت